نوائے
افغان جہاد
اَلَا اِنَّ نصر اللہ قریب
ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ
نومبر 2012ء
'سینڈی طوفان'......امریکہ پر اللہ کے عذاب کا ایک کوڑا
افغان فوجیوں کے حملوں سے حواس باختہ ہو گئے ہیں: جنرل ایلن

خلیفۃ الرسول حضرت ابوبکر صدیقؓ کا حضرت ابوعبیدہؓ بن الجراح کے نام مکتوب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلیفۃ الرسول ابوبکر بن ابی قحافہ کی جانب سے ابوعبیدہ بن الجراح کے نام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ!

’’آپ کا خط آیا جس میں آپ نے لکھا ہے کہ دشمن کی فوجیں آپ سے لڑنے روانہ کردی گئی ہیں، نیز یہ کہ اُن کے بادشاہ نے اتنا بڑا لشکر بھیجنے کا وعدہ کیا ہے ’’جس کا زمین پر سمانا مشکل ہوجائے گا‘‘۔ اللہ کی قسم! آپ کی وہاں موجودگی سے زمین اپنی تمام وسعتوں کے باوجود اس پر اور اس کی فوجوں پر تنگ ہوگئی ہے! بخدا مجھے تو یہ امید ہے کہ آپ عنقریب شاہِ روم کو اس جگہ سے نکال باہر کریں گے جہاں وہ اس وقت مقیم ہے (یعنی انطاکیہ)۔ آپ اپنے مجاہدین دیہاتوں اور مزروعہ بستیوں میں پھیلا دیں اور شامی فوجوں کو غلہ اور چارہ سے محروم کرکے ان کی زندگی وبال کردیں۔ بڑے شہروں کا محاصرہ اس وقت تک نہ کریں جب تک میرا حکم نہ آئے، اگر دشمن آپ سے لڑنے بڑھے تو آپ بھی لڑنے بڑھو اور اللہ سے دعا کریں کہ ان پر غلبہ عطا کرے۔ ان کے پاس جتنی رسد آئے گی میں اتنی یا اس سے دُگنی رسد بھیجوں گا۔ اللہ کا شکر ہے کہ نہ تو آپ کی تعداد کم ہے اور نہ آپ کمزور ہیں، اللہ آپ کو ضرور فتح عطا کرے گا اور دشمن پر غالب کرے گا، وہ آپ کو سربلند کرکے یہ دیکھنا چاہتا ہے کہ آپ کس طرح اس کا شکریہ ادا کرتے ہو۔ عمرو کے ساتھ اچھا طرزِ عمل رکھنا، میں نے ان کو سمجھا دیا ہے کہ صحیح مشورہ دینے سے دریغ نہ کریں، وہ تجربہ کار اور صائب رائے آدمی ہیں۔ والسلام علیک ورحمۃ اللہ‘‘۔

(فتوح الشام ازدی ص ۴۲)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نوائے افغان جہاد

جلد نمبر۵، شمارہ نمبر۱۱

ذوالحجہ ۱۴۳۳ھ — نومبر 2012ء

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے جہاد کے لیے کچھ مال خرچ کیا مگر خود جہاد میں نہیں گیا اس کو ایک درہم پر سات سو درہم کے برابر ثواب ملے گا اور جس نے خود جہاد بھی کیا اور اس میں اپنا مال بھی خرچ کیا تو اس کے ایک درہم کا ثواب سات لاکھ درہم کے برابر ہوگا۔ (ابن ماجہ)

اس شمارے میں

اداریہ

تزکیہ واحسان ---- استغفار کے ثمرات ---- ۳

حیاۃ الصحابہؓ ---- صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا توحید پر ثبات ---- ۵

آداب المعاشرت ---- میزبان کے لیے سہولت پیدا کرنا ---- ۶

نشریات ---- اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جہاد کامیابی سے ہم کنار ہونے کو ہے!!! ---- ۷

حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا عید الاضحیٰ پر بیان

اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھو ---- ۱۰

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا پیغام

مسلم خوابیدہ اٹھ، ہنگامہ آرا تو ہو! ---- ۱۱

جنوبی ایشیا میں مسلم اقلیتوں کی نسل کشی کے پس منظر میں استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

تذکرۂ محسن امت، شیخ اسامہ بن لادن ---- امام کے ساتھ گزرے ایام ---- ۱۴

انٹرویو ---- دشمن آسانی سے نہ گشت کر سکتا ہے اور نہ ہی آمد ورفت کے قابل ہے ---- ۱۶

صوبہ ہرات کے جہادی مسئول مولوی عبدالغنی سے گفتگو

فکر ومنہج ---- الولاء والبراء کا قرآنی تصور ---- ۱۸

خلافت اور عبادت ---- ۲۰

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے ---- ۲۲

خانقاہوں کا جہادی کردار ---- ۲۳

پاکستان کا مقدر......شریعت اسلامی ---- ملالہ پہ اس قدر ملال ---- ۲۶

ملالہ، ملال اور شریعت ---- ۲۷

ملالہ کا قتل، کس نے کیا؟ ---- ۳۰

صلیبی دنیا کا زوال، اسلام کا عروج ---- پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا ---- ۳۸

'سینڈی طوفان'......امریکہ پر اللہ کے عذاب کا ایک کوڑا ---- ۳۹

عالمی منظر نامہ ---- امریکی بم باری سے عراق میں اب بھی معذور بچے پیدا ہو رہے ہیں ---- ۴۱

عالمی جہاد ---- نائیجیریا کے طالبان: عیسائی تسلط اور امریکی مفادات کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ ---- ۴۲

......اور مجاہدین نے تکریت جیل توڑ دی ---- ۴۶

شام میں جنگ کی کمان القاعدہ نے سنبھال لی ہے ---- ۴۷

یمن میں القاعدہ برائے جزیرۃ العرب نے گزشتہ تین سالوں میں کیا پایا؟ ---- ۴۹

جن سے وعدہ ہے مر کر بھی جو نہ مریں ---- شہید ملا سیف الرحمٰن منصورؒ کی شہادت کا دسواں سال ---- ۵۱

افغان باقی کہسار باقی ---- افغانستان میں آئی ای ڈیز کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت ---- ۵۳

افغانستان میں مجاہدین کے فدائی حملے ---- ۵۵

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی اتحادیوں کی ہلاکتیں ---- ۵۶

صلیبی رسد کے قافلوں پر مجاہدین کے حملے ---- ۵۸

افغانستان سے بحرِ اوقیانوس کے پانیوں تک ---- ۵۹

اس کے علاوہ دیگر مستقل سلسلے

تجاویز، تبصروں اور تحریروں کے لیے اس برقی پتے (E-mail) پر رابطہ کیجیے۔

Nawaiafghan@gmail.com

انٹرنیٹ پر استفادہ کے لیے:

Nawaiafghan.blogspot.com

قیمت فی شمارہ: ۲۰ روپے

قارئین کرام!

عصرِ حاضر کی سب سے بڑی صلیبی جنگ جاری ہے۔ اس میں ابلاغ کی تمام سہولیات اور اپنی بات دوسروں تک پہنچانے کے تمام ذرائع' نظامِ کفر اور اس کے پیروؤں کے زیرِ تسلط ہیں۔ ان کے تجزیوں اور تبصروں سے اکثر اوقات مخلص مسلمانوں میں مایوسی اور ابہام پھیلتا ہے، اس کا سدِ باب کرنے کی ایک کوشش کا نام نوائے افغان جہادؔ ہے۔

نوائے افغان جہاد

- اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے کفر سے معرکہ آرا مجاہدین فی سبیل اللہ کا مؤقف مخلصین اور محبین مجاہدین تک پہنچاتا ہے۔
- افغان جہاد کی تفصیلات، خبریں اور محاذوں کی صورت حال آپ تک پہنچانے کی کوشش ہے۔
- امریکہ اور اس کے حواریوں کے منصوبوں کو طشت از بام کرنے، اُن کی شکست کے احوال بیان کرنے اور اُن کی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ایک سعی ہے۔

اس لیے ....

اِسے بہتر سے بہترین بنانے اور دوسروں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیجیے

اداریہ

طاقِ دل میں اجالا اگر چاہیے تو پرانے چراغوں سے ہی پیار کر......

۱۴۳۳ ہجری کا سال اختتام پذیر ہو کر تقویم کے حافظے میں محفوظ ہونے کو ہے...... چودہ قرن اور تین دہائیوں سے زیادہ عرصہ بیت گیا کہ دینِ اسلام نے حضرت انسان کی حقیقی فلاح ونجات کا پیغام بن کر دنیائے انسانیت کو شرک کی ظلمتوں، دنیا کی ذلیل وحقیر محبتوں، ظلم کی تیرگیوں اور اہل حرص وہوس کی پھیلائی گمراہیوں سے نکال کر توحید، رسالت، آخرت کی بلند منزلوں کے شعور، نورانیت، روشنی، امن، آشتی، علم، تمدن، اخلاق حسنہ اور سکون وچین سے نوازا...... دنیا کی تاریخ اُن پاکیزہ ہستیوں کی ہمیشہ ممنون ومشکور رہے گی جنہوں نے انسانیت کو دعوت، تبلیغ، ہجرت اور جہاد وقتال کی ہمہ گیر جدوجہد کے ذریعے اسلام کے پیغام سے نوازا اور نوعِ انسان کو ابدی رفعتوں، سرفرازیوں اور فوز وفلاح کی جانب دعوت دی۔ اُنہوں نے کفر کی تمام طاقتوں کو مات دی، شرک کی فرماں روائی کو ختم کیا، طاغوت کی ہر شکل کی نفی کی اور جبر واستبداد کے ہر نظام کو ڈھا دیا......

اہل ایمان کل بھی اپنی اساس اور تعلیمات کے بل بوتے پر کرۂ ارضی کی معزز ترین مخلوق، اشرف ترین گروہ اور غالب وبرتر لشکر تھے......اُن کی پیروی کرنے والے آج بھی کفر والحاد کی منہ زور آندھیوں کے سامنے سینہ سپر ہیں، ارتداد کے ایمان کُش جھکڑوں کا مقابلہ کر رہے ہیں، ''روشن خیالی'' اور جدیدیت کے مقابل سنتِ رسولؐ اور اسوہ صحابہؓ کا علم بلند کر رہے ہیں...... ہر معاملے میں کفار کی ہاں میں ہاں ملاتے اور اُن کی جی حضوری کو مقصد زندگی قرار دیتے'' دانش فروش'' اِنہیں 'دقیانوس، تاریک الخیال، شدت پسند، اجڈ، گنوار اور ملا' کے القابات دیتے ہیں...... جب کہ یہی ملاّ ہیں جو آج اسلاف کے کردار کو نبھاتے ہوئے دنیا بھر میں دین کی سطوت کو از سر نو بٹھانے اور امت کو شوکتِ اسلام کا نظارہ کروانے کے لیے جانوں سے گزر رہے ہیں اور تاریخ کی سب سے بڑی اور مسلح کفری افواج ان کے بڑھتے قدم روکنے اور ان کی منزلوں کو گُم کرنے میں ناکام ونامراد دکھائی دے رہی ہیں......

مغرب نے اپنی تمام تر طاقت، رعونت، ٹیکنالوجی، جدید ترین اسلحہ، بہترین تربیت یافتہ افواج کو افغانستان کے میدان میں جھونک دیا اور اب گیارہ سال گزر گئے...... وہ چاہتے تھے کہ اسلامی غیرت اور جذبہ جہاد کو افغانستان کے پہاڑوں میں ہی ختم کر دیں لیکن اللہ تعالیٰ کی نصرت، تائید اور مدد کے بل بوتے پر مجاہدین نے تنگی اور افلاس کی حالت میں بھی افغانستان کے پہاڑوں کو کفر کی افواج کے مرگھٹ میں تبدیل کر دیا...... صلیبی افواج پر مجاہدین کے استشہادی حملے روز بروز بڑھتے جا رہے ہیں، اُن کی رسد کاٹنے کے لیے مجاہدین دن رات نیٹو سپلائی کے قافلوں کو نشانہ بنا رہے ہیں، افغان فوج میں موجود 'خفیہ مجاہدین' ہمہ وقتی طور پر صلیبی فوجیوں کے لیے ڈر، ہیبت اور خوف کی علامت بن گئے ہیں......حتیٰ کہ افغانستان میں نیٹو افواج کا سربراہ بھی اعتراف کرنے پر مجبور ہو گیا کہ وہ افغان فوجیوں کے بڑھتے ہوئے حملوں سے 'پاگل' ہو چکا ہے...... صلیبی اتحادیوں کو بچانے کے لیے بنائے جانے والے قومی لشکر (اربا کی) بھی مجاہدین کے مقابلے سے عاجز ہیں اور طالبان کے تابڑ توڑ حملوں نے اُنہیں بھی کفر کا ساتھی بننے کی پوری پوری سزا دی ہے...... غرض یہ کہ سرزمین افغانستان پر نیٹو اتحاد کی صورت میں حملہ آور کفار ہر طرح سے خود کو بے بس، لاچار اور عاجز پا رہے ہیں۔

امت مسلمہ کی عزت وآبرو کے محافظین کو افغانستان میں ہی فنا کر دینے کی منصوبہ بندی کی گئی لیکن اللہ تعالیٰ نے اس مبارک تحریک جہاد کو افغانستان میں فتح ونصرت سے بھی نوازا اور پھر اس کی برکات سے پورا عالم اسلام مستفید ہونے لگا۔ عراق سے لے کر یمن تک، شام سے لے کر مصر تک، صومالیہ سے لے کر الجزائر اور نائیجریا تک امت کے بیٹے کفر کی بالادستی سے انکار کرتے ہوئے میدان سجا رہے ہیں، امریکہ اور اُس کے حواری ان میدانوں سے پسپائی اختیار کر رہے ہیں۔ ساڑھے بارہ لاکھ مربع کلومیٹر پر محیط مغربی افریقہ کے ملک مالی میں مجاہدین دو تہائی سے زائد ملک پر مکمل سُلطہ (استیلا) حاصل کر چکے ہیں اور اقوام متحدہ نوحہ کناں ہے کہ 'مالی میں شدت پسندوں نے شریعت کو نافذ کر دیا ہے'......

اللہ کی نصرت کے یہ مظاہر بھی مجاہدین کے لیے حوصلے اور استقامت کا سبب ہیں اس کے ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ آج کے کفر کے سرغنہ امریکہ پر اپنے عتاب، غصہ اور قہر کو نازل کر کے بھی فرعون وہامان کے انجام سے دوچار کر رہے ہیں...... امریکہ میں آنے والا طوفان تو ابھی ابتدا ہے......امریکہ دنیا کی 'مہان' طاقت ہی سہی لیکن اللہ ذوالجلال کی قوت، قدرت اور جبروت کے سامنے اُس کی حیثیت پرِ کاہ کے برابر بھی نہیں...... امریکہ نے اللہ کے ولی شیخ اسامہ بن لادنؒ کے جسد خاکی کو سمندر برد کیا تو اللہ تعالیٰ نے اُسی سمندر کو اُس کی بربادی کا حکم صادر کر دیا......ابھی تو بس ایک الٰہی اشارہ ہوا ہے اور سمندر کی لہروں نے 'اسامہ' کا روپ دھارتے ہوئے ابرہۂ عصر امریکہ کو غرق کر دیا ہے......کل جب اللہ تعالیٰ بحر اوقیانوس کو 'مکمل چڑھائی' کا حکم دے گا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی گستاخی کی مرتکب مجرم قوم، قومِ نوح کی مانند ہو جائے گی......نالۂ نیم شبی میں رب کے حضور گریہ وزاری کرنے والوں کے آنسوؤں میں ڈھلی ہوئی دعا 'رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّاراً' مالکِ عرش کے دربار میں قبولیت کی منازل طے کرے گی...... پھر مجرمین، ذلیل کفار اور اُن کے کاسہ لیسوں کے لیے کوئی جائے پناہ نہ ہوگی۔ وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ......

استغفار کے ثمرات

حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر دامت برکاتہم العالیہ

دوستو! اگر اللہ کی راہ میں، نظر کی حفاظت کرنے میں، گناہ چھوڑنے میں ایک کانٹا بھی چُبھ جائے اور دل میں غم پیدا ہوجائے تو واللہ! ساری دنیا کے پھول اگر اس کانٹے کو سلامی پیش کریں تو اللہ تعالیٰ کی راہ کے کانٹوں کی عظمت کا حق ساری دنیا کے پھول اپنی سلامی سے ادا نہیں کرسکتے۔ اللہ کی نافرمانی چھوڑنے میں جو دل کو غم آیا ہے، ساری دنیا کی خوشیاں اگر اسے سلام کریں تو اس غم کی عظمت کا حق ادا نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ کا کانٹا ہے، خدا کے راستہ کا غم ہے، اس کی قیمت نہ پوچھو! اس کی قیمت انبیاء اور اولیا کی جانیں سمجھتی ہیں۔ اس لیے وہ ہر حال میں مست وشاد رہتے ہیں کیونکہ انہوں نے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیا۔ اس لیے اللہ تعالیٰ بھی ان کے دل کو ہر وقت خوش رکھتا ہے۔ پریشانی اور غم ان کے دل تک نہیں پہنچ سکتے باہر ہی باہر رہتے ہیں۔ خوشی اور غم دونوں کیسے جمع ہوسکتے ہیں اور کانٹوں کے ساتھ دل کیسے مسکرا سکتا ہے۔

صدمہ وغم میں مرے دل کے تبسم کی مثال
جیسے غنچہ گھرے خاروں میں چٹک لیتا ہے

اگر کلیوں کو یہ نعمت مل سکتی ہے کہ وہ کانٹوں میں کِھل جائیں تو کیا اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنے خاص بندوں کے قلوب کو تسلیم ورضا کی برکت سے عین غم کی حالت میں خوش نہیں رکھ سکتا۔

اس خنجرِ تسلیم سے یہ جانِ حزیں بھی
ہر لحظہ شہادت کے مزے لوٹ رہی ہے

جس حالت میں اللہ رکھے بندہ کا کام ہے کہ راضی رہے۔ پھر ان شاء اللہ تعالیٰ تسلیم ورضا کی برکت سے وہ ہر حال میں خوش رہے گا۔ مجھے اپنا ایک اور شعر یاد آیا:

زندگی پُر کیف پائی گرچہ دل پُرغم رہا
ان کے غم کے فیض سے میں غم میں بھی بے غم رہا

یہ تسلیم ورضا بڑی چیز ہے۔ حکیم الامت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے میرے شیخ شاہ عبدالغنی صاحبؒ سے پوچھا تھا کہ بتاؤ اخلاص سے اونچا کیا مقام ہے؟ حضرت نے عرض کیا کہ مجھے نہیں معلوم۔ فرمایا کہ تسلیم ورضا اللہ تعالیٰ کی قضا پر راضی رہنا، اس تسلیم سے بہت بڑا انعام ملتا ہے۔ علامہ سید سلیمان ندویؒ نے فرمایا:

ترے غم کی جو مجھ کو دولت ملے
غمِ دو جہاں سے فراغت ملے

اللہ تعالیٰ کا غم بڑا ہی لذیذ ہے۔ میاں یہ انبیاء اور اولیا کا حصّہ ہے، خدا تعالیٰ اپنے راستے میں آدھی جان لیتا ہے لیکن سیکڑوں جان عطا کرتا ہے

نیم جاں بستاند وصد جاں دہد
انچہ در وہمت نیاید آں دہد

اس لیے جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی محبت اور معرفت عطا فرمادی وہ سب گناہ چھوڑ دیتے ہیں۔ جگر مرادآبادی نے شراب چھوڑ دی، داڑھی رکھ لی حالانکہ اتنا پیتا تھا کہ مشاعرہ میں لوگ اٹھا کر لے جاتے تھے۔ خود کہتا ہے کہ

اب ہے روزِ حساب کا دھڑکا
پینے کو تو بے حساب پی لی

لیکن جب اللہ تعالیٰ کا خوف آیا تو بہ کرلی۔ حضرت حکیم الامت رحمۃ اللہ علیہ سے جاملا، دعا کرائی کہ حضرت دعا کیجیے کہ شراب چھوڑ دوں، حج کرآؤں اور داڑھی رکھ لوں۔ داڑھی ایک مشت پوری رکھ لی، شراب چھوڑ دی۔ ڈاکٹروں کے بورڈ نے کہا کہ شراب نہ پی تو مرجاؤ گے۔ کہا کہ مرتو جاؤں گا لیکن اگر شراب پیتا رہا تو کب تک زندہ رہوں گا۔ ڈاکٹروں نے کہا کہ دوچار سال اور گاڑی چل جائے گی۔ فرمایا کہ اللہ کے غضب کے ساتھ جینے سے بہتر ہے کہ جگر اسی وقت شراب چھوڑنے سے مرجائے کیونکہ اس وقت اللہ کی رحمت کے سائے میں جگر کی موت ہوگی اور اگر پیتا ہوا مروں گا تو اللہ کے غضب کے ساتھ موت آئے گی۔ اس سے بہتر ہے کہ ابھی مرجاؤں۔ پھر اللہ کی رحمت سے جگر خوب جئے اور خوب اچھی صحت بھی ہوگئی اور سنت کے مطابق داڑھی رکھنے سے پہلے ہی اللہ تعالیٰ نے ان کی زبان سے ایک شعر کہلا دیا تھا:

چلو دیکھ آئیں تماشہ جگر کا
سنا ہے وہ کافر مسلمان ہوگا

میرٹھ میں ایک بار یہ تانگے میں بیٹھے ہوئے تھے اور تانگے والا ان کا یہ شعر پڑھ رہا تھا اس ظالم کو خبر نہیں تھی کہ جگر آج داڑھی لیے ہوئے صحیح معنوں میں مسلمان بنا ہوا میرے تانگے میں بیٹھا ہوا ہے۔ جگر اس شعر کو سن کر رونے لگے کہ اللہ آپ نے اپنی عطا سے پہلے ہی یہ شعر کہلوا دیا اور نافرمانی اور گناہ سے نجات عطا فرمائی۔

تو میرے دوستو! میں یہ عرض کررہا تھا کہ پاجامہ ٹخنہ سے اوپر کرنا، ایک مشت داڑھی رکھنا، بدنظری کو چھوڑنا، غیبت کو چھوڑنا، اپنے کو سب سے حقیر سمجھنا یعنی تمام ظاہری و

باطنی احکام کو بجالانا ضروری ہے۔اس سلسلہ میں اہل اللہ کی صحبتوں کا اہتمام ضروری ہے اہل اللہ کی صحبتوں سے یقین منتقل ہوتا ہے۔صالحین کی صحبت کی اہمیّت بخاری ومسلم کی ایک روایت سے ظاہر ہے کہ ایک سوقتل کے مرتکب کوحکم ہوا کہ جاؤ ایک قریۂ صالحہ ہے وہاں تمہاری توبہ قبول ہوجائے گی۔سبحان اللہ!اللہ والوں کی یہ شان ہے کہ جس زمین پر وہ اللہ کو یاد کرتے ہیں،سبحان اللہ،الحمدللہ کہتے ہیں،اشک بار آنکھوں سے آنسو گرادیتے ہیں اس زمین کو خدا یہ عزت دیتا ہے کہ اس بستی میں سوقتل کرنے والے کی توبہ کی قبولیت کی قید لگ رہی ہے۔جب کہ اس قادر مطلق،غفار اور تواب کی طرف سے ہر زمین پر یہ مغفرت ممکن تھی لیکن اپنی عنایات اور رحمتِ خاصہ کے ظہور ونزول کے لیے اللہ تعالیٰ نے اہل اللہ کی سرزمین کو تجویز فرمایا۔اس سے اللہ والوں کی عظمت اور قیمت کا اندازہ ہوتا ہے۔علامہ ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح بخاری (ج ۶ ص ۵۱۷) میں لکھا ہے کہ صالحین کی بستی کا نام نَصَرّہ اور گناہوں والی بستی کا نام کَفَرّہ تھا اور وہ شخص صالحین کی اس بستی تک پہنچ بھی نہ سکا کہ راستہ میں موت آگئی۔پس مرتے وقت اپنے سینہ کا رخ اس بستی کی طرف کردیا اور اس ادا پر اللہ تعالیٰ نے اپنا فضل فرمادیا اور کیسے فضل فرمایا؟ عذاب کے فرشتے کہہ رہے تھے کہ اسے ہم لے جائیں گے کیونکہ اس بستی تک نہیں پہنچا اور رحمت کے فرشتے کہتے تھے کہ یہ تو اس طرف چل دیا تھا موت تو اس کے اختیار میں نہیں تھی لہٰذا اسے ہم لے جائیں گے۔اس اختلاف کو دور کرنے کے لیے اللہ تعالیٰ نے دوسرا فرشتہ بھیجا اُس نے کہا کہ قِيْسُوْا بَيْنَهُمَا دونوں بستیوں کے فاصلوں کی پیائش کرلو۔ادھر صالحین کی بستی کو حکم دیا کہ تَقَرَّبِيْ تُو تھوڑی سی قریب ہوجا کہ تجھ پر اہل تقرب رہتے ہیں اور گناہوں والی بستی کو فرمایا کہ تَبَاعَدِيْ تُو دور ہوجا کہ تجھ پر اہل تباعد رہتے ہیں،جو مجھ سے دور ہیں اور اس کا نام محدثین نے فضل فی صورۃ عدل رکھا ہے (مرقاۃ ج ۵ ص ۱۳۸) یہ فضل بصورتِ عدل ہے یعنی فرشتوں سے تو پیائش کرارہے ہیں اور کام خود بنا رہے ہیں۔اس پر مولانا شاہ محمد احمد صاحب دامت برکاتہم کا شعر یاد آیا

؎ حسن کا انتظام ہوتا ہے
عشق کا یوں ہی نام ہوتا ہے

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا انتظام تھا ورنہ وہ بستی دور تھی۔ارے اگر تھوڑا سا ہم ان کا نام لے لیں اور ان کو استغفار کرکے راضی کرلیں تو مستغفرین بھی متقین کے درجہ میں ہوجائیں گے۔

ان المستغفرین نزلوا بمنزلة المتقین

استغفار کی جو حدیث میں نے شروع میں پڑھی تھی اب اس کا ترجمہ سنئے:

سرورِ دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جس نے استغفار کو لازم کرلیا۔لزوم بمعنی کثرت کے ہے،یعنی جو شخص کثرت سے استغفار کرتا ہے،اس کی شرائط کے ساتھ جس کی دو شرطیں تو بیان ہوگئیں......

۱۔ یہ کہ معصیت سے الگ ہوجائے اور

۲۔ یہ کہ اس گناہ پر قلب میں ندامت پیدا ہوجائے

اور تیسری شرط قبولیتِ توبہ کی محدثین نے یہ لکھی ہے کہ

ان یعزم عزما جازماان لا یعود الی مثلها ابدا(شرح مسلم للنووی ج ۲ ص ۳۴۶)

پکا عزم کرلے کہ اے اللہ!اب آئندہ کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا۔اگر شیطان کان میں کہے کہ تُو پھر گناہ ہی کرے گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ عزم علی التقویٰ،قبولیتِ توبہ کے لیے کافی ہے۔اس عزم کو اللہ کے یہاں قبولیت حاصل ہے بشرطیکہ اس عزم کو توڑنے کا عزم نہ ہو۔اگر شکستِ ارادہ کا ارادہ نہیں ہے تو یہ ارادہ اللہ کے یہاں قبول ہے بس توبہ کے وقت اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر کہہ لیا جائے کہ اے اللہ!میں نے آپ کے بھروسہ پر پکا ارادہ کرلیا کہ اب کبھی یہ گناہ نہیں کروں گا۔اور اگر ٹوٹ جائے تو پھر معافی مانگ لیں۔اللہ کو چھوڑ کر ہم کہاں جاسکتے ہیں؟ حضرت خواجہ عزیز الحسن صاحب مجذوب رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

؎ نہ چت کرسکے نفس کے پہلواں کو
تو یوں ہاتھ پاؤں بھی ڈھیلے نہ ڈالے
ارے اس سے کشتی تو ہے عمر بھر کی
کبھی وہ دبالے کبھی تُو دبالے
جو ناکام ہوتا رہے عمر بھر بھی
بہر حال کوشش تو عاشق نہ چھوڑے
یہ رشتہ محبت کا قائم ہی رکھے
جو سو بار ٹوٹے تو سو بار جوڑے

آہ! گناہ تو نہ چھوڑا،اللہ کو چھوڑ دیا۔ارے اللہ سے تعلّق توڑ کر کہاں ٹھکانہ ہے؟ کیا کوئی دوسرا خدا بھی ہے؟

؎ نہ پوچھے سوا نیک کاروں کے گر تُو
کدھر جائے بندہ گناہ گار تیرا

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

16 ستمبر: صوبہ زابل............7 مقامی پولیس اہل کاروں کا ایک فوجی چیک پوسٹ پر حملہ............7 صلیبی فوجی ہلاک............کئی زخمی

صحابہ کرام رضوان اللہ علیھم اجمعین کا توحید پر ثبات

شاہ معین الدین احمد ندوی رحمہ اللہ

صحابہ کرامؓ نے اگرچہ اپنی زندگیوں میں بہت سے نیک اعمال سرانجام دیے لیکن وہ ان سب میں کلمہ توحید کو راس الاعمال سمجھتے تھے۔حضرت عمروؓ بن العاص کی وفات کا وقت قریب آیا تو رونے لگے۔ان کے بیٹے حضرت عبداللہؓ نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں،کیا موت کے ڈر سے؟ تو اُنھوں نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم نہیں،صرف واقعات مابعد الممات کا خوف ہے۔انہوں نے تسکین دی اور کہا کہ آپ عمر بھر نیک کام کرتے رہے،آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیض پایا اور آپ نے مصر وشام میں فتوحات کیں۔حضرت عمروؓ نے فرمایا ''تم نے ان سب سے بہتر چیز یعنی شہادت لا الہ الا اللہ کو تو چھوڑ ہی دیا''۔

کفار حضرت بلالؓ کو کس قدر اذیت دیتے تھے لیکن ان کی زبان سے صرف احد احد نکلتا تھا۔حضرت ابوفکیہؓ بھی اسی مصیبت میں مبتلا تھے لیکن اس حالت میں بھی جب امیہ نے ایک گبریلے کی طرف اشارہ کر کے حقارت آمیز لہجے میں کہا کہ ''تمہارا پروردگار یہی تو نہیں'' تو بولے کہ ''میرا اور تیرا دونوں کا پروردگار صرف اللہ تعالیٰ ہے''۔

حضرت ام شریکؓ ایمان لائیں تو ان کے اعزہ واقارب نے ان کو دھوپ میں کھڑا کر دیا اور اس حالت میں روٹی کے ساتھ شہد جیسی گرم چیز کھلاتے اور پانی تک نہیں پلاتے تھے۔جب اس طرح تین دن گزر گئے تو ظالموں نے کہا کہ جس مذہب پر تم ہو اس کو چھوڑ دو۔وہ اس قدر بدحواس ہوگئی تھیں کہ ان جملوں کا مطلب ہی نہ سمجھ سکیں۔اب ان لوگوں نے آسمان کی طرف انگلی اٹھا کر بتایا تو سمجھیں کہ توحید کا انکار مقصد ہے،بولیں ''خدا کی قسم میں تو اسی عقیدہ پر قائم ہوں''۔

تنزہ عن الشرک:

لیکن توحید کی تکمیل کے لیے صرف اسی قدر کافی نہ تھا بلکہ اہل عرب میں جو مشرکانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے ان کا انکار بھی توحید کا ایک جز و تھا۔اس لیے صحابہ کرامؓ اسلام لانے کے ساتھ ہی ان تمام روایات ورسومات سے بھی دست بردار ہو گئے۔مثلاً عرب کا خیال تھا کہ جو بتوں کی برائیاں بیان کرتے ہیں ان کو برص،جذام یا جنون ہو جاتا ہے،لیکن حضرت ضمام ابن ثعلبہؓ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت بابرکت سے اسلام کے نشہ میں چُور ہو کر واپس گئے اور اپنی قوم کے سامنے لات وعزیٰ کو برا بھلا کہنا شروع کیا تو اس خیال کی بنا پر سب نے کہا کہ ضمام برص،جذام اور جنون سے ڈرو۔حضرت ضمام نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! یہ دونوں بت کچھ بھی نفع ونقصان نہیں پہنچا سکتے''

حضرت زنیرہؓ اسلام لانے کے بعد نابینا ہوگئیں تو کفار نے کہنا شروع کیا کہ لات وعزیٰ نے ان کو اندھا کر دیا ہے۔بولیں کہ ''لات وعزیٰ کو پوجنے والوں کو کیا خبر،یہ مصیبت تو آسمان سے آئی ہے''۔

زمانہ جاہلیّت میں تعویذ گنڈے کا عام رواج تھا لیکن ایک دن حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے دیکھا کہ آپ کی بی بی نے گلے میں گنڈا ڈال رکھا ہے،آپ نے اُسے توڑ کر پھینک دیا اور کہا آل عبداللہ شرک سے بے نیاز ہیں،رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تعویذ گنڈا شرک ہے''۔

عرب کے لوگ بچوں کے بچھونے کے نیچے استرا رکھ دیتے تھے اور سمجھتے تھے کہ اس طرح بچے آسیب سے محفوظ رہتے ہیں۔حضرت عائشہؓ نے ایک بار کسی بچے کے سرہانے استرا دیکھا تو منع فرمایا اور کہا کہ ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ٹونے کو سخت ناپسند فرماتے تھے''۔

بت شکنی:

عرب میں شرک کا اصلی مظہر بت تھے،اسی لیے صحابہ کرامؓ اسلام لائے تو سب سے پہلے راہ توحید سے اسی سنگِ گراں کو دور کیا۔عرب میں دستور تھا کہ سردارانِ قبائل خاص طور پر اپنے لیے بت بناتے تھے اور ان کو گھروں میں رکھتے تھے۔اس طریقہ کے مطابق قبیلہ بنوسلمہ کے سردار عمرو بن الجموح نے ایک لکڑی کا بت بنوا کر گھر میں رکھا تھا۔نوجوانانِ بنوسلمہ یعنی حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت معاذ بن عمرؓ وغیرہ اسلام لائے تو رات کو خفیہ طور پر آتے تھے اور اس بت کو اٹھا کر ایک گڑھے میں جس کے اندر کوڑا کرکٹ پھینکا جاتا تھا،پھینک آتے۔عمرو بن الجموح صبح کو اٹھتے تو بت کو وہاں سے ڈھونڈ کر اٹھا لاتے اور صاف کر کے گھر میں رکھ دیتے اور کہتے کہ ''اے بت! جس نے تیرے ساتھ یہ بدسلوکی کی ہے اگر میں اس کو پا جاتا تو اس کی بڑی فضیحت کرتا''۔دوسرے دن یہ پرجوش نوجوان بت کے ساتھ پھر یہی سلوک کرتے۔اسی طرح یہ واقعہ پے درپے ہوا تو عمرو بن الجموح نے بت کے گلے میں ایک تلوار لٹکا دی اور کہا کہ ''اگر تجھ میں کچھ بھلائی ہے تو خود اپنی حفاظت کر''۔رات کو یہ نوجوان حسب معمول پھر آئے اور بت کو مردہ کتے کے ساتھ رسی میں باندھ کر گڑھے میں ڈال دیا۔عمروؓ بن الجموح نے بت کو اس حالت میں پایا تو خود بخود مسلمان ہو گئے۔

(بقیہ صفحہ ۲ پر)

میزبان کے لیے سہولت پیدا کرنا

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ

شیخ عبدالفتاح ابوغدہ رحمۃ اللہ علیہ عالم اسلام میں حدیث اور فقہ کی خدمت کے حوالے سے ایک معروف شخصیت ہیں۔ آپ ۱۹۱۷ء میں شام میں پیدا ہوئے۔ ازہر میں آپ کے اساتذہ میں شیخ راغب الطباخ، شیخ احمد الزرقا، شیخ مصطفیٰ الزرقا شامل ہیں۔ ۱۹۶۶ء میں شام کی حکومت نے آپ کو گرفتار کرلیا، گیارہ ماہ بعد آپ رہا ہوکر ۱۹۶۷ء میں سعودی عرب منتقل ہوگئے۔ آپ نے علم دین کے حوالے سے جامعہ ابن سعود (ریاض)، جامعہ ام درمان الاسلامیہ (سوڈان)، جامعہ صنعا (یمن) کے علاوہ دنیا کے اکثر مسلم خطوں میں درس وتدریس کی گراں قدر خدمات سرانجام دیں۔ آپ کو محدث عبدالفتاح الحلبی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ مفتی محمد شفیعؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں ''ملک شام (حلب) کے عالم شیخ عبدالفتاح ابوغدہ جو علامہ زاہد کوثری مصری کے خاص شاگرد ہیں اور علوم قرآن وحدیث میں حق تعالیٰ نے اُن کو خاص مہارت عطا فرمائی ہے''۔ آپ کے شاگرد رشید مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر مدظلہ العالی نے آپ کی کتاب ''من ادب الاسلام'' کا اردو ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک حصّہ نذر قارئین ہے۔

ایک مختصر سی نصیحت اپنی مسلمان بہنوں کو کرنا چاہتا ہوں۔ جب آپ اپنے گھر والوں سے یا اپنی بعض سہیلیوں سے ملاقات کا ارادہ کریں تو اس کے لیے مناسب دن اور مناسب وقت کا خیال رکھیں۔ ابتدا اور انتہا دونوں اعتبار سے کیونکہ بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں ملاقات اچھی سمجھی جاتی ہے اور بعض اوقات ایسے ہوتے ہیں جن میں ملاقات مناسب نہیں ہوتی۔ چاہے وہ رشتہ دار یا دوست ہی کیوں نہ ہوں۔

ملاقات میں آپ کی حالت ایک ہلکے عمدہ اور پسندیدہ سائے کی ہونی چاہیے، جس سے نہ دوسرے پر بوجھ پڑے اور نہ وہ تنگ ہوں، نہ فضول باتیں ہوں اور نہ لمبی رام کہانیاں ہوں۔ بلکہ یہ ملاقات صلہ رحمی کے لیے اور دوستی اور رشتہ داری کی تازگی کے لیے ہو۔

ملاقات جب مختصر اور محبت بھری ہو تو وہ پسندیدہ شمار ہوتی ہے اور جب طویل اور تنگ کرنے والی ہو تو بھاری سمجھی جاتی ہے، جس میں گپ شپ ہوتی ہے اور اچھی باتوں کے علاوہ بے کار گفتگو تک بات جا پہنچتی ہے۔ جلیل القدر تابعی حضرت محمد بن شہاب زہری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: جب مجلس لمبی ہوجائے تو شیطان کا اس میں حصّہ ہوتا ہے۔

آپ کی گفتگو ملاقات کے وقت ساری کی ساری یا زیادہ تر ایسی ہونی چاہیے جس میں فائدہ اور نفع ہو، اور وہ غیبت، چغلی اور بے ہودگی سے دور ہو۔ ایک مسلمان عقل مند خاتون وقت کا خیال کرتے ہوئے ملاقات اور گفتگو کرے۔

جب آپ ایسی جگہ جائیں جہاں کچھ لوگ سوئے ہوئے ہوں، دن ہو یا رات تو ان کا خیال کیجیے۔ اپنی حرکت اور آواز میں نرمی اختیار کریں اور اس جگہ میں داخل ہونے یا نکلنے کے وقت ایسا شور نہ مچائیں جس سے ان پر گراں گزرے۔ بلکہ نہایت نرمی اور لطف کا مظاہرہ کریں۔ کیونکہ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان تو سن چکے ہیں:

من يحرم الفرق يحرم الخير كله

جو نرمی سے محروم ہوا وہ ہر ایک خیر کے کام سے محروم ہوا۔

جلیل القدر صحابی مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ

''ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حصّہ کا دودھ رکھ دیتے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لاتے تو اتنی آواز سے سلام فرماتے کہ جاگنے والا سن لیتا اور سوتا ہوا نہ جاگتا'' (مسلم، ترمذی)۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات کو تہجد کے لیے اٹھتے تو ایسی آواز سے قرآن پڑھتے کہ جاگنے والا لطف اندوز ہوتا اور سونے والا نہ جاگتا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا توحید پر ثبات

قبیلہ سعد کا ایک بت تھا جس کا نام قراض تھا، حضرت ذباب بن حارث اسلام لائے تو اس کو چکنا چور کردیا اور اس کے متعلّق یہ اشعار کہے:

تبعث رسول الله اذ جاء بالهدی — وخلقت قراضا بدار هوان

جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہدایت لائے تو میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اتباع کیا اور قراض کو ذلیل ترین مقام پر چھوڑ دیا

شدددت عليه شدته فكسرته — كان لم يكن والدهر ذو حدثان

میں نے اس پر حملہ کیا اور اس کو اس طرح چُور چُور کردیا کہ گویا اس کا وجود ہی نہ تھا

حضرت ہندؓ بنت عتبہ جب ایمان لائیں تو گھر میں جو بت نصب تھا اس کو توڑ پھوڑ ڈالا اور کہا کہ ''ہم تیری نسبت بڑے دھوکے میں مبتلا تھے''۔

☆☆☆☆☆

17 ستمبر: صوبہ لغمان............صدر مقام............نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ............ایک ٹرک تباہ............12 سیکورٹی گارڈز ہلاک اور متعدد زخمی

اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارا جہاد کامیابی سے ہم کنار ہونے کو ہے

حضرت امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد نصرہ اللہ کا عید الاضحیٰ پر بیان

الحمدللّٰه رَبّ العٰلمین والصلوة والسّلام علی سیّدالکونین اشرف الانبیاء وقائدالمجاهدین نبیّنا محمد المصطفی صلّی اللّٰه علیه وسلّم وعلی اله وصحبه اجمعین امابعد فأعوذبااللّٰه من الشّیطان الرجیم:

إنّ الّذِینَ کَفَرُوا یُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ لِیَصُدُّوا عَنْ سَبِیلِ اللّٰهِ فَسَیُنفِقُونَهَا ثُمّ تَکُونُ عَلَیْهِمْ حَسْرَةً ثُمَّ یُغْلَبُونَ وَالّذِینَ کَفَرُوا إِلٰی جَهَنّمَ یُحْشَرُونَ۔ (الأنفال)

بلاشبہ یہ کافر لوگ اپنے مالوں کو اس لیے خرچ کر رہے ہیں کہ اللہ کی راہ سے روکیں، سو یہ لوگ تو اپنے مالوں کو خرچ کرتے ہی رہیں گے (مگر) پھر وہ مال ان کے حق میں باعثِ حسرت ہوجائیں گے، پھر (آخر وہ) مغلوب بھی ہوجائیں گے۔

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ إِذْ قَالَ عِیسَی ابْنُ مَرْیَمَ یا بَنِی إِسْرَائِیلَ إِنِّی رَسُولُ اللّٰهِ إِلَیکُمْ مُصَدِّقًا لِّمَا بَینَ یَدَیّ مِنَ التَّوْرَاةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ یَأْتِی مِنْ بَعْدِی اسْمُهُ أَحْمَدُ (سورة الصف)

اور اسی طرح (وہ وقت بھی قابلِ تذکرہ ہے) جب کہ عیسیٰ ابن مریم نے فرمایا اے بنی اسرائیل میں تمہارے پاس اللہ کا بھیجا ہوا ہوں کہ مجھ سے پہلے جو توراۃ آچکی ہے میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں، اور میرے بعد جو ایک رسول آنے والا ہے جن کا نام احمد ہوگا میں ان کی بشارت دینے والا ہوں۔

میں افغانستان کے مسلمان عوام، حملہ آور غاصبوں سے برسرپیکار بہادر مجاہدین، شہدا کے ورثا، معذورین، حجاج کرام اور دنیا کے گوشے گوشے میں رہنے والے ہر مسلمان کو ایثار، قربانی اور خوشی کے اس عظیم دن کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ بزرگ و برتر سے دعا ہے کہ وہ ان ایام کو خوشی، اطمینان اور امتِ مسلمہ کی سرفرازی کا ذریعہ بنا دے۔ اس سال کی عظیم الشان مجاہدانہ عسکری کامیابیوں پر اپنی غیرت مند عوام اور سرفروش مجاہدین کو خصوصی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہوں کہ ہم سب کو استقامت کی دولت سے نوازیں، اسی طرح میری اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہماری مظلوم عوام کو اس ناجائز تسلط کے شر سے خلاصی عطا فرمائیں۔ ان شاء اللہ نصرت کے لمحات قریب تر ہیں۔ میرے محترم مجاہد بھائیو! آپ اس بات کے بخوبی شاہد ہیں کہ مجاہدین کی صفیں آئے روز مضبوط ہورہی ہیں اور ملک کے طول وعرض میں بہادر عوام کی جانب سے مجاہدین کے ساتھ تعاون اور مجاہدین کے شانہ بشانہ قربانیوں میں اضافہ ہو رہا ہے۔ غاصب و مکار حملہ آوروں کے بڑے بڑے ٹھکانوں پر ہمہ جہت طریقوں سے حملے کیے جا رہے ہیں، یہی وجہ ہے کہ دشمن اپنے اڈے اور چھاؤنیاں مجاہدین کے خوف سے خالی کر رہا ہے۔ اسی طرح دشمن کے قائم کردہ اداروں کے اندر سے ہی مسلمان فوجیوں کی طرف سے ہونے والے خطرناک اور تابڑتوڑ حملے بڑھتے ہی جا رہے ہیں۔ شعبہ دعوت وارشاد کی کاوشوں سے دشمن کی صفوں میں سے ایک اچھی خاصی تعداد انہیں چکمہ دے کر امارت اسلامیہ سے مل رہی ہے۔ اس کے مثل اور بہت سی کامیابیاں جو ہمیں حاصل ہو رہی ہیں، ان پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا ہم سب پر لازم ہے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ کی مزید توفیق اہداف کے حصول میں ہمارے شاملِ حال ہو سکے۔ ہمارے لیے ضروری ہے کہ انتہائی عاجزی اور انکساری کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے مزید توفیق کا سوال کریں اور اس عہد و وفا پر کاربند رہیں۔ جو اپنی توقعات اور جہادی اہداف کے حصول کے لیے اپنائے ہوئے ہیں۔ ہم اپنے نفس کے غرور میں مبتلا نہ ہوں اور نہ ہی جہادی اہداف اور اس مقدس راستے کی پیروی سے لاپرواہی برتیں۔ اسی لیے ہم پر واجب ہے کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کی رضا، امیر کی اطاعت، مرتب شدہ جہادی لائحہ عمل کی پیروی، اسلامی نظام کے قیام کے لیے جدوجہد اور افغان عوام سے خیر خواہی کو اپنے جہادی اہداف کا لازمہ سمجھیں۔ کیونکہ ہماری قوم جس کا میں اور آپ بھی حصّہ ہیں گذشتہ تیس سال سے زائد عرصے سے سخت کرب و مصیبت میں مبتلا اور زخموں سے چور ہے۔ ہم سب پر اس قوم کا حق ہے کہ ان کے ساتھ مہربانی، ملائمت اور خوش خلقی سے پیش آئیں اور ان کے لیے اپنے سینوں کو کشادہ رکھیں۔ اس لیے کہ اس قابلِ فخر قوم کے ایثار اور قربانیوں ہی کے نتیجے میں ہم اس قابل ہوئے ہیں کہ اتنی بڑی قوت اور مغرور عسکری طاقت کے سامنے گیارہ سال سے مضبوطی کے ساتھ جمے ہوئے ہیں اور دشمن ہر جگہ شکست سے دوچار ہے۔ لہٰذا ہمیں اس قوم کے دکھ درد میں شریک ہونا چاہیے۔ خوب جان لو کہ دشمن کے مقابلے میں نصرت و کامیابی اولاً تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور ثانیاً اپنے عوام کے تعاون ہی سے ممکن ہوتی ہے۔ امارت اسلامیہ کے تمام ذمہ داران اور مجاہدین پر لازم ہے کہ آپس کے اتحاد اور محبت کے رشتے مزید مضبوط کریں اور فرقہ بازی اور اختلافات سے خود کو محفوظ رکھیں۔

جہادی معاملات کو استحکام و مشاورت سے سرانجام دیں، دشمن کی شکست اور تباہی کے لیے جدید منصوبے مرتب کریں اور انہیں بخوبی عملی جامہ پہناتے رہیں۔ اسی طرح

17 ستمبر: صوبہ پکتیکا..........خیر کوٹ..........مجاہدین کا دو چیک پوسٹوں پر حملہ..........دونوں چوکیاں تباہ..........درجنوں مرتدین ہلاک

ان پر یہ بھی لازم ہے کہ عام لوگوں کے لیے آسانیاں پیدا کریں، اور شہریوں کو مشکلات میں ڈالنے سے حتی الامکان گریز کریں۔ اس لیے کہ دشمن ہمیشہ خود عوام کو نقصان پہنچا کر اسے مجاہدین کے کھاتے میں ڈالنے کی بھرپور کوشش کرتا چلا آ رہا ہے۔ تمام مجاہدین پر لازم ہے کہ دشمن کی صفوں اور اس کے فعال اداروں میں رکاوٹیں پیدا کرنے کی حسب استطاعت اور بھرپور کوشش کریں، ان شاء اللہ ان حربوں سے مستقبل میں اچھے نتائج مرتب ہوں گے۔ میں مجاہدین کے ذمہ داران کو وصیّت کرتا ہوں کہ مجاہدین کی تعلیم و تربیت کا اچھی طرح اہتمام کریں اور انہیں جہاد سے متعلّق ضروری مسائل سکھائیں۔ ان کی اخلاقی، تعلیمی، فکری تربیت کے انتہائی اہتمام کو عسکری تربیت کا لازمی حصّہ سمجھیں۔ اسی طرح میری تمام مسئولین کو وصیّت ہے کہ یتیموں، معذوروں اور قیدیوں کی دست گیری کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کو نبھائیں۔ یہ بات ذہن نشین رہے کہ دینی مصالح کے خلاف اعمال اور جذبات کے بہاؤ پر بے سوچے سمجھے کاموں کا نتیجہ نہایت برا نکل سکتا ہے۔ اسی مناسبت سے ایک دفعہ پھر میں کٹھ پتلی حکومت کے صفوں میں شامل افغانوں کو توجہ دلاتا ہوں کہ اسلام اور قومی مصالح کی خاطر مجاہدین کے ساتھ مخلصانہ تعاون کریں اور قابضین سے ملک کو آزاد کروانے کے لیے جاری کوششوں میں ان کے ساتھ شریک ہوں۔ بے شک دشمن ملیشیا اور افواج کی اندرونی صفوں میں کی جانے والی کارروائیوں کا شمار بڑے جہادی کاموں میں ہوتا ہے۔ ان شاء اللہ ایسی کارروائیوں کا دائرہ کار اب مزید وسیع، منظّم اور اثرات کے اعتبار سے دشمن کے لیے مزید خطرے کا باعث ہوگا۔ میں ہر اس غیرت مند افغان سے جسے قابض اور مقامی دشمن کی صفوں میں جہاد کرنے کا موقع میسر ہے درخواست کروں گا کہ اس فرصت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دین اور ملک کے دشمنوں کو ان کے مضبوط ٹھکانوں کے اندر ہی اپنے انجام سے دوچار کریں۔ ان کی شکست و تباہی کے لیے سارے ممکنہ طریقوں، مواقع اور حربوں کو بروئے کار لائیں، کیونکہ جہاد سب پر فرض ہے اور اپنے ملک کی آزادی اور خودمختاری کا حصول اس ملک کے ہر نوجوان کی دینی اور ملی ذمہ داری ہے۔ مجاہدین پر لازم ہے کہ اس طرح کے کارنامے سرانجام دینے والے سپوتوں کو مزید قدردانی، اکرام اور حوصلہ افزائی کے لیے امارتِ اسلامیہ کی قیادت سے متعارف کرائیں۔

اس ملک کی مستقبل کی سیاسی صورت حال کے حوالے سے میں ایک مرتبہ پھر کہوں گا کہ؛ ہم نہ قبضہ گری کی فکر میں ہیں اور نہ ہی غاصب حملہ آوروں کے کوچ کر جانے کے بعد خانہ جنگی کا کوئی تصور رکھتے ہیں۔ بلکہ ہماری کوشش ہے کہ مستقبل کا سیاسی منظر نامہ بڑی عالمی طاقتوں اور پڑوسی ممالک کی مداخلت سے پاک ہو اور افغانوں کے ہاتھ میں ہو۔ ہماری یہ کوششیں خالص اسلامی اور ملی روایات کی حامل ہیں۔ آزادی کے بعد اللہ رب العزت کی مدد سے ہم ایک ایسے شرعی اور قومی نظام حکومت میں ہوں گے جو ہر قسم کے نسلی امتیاز اور تعصّبات سے بالاتر ہوگا۔ ہر کام اس کے اہل کے سپرد کیا جائے گا اور ملکی وحدت کا تحفظ یقینی بنایا جائے گا۔ امن و امان کی صورت حال میں بہتری لائی جائے گی، شریعت کا نفاذ ہوگا اور چاہے مرد ہو یا عورت! ہر ایک کے حقوق کی ضمانت دی جائے گی۔ ملکی تعمیر نو اور معیشت کی بہتری کے لیے بھرپور اقدامات کیے جائیں گے اور اجتماعی اداروں کی مضبوطی ہمارے پیش نظر ہوگی۔ اسلامی اصولوں اور ملکی مصالح کی روشنی میں بلا تفریق تعلیمی سہولیات عام کی جائیں گی، علمی و تمدنی معاملات کو صحیح سمت میں چلایا جائے گا۔ اپنے غیور عوام کے تعاون سے خانہ جنگی اور افغانستان کی تقسیم چاہنے والوں کو ان کے مذموم مقاصد میں ہرگز کامیاب نہیں ہونے دیا جائے گا۔

افغان عوام کو اتنا احمق نہ سمجھا جائے کہ وہ اپنے ہم قوموں سے عقیدے، تمدن، اجتماعی اور تاریخی بنیادوں پر قائم رشتے توڑ بیٹھیں گے اور ملک کی تقسیم پر راضی ہو جائیں گے۔ تقسیم کا یہ ناپاک نسخہ سوویت یونین نے بھی آزما کر دیکھ لیا تھا، مگر نتیجہ برعکس نکلا اور ان کی چال ان پر ہی الٹ دی گئی۔ ہم ان تمام لوگوں سے اچھے تعلقات کے خواہاں ہیں جو ایک خودمختار اسلامی ملک کی حیثیت سے افغانستان کا احترام کریں اور ان کا تعلّق نو آبادیاتی، حاکمانہ اور استعماری لہجوں سے خالی ہو۔ میرے خیال میں یہی ہر آزاد اور مسلمان افغان کا مطالبہ اور اس کی خواہش ہے۔ بیرونی قوتوں سے مفاہمت کے متعلّق میں یہ کہنا چاہوں گا کہ؛ ہم اسلامی اور قومی مفادات کے حصول کے لیے عسکری جدوجہد کے ساتھ سیاسی کوششیں بھی جاری رکھے ہوئے ہیں۔ ان سیاسی کوششوں کو کامیابی سے جاری رکھنے کے لیے سیاسی دفتر کا قیام اور ایک خاص کمیشن کا تعیین بھی عمل میں لایا گیا ہے اور یہ سیاسی دفتر ہمارے اسلامی اور جہادی مصالح کو مدنظر رکھتے ہوئے خدمات انجام دیتا ہے۔ میں واضح طور پر کہہ دوں کہ ہمارے مذکورہ سیاسی دفتر کے علاوہ دوسروں سے مفاہمت کے لیے کوئی اور چینل نہیں ہے، اس لیے کہ نہ تو ہم خفیہ سیاست کرتے ہیں اور نہ ہی دوسروں سے چاہیں گے کہ وہ ہم سے خفیہ مذاکرات کا ڈول ڈالیں۔ ہماری دوسروں سے وضع کردہ سیاسی مفاہمتی پالیسی دینی اقدار، قومی اور ملی مفادات کو مدنظر رکھ کر بنائی گئی ہے اور اس کا کھلے عام اعلان کیا جاتا ہے۔ اگر کفار کی خفیہ ایجنسیاں اور سفارتی حلقے اپنے لیے مذاکرات کے بناوٹی اور فرضی سلسلوں کا میڈیا میں شور شرابا کرتے ہیں تو یہ محض وقت کا ضیاع اور اپنے آپ اور اپنی عوام کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ آزادی اور خودمختاری ہر کسی کا حق ہے۔ ہم پوری دنیا، بین الاقوامی تنظیموں خاص طور پر اسلامی ممالک اور مؤتمر اسلامی سے امید رکھتے ہیں کہ ہماری اسلامی مملکت کی آزادی اور بیرونی جارحیت کے مکمل خاتمے کے لیے کردار ادا کریں۔ اپنی انسانی ذمہ داری سمجھتے ہوئے ہمارے قیدیوں کے لیے اٹھ کھڑے ہوں جو ابھی تک گوانتاناموبے، بگرام، دیگر عقوبت خانوں اور ہمسایہ ممالک کی جیلوں میں مظلومیت کے دن گزار رہے ہیں۔ ہم انسانی حقوق کی تنظیموں کو خصوصی طور پر ان مظلوم قیدیوں کے

18 ستمبر: صوبہ کنڑ............58 سالہ مجاہد بزرگ عبدالاحد کا فدائی حملہ............11 امریکی فوجی ہلاک............8 زخمی

انسانی حقوق کے حوالے سے اپنی ذمہ داریوں کا احساس دلانا چاہتے ہیں، جن پر آئے روز تفتیش کے بہانے قید خانوں میں تمام قوانین بالائے طاق رکھ کر تشدد کیا جاتا ہے۔ دباؤ اور تشدد کے بل بوتے پر انہیں اعترافات پر مجبُور کیا جاتا ہے اور انہیں بنیادی انسانی حقوق سے بھی محروم رکھا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ ان میں سے بہت سوں کو دوران تفتیش قتل کر دیا گیا ہے اور بہت سے دائمی معذور ہو چکے ہیں۔

میں اسلام دشمنوں کی جانب سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارکہ کی توہین پر مبنی فلم کی پرزور مذمت کرتا ہوں اور اس بارے میں کہوں گا کہ اسلام دشمن دینِ اسلام کی حقیقی صورت مسخ کرنے کے لیے ہر طرح کی مذموم کوششیں کر چکے ہیں اور اب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی کو نشانہ بنانے کے لیے گھناؤنی حرکتوں پر اتر آئے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ اقدس میں وہ کچھ کر چکے ہیں کہ مسلمان تو درکنار ایک سلیم الطبع شخص کے لیے بھی یہ سب کچھ ناقابل برداشت ہے۔ یہ مغرب ایک طرف تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور قرآنِ کریم کے نسخوں کو جلانا اظہار رائے اور آزادیٔ اظہار باور کراتا ہے اور دوسری طرف جو مسلمان اللہ تعالیٰ کی کتاب سے جہاد کی آیتیں پڑھتے ، لوگوں کو ان کی تفسیر بتاتے ہیں اور اپنے حق آزادی کو طلب کرتے ہیں ان پر دہشت گرد ہونے کا الزام لگاتا ہے، انہیں قید کرتا ہے اور ان پر تشدد کو جائز سمجھتا ہے۔ بے شک دنیا میں اس مغربی فلم کا بے ہودہ چرچا، تعصب کا پرچار اور ان کی تنگ نظری کے غماض اعمال ان کی رسوائی اور شرمندگی میں مزید اضافہ کریں گے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللّٰهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ (الصف:۸)

یہ لوگ اپنے منہ کی پھونکوں سے اللہ کا نور بجھانا چاہتے ہیں اور اللہ کا فیصلہ یہ ہے کہ وہ اپنے نور کو پُورا پھیلا کے رہے گا خواہ کافروں کو کتنا ہی ناگوار کیوں نہ ہو۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اس گھناؤنے جرم پر محض زبانی احتجاج پر اکتفا نہ کریں، بلکہ اپنے مقدس دین کو مضبوطی سے تھامے رکھیں اور سنت نبویہ علی صاحبہا افضل الصلاۃ والسلام سے اپنی زندگیوں کو منور کریں۔ ایک دوسرے کے دست و بازو بن جائیں اور ناجائز قبضے اور جارحیت کے خلاف جہاد پر کمربستہ ہو جائیں:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِمَنْ كَانَ يَرْجُو اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيراً (الاحزاب: ۲۱)

ہر اُس شخص کے لیے جو اللہ اور روز آخرت سے ڈرتا ہو اور کثرت سے ذکر اللہ کرتا ہو رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی زندگی بہترین نمونہ ہے۔

یاد رہے کہ ہم نے کسی پر حملہ نہیں کیا اور نہ ہی کسی کی زمین پر ہم نے قبضہ کیا ہے، ہم تو ان غاصبوں کے خلاف بھرپور انداز میں جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں جو ہم پر جارحیت اور دھاوا بولے ہوئے ہیں۔ ہم نے گیارہ سال پہلے بھی دشمن سے کہا تھا ان کا یہاں آنا تو آسان ہے لیکن یہاں رہنے یا واپس جانے میں انہیں بہت سی مشکلات کا سامنا ہوگا۔ آج ایسی ہی صورت حال سے دشمن دوچار ہے۔ الحمدللہ ہمارے پاس جہاد جاری رکھنے کے لیے ضروری وسائل موجود ہیں اور ہم کبھی حواس باختگی کا شکار نہیں ہوئے، ہمیں اپنے پروردگار پر پورا یقین ہے اور ہمارے پاس اس کام کو جاری رکھنے کے لیے وافر افرادی قوت موجود ہے۔ یہ ساری چیزیں ہم نے نہ تو کسی سے قرض لی ہیں اور نہ ہی ہم کسی کے زیر احسان ہیں، حقیقت تو یہ ہے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کا فضل ہی ہے۔ اللہ کے اذن سے ہی ہم اپنی پوری کوشش اور تدابیر سے دشمن کے منصوبے خاک میں ملا دیں گے۔ ہمارا جہادی قافلہ اللہ کے فضل سے اب ایسی منزل پر پہنچ چکا ہے کہ عالم اسلام کی وسیع حمایت، عوامی ہمدردی اور مناسب وسائل کے حصول کے بعد ہم اس قابل ہیں کہ مستقبل میں دشمن کو عسکری میدان میں ناقابلِ برداشت اور حیرت انگیز اقدامات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ اب آخر میں انفاق کرنے والے تمام اہل خیر حضرات اور اداروں سے مجھے امید ہے کہ عید کے ان مبارک ایام میں اپنے بچوں اور اہل خانہ کی طرح مجاہدین، مساکین اور خاص طور پر شہدا اور قیدیوں کے بچوں اور اہل خانہ پر اپنی اولاد کی طرح شفقت کا مظاہرہ کریں گے۔ اپنا تعاون بذات خود ان تک پہنچائیں گے یا امارت اسلامیہ کے اقتصادی کمیشن کے توسط سے عید کی خوشیوں میں انہیں اپنے ساتھ شریک کریں گے۔ ایک عشرے سے زیادہ امریکہ کی زیرِ قیادت کفریہ اتحاد کے خلاف انتہائی شجاعت اور محبت کے ساتھ مجاہدین سے بھرپور تعاون کرنے پر میں افغانستان کے مومن و مجاہد عوام کے لیے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے اجر عظیم کا طالب ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل اور اسی تعاون کے نتیجے میں ان شاء اللہ جہاد کامیابی سے ہمکنار ہونے کو ہے۔ اسی طرح میں ان خاندانوں کے لیے اس عظیم رب کے دربار سے صبر جمیل، استقامت اور بڑے اجر کا طلب گار ہوں جو جہاد کے مقدس راستے میں یا دشمن کی اندھی بمباریوں میں شہادت سے سرفراز ہو گئے ہیں۔ دشمن کے ہاتھوں قید ہو گئے ہیں یا مالی مشکلات سے دوچار ہوئے ہیں۔ اللہ جل شانہ ان شہدا کے مبارک خون کی برکت سے ہماری قوم کو اپنے مقاصد میں کامیاب فرمائے اور اس سرزمین پر اسلام کا پرچم لہرائے۔ آمین یارب العالمین

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

خادم اسلام

امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد

۱۴۳۳/۱۱/۸

۲۰۱۲/۱۰/۲۳

☆☆☆☆☆

18 ستمبر: صوبہ ہلمند .... علاقہ حیدر آباد .... فدائی مجاہد حافظ عبداللہ کا استشہادی حملہ .... 60 افغان فوجی ہلاک .... فوجی کیمپ مکمل طور پر تباہ

اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھو

امیر جماعۃ القاعدۃ الجہاد شیخ ڈاکٹر ایمن الظواہری حفظہ اللہ کا مظاہروں کے بعد تازہ بیان

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ۔

دنیا بھر کے مسلمان بھائیو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

امریکہ نے شخصی آزادی اور آزادیٔ اظہارِ رائے کے نام پر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ فلم کی نشریات کی اجازت دی۔لیکن یہ شخصی آزادی امریکہ کو بگرام، ابوغریب، گوانتاناموں اور دیگر خفیہ عقوبت خانوں میں مسلمانوں کو اذیت دینے میں مانع نہیں ہے۔اللہ سلامت رکھے، دینِ اسلام اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اُن حریت پسند، غیرت مند اور اشراف محافظین کو جنہوں نے بن غازی میں امریکہ کے سفارت خانے پر حملہ کیا اور قاہرہ میں امریکی سفارت خانے کے سامنے مظاہرہ کیا اور امریکی پرچم سرنگوں کر کے اسلام وجہاد کا پرچم لہرایا۔ میں ان کو دعوت دیتا ہوں کہ امریکہ کی صلیبی،صہیونی اسلام دشمنی کے خلاف اپنی مزاحمت جاری رکھیں اور ساری امت کو ان کی اقتدا کی تلقین کرتا ہوں۔ یہ کوئی پہلا حادثہ نہیں ہے بلکہ یہ ان ہی جرائم اور مظالم کا تسلسل ہے جو گذشتہ کئی سالوں سے امریکی افواج بگرام، گوانتاناموں، عراق اور افغانستان میں ڈھا رہی ہیں۔

امریکہ آزادیٔ اظہار رائے کی آڑ میں، اپنے قوانین کے ذریعے ہمارے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور مصحفِ شریف کی حرمت پر حملوں کے جواز پیدا کرتا ہے اور خود دنیا میں جو کوئی یہود کے خلاف ذرا زبان بھی کھولے اس کے خلاف anti-semitism (یہودیت کی مخالفت) کے جرم میں مقدمے چلاتا ہے۔مسلمان قیدیوں کو تعذیب دیتا ہے اور ان کو ان حکومتوں کے حوالے کرتا ہے جو انہیں بدترین اذیتیں پہنچاتی ہیں۔ یہ امریکہ علی الاعلان ان جنیوا معاہدوں کی خلاف ورزی کرتا ہے جن پر اس نے دستخط کر رکھے ہیں۔اس نے سی آئی اے کے تفتیش کاروں کو مسلمانوں کو ہر طرح کی اذیت دینے کی کھلی چھٹی دے رکھی ہے۔ امریکہ اسرائیل کے تمام جرائم کو تحفظ فراہم کرتا ہے اور یروشلم کو یہودیوں کے حوالے کرنے کے لیے پیش پیش ہے۔جس کے صدر اوباما نے یہودیوں کے ساتھ دیوارِ گریہ پر دعائیہ تقریب میں شرکت کی اور جس نے اپنی حالیہ انتخابی مہم میں یروشلم پر اسرائیلی تسلط کی مکمل تائید کرتے ہوئے یہ اعلان کیا کہ وہ یروشلم کو اسرائیل کا دارالحکومت بنانے کی مکمل حمایت کرتا ہے۔

ہم اپنے آپ کو کسی دھوکے میں نہیں رکھنا چاہتے۔ہمیں امریکی قیادت میں ایک عالمی صلیبی،صہیونی جنگ کا سامنا ہے۔اسی یلغار کے مقابلے میں امتِ مسلمہ کا دفاع کرتے ہوئے مجاہدین نے نیویارک، واشنگٹن اور پینسلوینیا میں مبارک حملے کیے۔جیسا کہ شیخ اسامہؒ نے فرمایا تھا:

''میں اللہ رب العزت کی قسم کھاتا ہوں، وہ جس نے آسمان کو بغیر ستونوں کے بلند کیا، امریکہ اور اس کے باسی اس وقت تک چین کی نیند نہیں سوئیں گے، جب تک فلسطین میں عملاً امن قائم نہ ہو جائے اور کفار کے تمام لشکر ارض محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے نہ نکل جائیں۔**وللّٰہ اکبر والعزۃ للاسلام**''۔

چنانچہ ہم ہر آزاد اور باعزت مسلمان کو پکارتے ہیں، جس کے دل میں دینی غیرت اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت موجود ہے کہ وہ اس صلیبی صہیونی اتحاد کے خلاف اٹھ کھڑا ہو، جس نے ہمارے دین اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر انگلی اٹھائی ہے اور ہماری سرزمینوں پر حملہ آور ہو کر ہماری عصمتوں اور وسائل کو پامال کیا ہے۔

اس اتحاد کے خلاف ہاتھ اور زبان، قول و عمل ہر طرح سے مزاحمت کرنی چاہیے۔امریکہ اور اسرائیل کو پتہ چل جانا چاہیے کہ امتِ مسلمہ جاگ رہی ہے اور اس کے مجاہدین، ان کے جرائم کے سامنے خاموش نہیں رہیں گے۔

اے میری محبوب امتِ مسلمہ! یہ صلیبی صہیونی اتحاد،قوت کی زبان کے علاوہ نہ کوئی زبان جانتا ہے، نہ سمجھتا ہے اور نہ ہی سنتا ہے۔اس لیے اگر ہم مضبوط نہ ہوئے تو ہمارے دین، پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم، ہماری سرزمینوں اور ہمارے وسائل پر یہ حملے اسی طرح جاری رہیں گے۔

ہمیں قتال وسیاست، فکر ودعوت اور ذرائع ابلاغ ہر میدان میں اپنے آپ کو مضبوط کرنا چاہیے۔ہمیں لازماً اپنے اوپر حملہ آور، امریکہ، اسرائیل اور مغرب کے خلاف مزاحمت کرنی چاہیے اور وہ لوگ جو اس حملے کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں ان کی بھرپور پشتی بانی کرنی چاہیے۔نصاریٰ جو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی پر حملہ آور ہیں اور مسلمانوں سے حالت جنگ میں ہیں اور وہ نصاریٰ کو امت مسلمہ کے ساتھ حالتِ امن میں ہیں، ہمیں ان دونوں کے درمیان بھی فرق رکھنا ہوگا۔

اے ہماری امتِ مسلمہ! بے شک تیرے مجاہد بیٹوں نے اللہ سبحانہ تعالیٰ سے یہ عہد کیا ہے کہ اُس وقت تک اسلام اور مسلمانوں کی سرزمینوں، اُن کے مقدسات، حرمتوں اور وسائل پر حملہ آور صلیبی صہیونی اتحاد کے خلاف لڑتے رہیں گے، جب تک تیرا سینہ ٹھنڈا نہ ہو جائے اور وہ ان کفار سے تیری بے حرمتی، اور لوٹ مار اور ان زخموں کا انتقام نہ لے لیں جو انہوں نے تجھے لگائے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۱۳ پر)

19 ستمبر: صوبہ میدان وردک.........ضلع سید آباد.........نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........13 گاڑیاں تباہ.........ایک سیکورٹی گارڈ ہلاک.........متعدد زخمی

مسلم خوابیدہ اٹھ، ہنگامہ آرا تو بھی ہو!

جنوبی ایشیا میں مسلم اقلیتوں کی نسل کشی کے پس منظر میں استاد احمد فاروق حفظہ اللہ کا بیان

الحمد للہ رب العالمین ,الحمد للہ الذی له ما فی السماوات والأرض کل له قانتون بدیع السماوات والأرض وإذا قضی أمرا فإنما یقول له کن فیکون.والصلاۃ والسلام علی خاتم النبیین أشرف الأنبیاء والمرسلین محمد وعلی آله وصحبه وذریته أجمعین ,وبعد:

دنیا بھر میں بسنے والے میرے محبوب مسلمان بھائیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یقیناً آپ تک برما، بھارتی آسام اور سری لنکا میں بسنے والے مظلوم مسلمان بھائیوں و بہنوں پر ٹوٹنے والی قیامت کی المناک خبریں پہنچی ہوں گی۔ محض چند دن کے اندر اندر ہزار ہا مسلمانوں کو بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کر دیا جاتا ہے مگر کسی کے کانوں پر جوں تک نہیں رینگتی۔ دنیا کی وہ نام نہاد بڑی طاقتیں جو مریخ تک ایک تجرباتی مشین پہنچانے کے لیے اربوں ڈالر صرف کرنے سے دریغ نہیں کرتیں، خود اس کرۂ زمین پر ہونے والے ظلم و فساد کو روکنے کے لیے ادنیٰ ترین وسائل صرف کرنے میں ناکام رہتی ہیں۔ ہمدردی و غم خواری کے نام پہ بننے والی وہ عالمی تنظیمیں جو افریقہ کے کسی چڑیا گھر میں بیمار ہونے والے چیتے کو بچانے کے لیے دن رات ایک کر دیتی ہیں، ہزاروں انسانوں کی بہیمانہ نسل کشی پر مذمتی بیان دینے سے آگے کچھ نہیں کر پاتیں۔ وہی مغربی حکومتیں اور این جی اوز جو پاکستان میں توہینِ قرآن کے الزام میں قید لڑکی کو معصوم ثابت کرنے اور قید سے رہا کروانے کے لیے تمام اسباب بروئے کار لاتی ہیں، جو محض ۷۰ ہندوؤں کے پاکستان چھوڑ کر بھارت چلے جانے پہ آسمان سر پہ اٹھا لیتی ہیں، وہی حکومتیں اور این جی اوز برما اور آسام میں بیس ہزار مسلمانوں کے قتل، ہزاروں گھروں اور دکانوں کے نذرِ آتش کیے جانے اور لاکھوں مظلوموں کے دربدر ہونے پہ گنگ نظر آتی ہیں۔ وہی امریکہ جو سالہا سال تک برما پر اس لیے پابندیاں عائد کیے رکھتا ہے کہ وہاں اپوزیشن جماعتوں کو سیاسی آزادیاں نہیں حاصل، اسی امریکہ کو اس امر پہ کچھ تشویش نہیں ہوتی کہ برما کی مسلم آبادی جینے کی آزادی تک سے محروم ہے۔ وہی اقوامِ متحدہ جو مشرقی تیمور کے عیسائیوں کے تحفظ کے لیے فوراً حرکت میں آتی ہے، جو جنوبی سوڈان کے عیسائیوں کو علیحدہ وطن دلوانے کے لیے اپنی پوری قوت صرف کر دیتی ہے، جو نائیجیریا کے عیسائیوں کے غم میں ہر دم تڑپتی ہے، بلکہ جو اتنے حساس ضمیر کی مالک ہے کہ اس سے مالی میں مزاروں کا ڈھایا جانا بھی ہضم نہیں ہو پاتا اسی اقوامِ متحدہ کا ضمیر جنوبی ایشیا میں مسلم اقلیتوں کی جبری جلا وطنی اور نہتی مسلم آبادیوں کے علی الاعلان قتلِ عام پر خاموش تماشائی بنا رہنے میں ادنیٰ خلش محسوس نہیں کرتا وہی عالمی و مقامی ذرائع ابلاغ جو مجاہدین کی کسی کارروائی میں اتفاقی خطا سے کسی ایک معصوم شخص کے مارے جانے کو بڑھا چڑھا کر سرخیوں میں جگہ دیتے ہیں، اس کے اہلِ خانہ کی بین کرتی آوازیں بار بار سنواتے ہیں، کارروائی کے اصل ہدف و مقصد کو زیرِ بحث لائے بغیر پوری توجہ اس خطاء پر یوں مرکوز کر دیتے ہیں گویا مجاہدین نے پوری کارروائی اسی معصوم فرد کو مارنے کے لیے ترتیب دی تھی، بلکہ جو کتنی ہی بار جھوٹی خبریں گھڑ کر مجاہدین کو بدنام کرنے کی کوشش کرتے ہیں وہی دجالی ذرائع ابلاغ ہزاروں نہتے مسلمان عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور نوجوانوں کی بلا اشتعال و بلا جواز، بے رحمانہ نسل کشی کو ایک چھوٹی سی ذیلی خبر میں باہمی نسلی فساد کے طور پر پیش کرتے ہوئے اور یوں ہر قسم کی صحافتی اخلاقیات مکمل طور پہ بالائے طاق رکھتے ہوئے ذرا حیا نہیں کرتے۔

میری محبوب امتِ مسلمہ!

یہ ہے امریکہ کی قیادت میں چلنے والے جدید بین الاقوامی نظام کی حقیقت! اس نظام میں ہر ایک کے دین کا تحفظ اہم ہے، ہر ایک کی جان، مال اور عزت پہ ہاتھ ڈالنا حرام ہے سوائے مسلمانوں کے! مسئلہ برما، بھارت، سری لنکا یا تھائی لینڈ کی مسلم اقلیتوں کا ہو، مشرقی ترکستان یا فلپائن کی مسلم آبادی کا ہو، شیشان و بوسنیا کے مظلوم مسلمانوں کا ہو، یا شام اور عراق میں بسنے والی سنی آبادی کا جب تک صرف مسلمان ذبح ہو رہے ہیں، تب تک نہ تو نام نہاد عالمی ضمیر جاگتا ہے، نہ نام نہاد عالمی برادری حرکت میں آتی ہے۔ یہ نظام تو بنا ہی ہمیں محکوم بنانے اور زنجیروں میں جکڑے رکھنے کے لیے ہے۔ افسوس ہے ان مرعوب ذہنوں پر جو اتنا مسلم خون بہائے جانے کے بعد بھی اور اس عالمی نظام کے مکروہ چہرے پہ سے نقاب اٹھ جانے کے بعد بھی اسی نظام کے اندر رہتے رہتے، انہی عالمی قوانین کی پابندی کرتے کرتے، محض پرامن ذرائع سے اس ظلم کو رفع کرنے کی دعوت دیتے ہیں۔ یقیناً یہ راہ نہ صرف شرعاً بلکہ عقلاً بھی ردو مردود ہے! تھوڑی سی عقل رکھنے والا شخص بھی مظلوم کو یہ مشورہ نہیں دے گا کہ ظالم سے اپنا حق وصول کرنے کے لیے اسی کے پیروں میں پڑ جاؤ۔ قوت کا مقابلہ تو قوت ہی سے کیا جاتا ہے۔ اگر ایسا نہ ہو ظالموں کا زور نہ توڑا جائے تو زمین فساد سے بھر جاتی ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

أُذِنَ لِلَّذِينَ يُقَاتَلُونَ بِأَنَّهُمْ ظُلِمُوا وَإِنَّ اللَّهَ عَلَى نَصْرِهِمْ لَقَدِيرٌ ۝ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ إِلَّا أَنْ يَقُولُوا رَبُّنَا

19 ستمبر: صوبہ قندھار.........ابوکلا معروف.........مجاہدین کا ایک چیک پوسٹ پر حملہ.........7 افغان فوجی ہلاک.........2 شدید زخمی

اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَصَلَوَاتٌ وَمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيرًا وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَنْصُرُهُ إِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ

''اجازت عطا ہوئی انہیں جن سے کافر لڑتے ہیں کیونکہ وہ مظلوم ہیں اور بے شک اللہ ان کی مدد کرنے پر ضرور قادر ہے۔ وہ جو اپنے گھروں سے ناحق نکالے گئے صرف اتنی بات پر کہ انہوں نے کہا ہمارا رب اللہ ہے۔ اور اللہ اگر انسانوں میں ایک کو دوسروں سے دفع نہ فرماتا تو ضرور ڈھا دی جاتیں خانقاہیں اور گرجا اور کلیسے اور مسجدیں جن میں اللہ کا بکثرت نام لیا جاتا ہے، اور بے شک اللہ ضرور مدد فرمائے گا اس کی جو اس کے دین کی مدد کرے گا۔ بے شک ضرور اللہ قدرت والا غالب ہے''۔

اگر یہ امت ایک دوسرے کی نصرت نہ کرے، اپنے مظلوم بھائیوں کی مدد نہ کرے اور کفار کے مقابلے میں یکجا نہ ہو تو انجام خرابی و بربادی ہی نکلتا ہے۔ ارشادِ رب کریم ہے:

وَالَّذِينَ كَفَرُوا بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ إِلَّا تَفْعَلُوهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِي الْأَرْضِ وَفَسَادٌ كَبِيرٌ (الأنفال: ۷۳)

''اور جو لوگ کافر ہیں وہ ایک دوسرے کے مددگار ہیں، (اے مسلمانو!) اگر تم (ایک دوسرے کے ساتھ) ایسا (تعاون) نہیں کرو گے تو زمین میں فتنہ اور بڑا افساد بپا ہو جائے گا''۔

ان الم ناک واقعات نے یہ بھی واضح کر دیا ہے کہ او آئی سی یا اس کے رکن ممالک سے مسلم خطوں کی حکومتوں اور افواج سے کسی خیر کی توقع رکھنا عبث ہے۔ یہ تو خود غیروں کے غلام ہیں۔ ان کی تشکیل بھی استعمار کے ہاتھوں انجام پائی اور ان کا بنیادی مشن بھی استعماری طاقتوں کے مفادات کا تحفظ ہے۔ ان کی بندوق کا رخ مسلمانوں کے خلاف تو پھر سکتا ہے، لیکن ان کے تحفظ کے لیے یہ کبھی لبلبی نہیں دباتے۔ دنیا کے کونے کونے میں موجود مسلمانوں کے لیے اللہ کی غیبی تائید کے بعد اگر کوئی امید کی کرن ہے تو وہ مجاہدین فی سبیل اللہ ہیں جو امریکہ و اسرائیل کی قیادت میں چلنے والے اس جدید عالمی نظام کے خلاف برسرِ پیکار ہیں جس نے اس امت کو غلام بنا رکھا ہے۔ دنیا پر سے اس نظام کا شکنجہ ٹوٹنا ہی تمام دنیا کے مظلومین کے لیے آزادی کی نوید ثابت ہوگا اور ربِ کریم سے قوی امید ہے کہ ظالموں کو کیفرِ کردار تک پہنچانے اور انسانوں کو انسانوں کی غلامی سے آزاد کرانے کا یہ دن اب بہت دور نہیں ہے۔

میرے عزیز پاکستانی بھائیو!

اس موقع پر یہ ذکر کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ آج آسام اور برما میں جو المناک واقعات پیش آ رہے ہیں ان کی ذمہ داری پاکستانی فوج پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جی ہاں! اس فوج کے مظالم کی داستان بہت طویل ہے، لیکن یہ سیاہ داستان ہماری نگاہوں سے دہائیوں تک نہایت سلیقے سے اوجھل رکھی گئی ہے۔ آج جو مسلمان برما اور آسام کی کافر آبادی کے نشانے پر ہیں، ان میں ان مسلمانوں کی بھی ایک بڑی تعداد ہے جو بنگلہ دیش کے قیام تک مشرقی پاکستان میں پاکستانی حکومت کا ساتھ دیتے رہے اور علیحدگی پسند رجحانات کی مخالفت کرتے رہے۔ لیکن جب نوے ہزار مسلح پاکستانی فوجیوں نے جنرل نیازی کی قیادت میں، جنرل اروڑا کے سامنے، پلٹن میدان میں ہتھیار ڈالے تو اس سے نہ صرف پاکستان کے دولخت ہونے کی راہ ہموار ہوگئی بلکہ ان لاکھوں مسلمانوں کی زندگیاں بھی برباد ہوگئیں جو سالہا سال تک پاکستان کو اپنے خوابوں کی تعبیر سمجھ کر اس کی حمایت کرتے رہے۔ چنانچہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد وہی ہوا جس کا خوف تھا۔ پاکستانی فوج نے بنگال میں جو وحشیانہ مظالم کیے تھے، ان کا بدلہ لینے کے لیے پاکستان کی حمایت کرنے والوں کو نشانہ بنایا جانے لگا۔ ان انتقامی کارروائیوں سے جانیں بچا کر آبادی کا کچھ حصہ بھارتی آسام کی طرف اور کچھ برما کی طرف ہجرت کر گیا۔ آج یہ بے سروسامان مسلم آبادی ساری دنیا میں تنہا ہے۔ نہ تو برما و بھارت میں انہیں امن میسر ہے، نہ بنگلہ دیش کی حکومت ان کے لیے واپسی کے دروازے کھولتی ہے اور نہ ہی پاکستان کی حکومت و فوج انہیں تحفظ فراہم کرنے کے لیے کوئی قدم اٹھاتی ہے۔ یقیناً یہاں یہ سوال پوچھنا ضروری ہے کہ پاکستانی فوج کو ایسے کیا سرخاب کے پر لگے ہیں کہ اس کو پالنے کی خاطر پورے ملک کے عوام اپنے خون پسینے کی کمائی سے بھاری ٹیکس ادا کر کے اس کے خرچے پورے کریں؟ آخر اس فوج نے اسلام یا مسلمانوں کی کون سی خدمت کی ہے؟ کہاں اور کس محاذ پہ اس نے کافروں کے شر سے مسلمانوں کو بچایا ہے؟ اپنی طاقت و عسکری مہارت پر ناز کرنے والی یہ فوج کب مسلمانوں کے دین، جان، مال اور عزت کے تحفظ میں کامیاب ہوئی ہے؟ سن ۴۸ء، ۶۵ء، ۷۱ء، کی جنگیں ہوں یا کارگل کا معرکہ...... یہ فوج جب بھی کافروں کے خلاف حرکت میں آئی ہے اس نے مات کھائی ہے۔ ہاں، یہ کامیاب رہی ہے تو پاکستان کے دو ٹکڑے کرنے میں کامیاب رہی ہے، امارتِ اسلامیہ افغانستان کو گرانے میں کامیاب رہی ہے، مجاہدینِ اسلام کا شکار کرنے میں کامیاب رہی ہے اور قبائل، بلوچستان اور سوات میں اپنے ہی ملک کی آبادیاں اجاڑنے میں کامیاب رہی ہے۔ پس اللہ ہی اس خطے کے عوام کو اس ناسور سے نجات دیں۔

یقیناً پاکستان سمیت سارے جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کے حقوق کا تحفظ تبھی ممکن ہے جب وہ عظیم تر اسلامی سلطنت بحال ہو جو شریعت کے مطابق فیصلے کرتی تھی، جس کا دارالحکومت کبھی کابل اور کبھی دہلی ہوتا تھا اور جس کے سایۂ رحمت تلے مسلمان ہی نہیں کافر رعایا بھی امن وسکون سے رہا کرتی تھی۔

میں اپنی گفتگو سمیٹتے ہوئے آسام، برما اور سری لنکا کی بدھ آبادیوں کو یہ پیغام

20 ستمبر: صوبہ فراہ..........ضلع بکوا..........نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ..........14 افغان فوجی ہلاک..........11 زخمی..........7 ٹرک اور 12 گاڑیاں تباہ

بھی دینا چاہوں گا کہ ابھی تک ہم نے اپنی بندوقوں کا رخ بدھ مذہب کے پیروکاروں کی طرف نہیں پھیرا تھا۔اور نہ ہی میرے خیال میں تم لوگوں میں اتنا دم خم ہے کہ اللہ کے مجاہد بندوں کی چند ضربیں بھی سہہ سکو۔لہٰذا ہمارے مسلمان بھائیوں پر ہاتھ اٹھا کر خود کو ایسی جنگ میں مت دھکیلو جسے آخر تک نبھانے کا تم میں یارا نہ ہو!

میں برما کی حکومت سے بھی یہی کہنا چاہوں گا کہ تمہارا ملک بمشکل عالمی پابندیوں سے باہر نکلنا شروع ہوا ہے اور تمہاری معیشت کا اپنے پیروں پہ کھڑا ہونا ابھی بھی ایک طویل سفر ہے۔پس ایسی حرکتیں نہ کرو جو تمہارے امن، تمہاری معیشت اور تمہاری ملکی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیں۔یہ نہ سمجھو کہ مسلم خون یونہی بہتا رہے گا اور تمہارے ترقی کے سفر میں کوئی رکاوٹ بھی نہ ڈالے گی۔

میں بھارت کی حکومت کو بھی یہ انتباہ کرنا چاہوں گا کہ چاہو تو اپنی سیاہ کرتوتوں کی طویل فہرست میں کشمیر، گجرات اور احمد آباد کے بعد آسام کا اضافہ بھی کر لو، تمہارے زیرِ تسلط رہنے والے ہر مظلوم مسلمان کا بدلہ ہمارے کندھوں پہ عائد امانت ہے تمہاری یہ متکبرانہ حرکتیں ہمیں دہلی کی سمت اپنی پیش قدمی کو مزید تیز کرنے ہی کا جذبہ دیتی ہیں اور خود بھارت میں بسنے والے لاکھوں غیور مسلم نوجوانوں کو بھی یہ یقین دلاتی ہیں کہ ان کی دنیوی واخروی فلاح جہاد وقتال کی راہ اختیار کیے بغیر ناممکن ہے۔

میں بنگلہ دیش کے علما اور عوام سے بھی درخواست کروں گا کہ وہ اپنے پڑوس میں بسنے والے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے آگے بڑھیں اور اپنی عاقبت نا اندیش حکومت کو برمی مسلمانوں کے لیے اپنی سرحدات کھولنے پر مجبور کریں اور اسے ایسے ظالمانہ اقدامات سے روکنے کے لیے کہ جن سے برما و آسام کے مظلوم مسلمانوں پر دنیا مزید تنگ ہوتی ہو، اپنا دباؤ بڑھائیں۔

آخر میں برما، سری لنکا، بھارت اور تھائی لینڈ سمیت پورے جنوبی ایشیاء میں بسنے والے تمام مظلوم مسلمانوں کو یہ پیغام دینا چاہوں گا کہ آپ کے احوال کی خبریں ہمارے دلوں کو چھلنی کیے دیتی ہیں۔لیکن ساتھ ہی یہ چیز ہمارے دلوں کو کچھ تسلی بھی بخشتی ہے کہ ہم آپ کو اس ظلم کے شکنجے سے آزادی دلانے کے لیے امریکہ اور اس کے مقامی و عالمی حواریوں سے برسرِ پیکار ہیں۔ان شاء اللہ ہم صبر و استقامت کے ساتھ آپ سمیت پوری امت پر ظلم کرنے والے عالمی صلیبی صہیونی مشرک اتحاد کے خلاف برسرِ پیکار رہیں گے یہاں تک کہ یہ شیطانی اتحاد پاش پاش ہو جائے، انسانیت کو اس کے شر سے نجات مل جائے اور قوت احمقوں اور مفسدین کے ہاتھ سے چھین کر اللہ سے ڈرنے والے مومن بندوں کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ہمیں یقین ہے کہ آپ کے دکھوں کا مداوا محض احتجاج کرنے یا مذمتی قرار دادیں منظور کرنے سے نہیں ممکن۔آپ کے غم غلط کرنے اور اس ظلم سے آپ کو چھڑانے کے لیے ہمیں شرعی تعلیمات کے عین مطابق قوت تیار کرنا ہوگی، رباط پہ قائم رہنا ہوگا اور جہاد کے میدانوں میں صبر کے ساتھ اپنا لہو پیش کرتے رہنا ہوگا، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کے لیے زمین میں تمکین لکھ دیں اور اسلام کو ایک بار پھر غلبہ نصیب فرمائیں۔اس کے سوا ہم نے جو راہ بھی اختیار کی وہ دراصل جہاد کی مشکلات سے گھبرا کر شکست خوردگی کی راہ اختیار کرنے کے مترادف ہوگا۔اللہ تعالیٰ ہمیں اس عزت والی راہ کی طرف ہدایت دینے کے بعد ایسی ذلت کی راہوں کی طرف لوٹنے سے محفوظ رکھیں۔آمین!

وصلی اللّٰہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

☆☆☆☆☆

بقیہ: اپنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھو

اے دنیا کے شرق و غرب میں موجود اسلام کے غیور بیٹو! رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت کے لیے اٹھو، اللہ تمہاری نصرت کرے گا، جس کسی نے ان کی شانِ اقدس میں گستاخی کی ہے یا اس گستاخی میں معاونت کی ہے، ان سب کو عبرت ناک سزا دو۔

وَإِن نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُم مِّن بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُواْ فِي دِينِكُمْ فَقَاتِلُواْ أَئِمَّةَ الْكُفْرِ إِنَّهُمْ لاَ أَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنتَهُونَ۔أَلاَ تُقَاتِلُونَ قَوْماً نَّكَثُواْ أَيْمَانَهُمْ وَهَمُّواْ بِإِخْرَاجِ الرَّسُولِ وَهُم بَدَؤُوكُمْ أَوَّلَ مَرَّةٍ أَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّهُ أَحَقُّ أَن تَخْشَوْهُ إِن كُنتُم مُّؤُمِنِينَ۔ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِينَ۔وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّهُ عَلَى مَن يَشَاءُ وَاللّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ۔(التوبۃ۔۱۲۔۱۵)

اور اگر عہد کرنے کے بعد اپنی قسموں کو توڑ ڈالیں اور تمہارے دین میں طعنے کرنے لگیں تو ان کفر کے پیشواؤں سے جنگ کرو (یہ بے ایمان لوگ ہیں اور) ان کی قسموں کا کچھ اعتبار نہیں عجب نہیں کہ اپنی حرکات سے باز آ جائیں بھلا تم ایسے لوگوں سے کیوں نہ لڑو جنہوں نے اپنی قسموں کو توڑ ڈالا اور پیغمبر (الٰہی) کے جلاوطن کرنے کا عزمِ مصمم کر لیا اور انہوں نے تم سے (عہد شکنی کی) ابتدا کی کیا تم ایسے لوگوں سے ڈرتے ہو؟ حالانکہ ڈرنے کے لائق اللہ تعالیٰ ہے اگر تم ایمان رکھتے ہو۔ان سے (خوب) لڑو اللہ اُن کو تمہارے ہاتھوں سے عذاب میں ڈالے گا اور رُسوا کرے گا اور تم کو اُن پر غلبہ دے گا اور مومن لوگوں کے سینوں کو شفا بخشے گا۔اور ان کے دلوں سے غصہ دُور کرے گا اور جس پر چاہے گا رحمت کرے گا اور اللہ سب کچھ جانتا (اور) حکمت والا ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین،وصلی اللہ علیٰ سیدنا محمدوعلیٰ آلہ وصحبہ وسلم

20 ستمبر: صوبہ ہلمند.........موسیٰ قلعہ.........بارودی سرنگ دھماکے.........صلیبی فوج کے 3 ٹینک تباہ ہو.........10 صلیبی فوجی ہلاک.........5 شدید زخمی

امام کے ساتھ گزرے ایام

شیخ ایمن الظواہری حفظہ اللہ

بسم اللّٰہ والحمدللّٰہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ وآلہ و صاحبہ ومن والاہ۔

ساری دنیا کے مسلمان بھائیو، السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ وبعد!

یہ امام المجاہد، المجدد شیخ اسامہ بن لادنؒ کے ساتھ ہماری یادداشتوں کے سلسلے کا تیسرا حصّہ ہے۔ سب سے پہلے تو میں امتِ مسلمہ کو رمضان کریم کی مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ اللہ سبحانہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مسلمانوں کے صیام وقیام اور دعاؤں کو قبول کرے اور اس بابرکت مہینے کو ہمارے لیے اور بالخصوص سرزمین رباط و جہاد شام، یمن، صومالیہ اور اسی طرح مشرقی ترکستان سے لے کر مغرب اسلامی تک تمام محاذوں پر برسرِ پیکار ہمارے اہلِ اسلام بھائیوں کے لیے فتح ونصرت اور عزت وشرف کا مہینہ بنادے۔

اب ہم امام المجدد شیخ اسامہؒ کے ساتھ اپنی پاکیزہ یادوں کی طرف آتے ہیں، بلاشبہ ان کے ساتھ ہماری رمضان کی بھی بہت سے یادیں وابستہ ہیں، لیکن جب بھی شیخ کا نام اور رمضان ذہن میں آتا ہے تو، تورابورا کا رمضان یاد آجاتا ہے۔ ابھی میں تورابورا پر تفصیلی بات نہیں کروں گا، ان شاء اللہ، کبھی علیحدہ سے تورابورا پر ایک بیان کریں گے، کہ مجاہدین نے وہاں کیا جواں مردی کے کارنامے سرانجام دیے اور اللہ نے کس طرح شیخ اسامہؒ کو انتہائی مہارت اور حکمت کے ساتھ ان کی قیادت کی توفیق عطا فرمائی۔ اسی طرح وہاں امریکیوں کے ضعف، بزدلی اور پسپائی اور منافقین پر ان کے انحصار کا تذکرہ بھی کریں گے۔ اس وقت ہم صرف تورابورا کے رمضان پر بات کرتے ہیں۔ تورابورا میں گزرنے والا رمضان بہت خاص تھا، وہ ہماری زندگی کا شدید ترین رمضان تھا۔ شیخؒ نے سب کو کم از کم سامان سے افطار کرنے کا امر کررکھا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ میں شیخؒ سے پہلے وہاں سے نکلا، پھر عید الفطر تک وہ ہم سے آملے۔ مجھے یاد ہے میں وہ پہلا شخص تھا جو وہاں سے بحفاظت نکل کر آیا، متنبّی کے شعر کے مصداق: (تیرے بچنے پر مبارک باد ہے، کہ جب تو بچ گیا تو سب لوگ بچ گئے)۔

شیخؒ کا شاعر متنبّی سے تعلّق اور ان کا جہادی، فخریہ اور زہد واخلاق سے متعلّق شعروشاعری سے لگاؤ علیحدہ سے ایک طویل قصہ ہے، شاید اگر اللہ نے چاہا تو ہم اس پر بھی ایک مخصوص نشست کریں۔ لیکن آج میں چاہتا ہوں کہ آپ سے شیخؒ کے علما کے ساتھ تعلّق کا تذکرہ کروں۔ اکثر لوگ مجاہدین کے علما کے ساتھ تعلّق کو تنقید کا نشانہ بناتے ہیں کہ مجاہدین علما سے اعراض برتتے ہیں یا ان کا احترام اور قدر ومنزلت نہیں کرتے یا ان کے پاس علم نہیں ہوتا وغیرہ وغیرہ۔

شیخ اسامہ بن لادنؒ اپنی جوانی کے ابتدائی ایام سے ہی انتہائی پابندِ شریعت تھے۔ شروع سے ہی انہیں اسلامی تعلیمات اور علم حاصل کرنے کا شوق تھا۔ انہوں نے متعدد علما کے حلقہ ہائے علم میں شرکت کی۔ لیکن پھر وہ جہاد میں مشغول ہوگئے۔ وہ اپنی جامعہ کی تعلیم کے دوران جہاد میں نکل آئے اور پھر اپنی جان کو جہادی مصروفیات میں ایسا کھپایا کہ طلب علم کے لیے وقت نہیں نکال سکے۔ لیکن اس مصروفیت کے دوران بھی انہوں نے طلبِ علم اور تعلیم کے فروغ کو ترک نہیں کیا۔ میں اس حوالے سے چند پہلوؤں پر بات کروں گا۔ شاید میں نے افغانستان میں شیخ کی علمی اور دعوتی سرگرمیوں اور اس میدان میں ان کی کاوشوں میں سے کچھ کا تذکرہ اپنی کتاب ''فرسان تحت رأیۃ النبی'' میں بھی کیا ہے۔

لیکن میں چاہتا ہوں کہ پہلے شیخؒ کے جزیرۃ العرب کے علما کے ساتھ تعلقات کا تذکرہ کروں اور پھر افغانستان اور پاکستان کے علما کے ساتھ ان کے روابط پر بات کروں۔ ان میں سے بعض مواقع پر میں ان کے ساتھ موجود تھا اور بعض کا انہوں نے مجھ سے تذکرہ کیا۔ تو جو واقعات انہوں نے مجھے بتائے میں آپ سے بیان کرتا ہوں۔ جزیرہ عرب کے علما کو وہ ہمیشہ جہاد پر نکلنے کے لیے ابھارتے رہتے اور انہیں ترغیب دلاتے کہ وہ فتاویٰ دیں کہ آج امت مسلمہ پر جہاد کی تیاری فرض ہے، دشمن نے ہر طرف سے امت کا محاصرہ کررکھا ہے اور امت مقبوضہ ہوچکی ہے اور اندلس کے سقوط کے وقت سے ساری امت پر جہاد فرضِ عین ہوچکا ہے۔ شیخؒ عرب علما کو ترغیب دلاتے کہ ان سب موضوعات پر فتاویٰ صادر کریں۔

شیخؒ نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ میں نے شیخ محمد عثیمینؒ سے بات کی۔ شیخ عثیمینؒ کے ساتھ شیخ اسامہ کا بہت مشہور اور اعتماد والا تعلّق تھا۔ شیخ کہتے ہیں میں نے ان سے کہا: فضیلۃ الشیخ، کبار علما پر واجب ہے کہ فی سبیل اللہ اعداد کی فرضیت کا فتویٰ جاری کریں۔ شیخ محمد بن عثیمینؒ نے انہیں صاف جواب دیا: کہ اے اسامہ ہم اس وقت تک فتویٰ جاری نہیں کرسکتے جب تک ہمیں حکومت کی طرف سے حکم نہ ملے، یعنی جب تک انہیں بادشاہ کی طرف سے حکم نہ ملے۔ چنانچہ شیخ پر حقیقت واضح ہوگئی۔ اسی طرح میدانِ دعوت کے علما سے بھی شیخؒ کے بہت قریبی تعلقات تھے۔ اکثر نوجوان علما جو جزیرہ عرب میں اسلامی دعوتی سرگرمیوں سے وابستہ تھے شیخ کا ان سے رابطہ تھا۔ شیخ کو ان میں سے اکثر سے بہت توقعات تھیں بالخصوص پہلی خلیج کی جنگ کے بعد۔

20 ستمبر: صوبہ پکتیکا............جانی خیل............مجاہدین کا اتحادی فوج پر گھات لگا کر حملہ............اتحادی اور افغان فوج کے 7 فوجی ہلاک............اتحادی فوج کے 3 ٹینک بھی تباہ

شیخؒ ان کو فی سبیل اللہ ہجرت پر ابھارتے، ان سے کہتے کہ ہجرت جہاد و دعوت کی بنیادی ضروریات میں سے ہے، یہ انبیاء وصالحین کی سنت اور پیغمبروں کا راستہ ہے۔تم پر واجب ہے کہ ہجرت کرو، کیوں کہ حکومت تمہیں آزاد نہیں چھوڑے گی ،عنقریب تمہارے گرد گھیرا تنگ ہوجائے گا، تمہیں گرفتار اور ہراساں کیا جائے گا اور تمہارے بولنے پر پابندیاں لگادی جائیں گی، چنانچہ تمہارے لیے ضروری ہے کہ تم میں سے کچھ لوگ یا ایک گروہ فی سبیل اللہ ہجرت کر جائیں تاکہ جب تمہارے اوپر داخلی حالات تنگ ہوجائیں تو باہر کچھ لوگ ہوں جو تمہارے لیے آواز اٹھا سکیں۔شیخؒ کہتے تھے کہ میں نے انہیں سمجھانے کے لیے حد درجہ کوشش کی۔مجھے شیخؒ کی وہ بات یاد ہے جو انہوں نے مجھے اور چند ساتھیوں سے بیان کی، شیخؒ نے کہا: جزیرہ عرب کے تمام علما جن سے آپ واقف ہیں اور وہ بھی جن کو آپ نہیں جانتے ان سب کو میں نے فی سبیل اللہ ہجرت کی دعوت دی۔جواباً انہوں نے شیخؒ کو طرح طرح کے بہانے اور عذر پیش کیے۔شیخؒ نے ان کو آنے والے حالات سے (جن کا ابھی ہم تذکرہ کریں گے) خبردار کیا، ماشاءاللہ، اللہ سبحانہ تعالیٰ نے شیخؒ کو بصیرت عطا فرمائی تھی۔پھر وہی ہوا جس کی شیخؒ کو توقع تھی۔شیخؒ ان سے کہا کرتے تھے بہت جلد تمہارے لیے مشکلات پیدا ہو جائیں گی، تمہاری زبان بندی ہوجائے گی اور قید میں ڈال دیے جاؤ گے۔آخر میں شیخ نے مجھے بتایا کہ ان میں سے ایک شیخ سے کہنے لگا: اے اسامہ جب ہمارے اوپر داخلی مشکلات بڑھ جائیں گی تو تم خارج میں ہماری آواز ہو گے۔پھر عملاً وہی ہوا جس کا شیخؒ کو خدشہ تھا۔آپ سب ان کی گرفتاریوں اور ان سے ہونے والی تفتیش اور پوچھ گچھ سے واقف ہیں یہ سلسلہ چار سال سے زیادہ عرصہ جاری رہا۔اس دوران شیخ نے ان کے نام لینے شروع کیے اور ان پر ہونے والے مظالم کو منظرِ عام پر لائے، تب حکومت نے انہیں چھوڑنا شروع کیا۔

مجھے یاد ہے ایک دفعہ مجھے ان میں سے ایک مشہور شیخ کی رہائی کی خبر ملی۔میں نے شیخ سے اس کا تذکرہ کیا، وہ مجھ سے پہلے ہی اس سے واقف تھے اور اس کے بارے میں کافی معلومات رکھتے تھے۔میں شیخ کے پاس خوشی خوشی گیا اور انہیں بتایا: الحمدللہ فلاں شیخ رہا ہو گئے ہیں، ان شاءاللہ اس میں خیر ہوگی۔شیخؒ نے خاموشی سے میری طرف دیکھا اور کہنے لگے: آپ کو اس بارے میں نہیں پتہ، میں نے کہا خیریت، کیا ہوا؟ وہ کہنے لگے : بہت سے معاملات ایسے ہیں بالخصوص اس شخص کے بارے میں جو میں سب ساتھیوں کے سامنے بیان نہیں کرنا چاہتا! میں نے کہا: خیریت؟ کہنے لگے: یہ بندہ حکومت کے ہاتھوں بِک گیا ہے اور محمد بن نائف کی تعریف کرنے پر رہا ہوا ہے، میں نے کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون۔کہنے لگے: آپ نہیں جانتے ان میں سے اکثر جب جیل میں جاتے ہیں تو حکومت ان کو اعلیٰ درجے کی (وی آئی پی) جیل میں رکھتی ہے اور لالچ دیتی ہے اور ان میں سے بہت سے قید کے دوران اپنے منہج سے پھر جاتے ہیں۔میں نے از راہِ افسوس کہا: اناللہ وانا الیہ راجعون کہا، بولے: ہاں! انتہائی افسوس سے کہنا پڑتا ہے اسی طرح ان منحرفین میں سے ایک رہا ہوا، اُس کے بعد مختلف چینلوں پر اس کے بہت پروگرام آئے، ایک دفعہ ایک پروگرام میں کہنے لگا: میں اللہ کے سامنے اسامہ بن لادن سے برأت کا اظہار کرتا ہوں، آپ کو تعجب ہوگا! سبحان اللہ میں اسے دعا ہی دے سکتا ہوں کہ بھائی اللہ سبحانہ تعالیٰ آپ کو احسن طریقے سے حق پر لوٹائے اور آپ کو بھی ویسے ہی شہادت نصیب فرمائے جیسی شیخ اسامہ کو نصیب ہوئی اور آپ کو قبول کرے۔

اسی طرح ایک دفعہ اور وعظ و ارشاد کا ایک داعی ایک چینل پر آیا اور کہنے لگا اسامہ بن لادن بالکل بے وقوف ہے، ان کو کہنے لگا کہ تم بے وقوف ہو، سبحان اللہ، اسامہ بن لادن بے وقوف ہے اور حسنی مبارک اور عبداللہ بن عبدالعزیز امراء المومنین ہیں! بھائی میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ تمہیں حق پر لوٹادے اور شیخ اسامہؒ، ابودجانہ خراسانیؒ اور شہدائے اسلام رحمہم اللہ جیسی شہادت نصیب کرے۔یہ شیخؒ کے جزیرہ عرب کے علما کے ساتھ تعلقات کے بارے میں چند واقعات تھے۔

شیخؒ کے افغانستان کے علما اور ان میں سے بالخصوص مجاہد علما سے بہت مضبوط تعلقات تھے۔افغانستان کی سرزمین پر اللہ کا خصوصی فضل ہے کہ وہاں بڑی تعداد میں علما ہیں اور ان میں سے اکثر مجاہد بھی ہیں۔افغانستان کے علما میں سے سب سے پہلے میں شیخ یونس خالص رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ شیخؒ کے تعلقات کا تذکرہ کرنا چاہوں گا۔شیخ یونس خالص رحمۃ اللہ علیہ...... ان مجاہد عالمِ دین سے شیخؒ کے بہت پرانے تعلقات تھے لیکن کوئی ان کی تفصیلات سے واقف نہیں۔جب سوڈان کی حکومت نے شیخؒ کو جلاوطن کیا تو شیخ یونس خالصؒ نے انہیں اپنے پاس جلال آباد میں پناہ دی، اللہ مستحق کو ہی اپنے فضل سے نوازتا ہے۔عنقریب ہم ان شاءاللہ سوڈان کے مسئلے پر بھی بات کریں گے، کس طرح انہوں نے خوب صورتی سے شیخ کو رکھنے سے انکار کردیا۔شیخ یونس خالص نے شیخؒ کا بہترین استقبال کیا اور بہت اکرام کیا۔مجھے یاد ہے جن دنوں شیخ اسامہؒ جلال آباد میں شیخ یونسؒ کے ہمسائے تھے تو ایک دفعہ انہوں نے کہا کہ میں میڈیا پر کچھ کہنا چاہتا ہوں، چنانچہ میں نے شیخ یونسؒ سے بات کی کہ ہمیں اجازت دیں ہم میڈیا سے بات کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا: آپ مجھ سے اس کی اجازت کیوں مانگ رہے ہیں؟ جب آپ ایک چیز کو ضروری سمجھتے ہیں تو کریں، مجھ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے۔ایک دفعہ شیخ اسامہ رحمہ اللہ نے ہمیں بتایا کہ سعودی سفیر پاکستان میں شیخ یونس خالصؒ سے ملا اور ان سے کہا: کہ آپ نے کیوں اسامہ بن لادن کو اپنے پاس پناہ دے رکھی ہے، وہ بہت خطرناک آدمی اور دہشت گرد ہے اور دیگر اس طرح کی باتیں کیں۔شیخ یونسؒ نے پتہ ہے اس کے جواب میں کیا کہا، شیخ یونسؒ اس سے کہنے لگے: بھائی ہمارے پاس تو بلادِ حرمین کے جانور بھی آجائیں تو ہم انہیں پناہ دے دیتے ہیں تو پھر مجاہدین کو کیسے نہیں دیں گے اور وہ اپنا سا منہ لے کر واپس چلا گیا۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆☆

21 ستمبر: صوبہ بادغیس......... مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......... 8 اتحادی فوجی ہلاک......... 13 زخمی

دشمن آسانی سے نہ گشت کرسکتا ہے اور نہ ہی آمدورفت کے قابل ہے

صوبہ ہرات کے جہادی مسئول مولوی عبدالغنی سے گفتگو

صوبہ ہرات افغانستان کے مغرب میں واقع انتہائی اہم اور گنجان آباد صوبوں میں سے ایک ہے، جس کی سرحدیں ترکمانستان اور ایران کے ساتھ ملتی ہیں۔ اس صوبے میں گنجان آبادی والے اضلاع اور بڑا مرکزی شہر شامل ہیں۔ یہاں کے لوگ افغانستان کے دیگر صوبوں میں بسنے والے لوگوں کی طرح جہادی جذبہ، استقلال اور شجاعانہ صفات کے حامل ہیں۔ افغانستان پر حالیہ صلیبی حملے کے خلاف اس صوبے میں بھی جہاد و قتال جاری ہے۔ رواں سال ''الفاروق آپریشن'' کے آغاز کے بعد سے پورے افغانستان کی طرح ہرات میں بھی جہادی کارروائیوں میں بہت تیزی آئی ہے۔ خوش آئند بات یہ ہے کہ امارت اسلامی افغانستان کی جانب سے دعوت وارشاد کے مختلف ترغیبی پروگرام جاری ہونے کے بعد سے سیکڑوں ایسے لوگ جو صوبے میں دشمن کی صفوں میں کھڑے تھے حقائق سے باخبر ہو کر اپنے اسلحہ سمیت دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین کی صفوں میں آ شامل ہوئے ہیں۔ ہرات کے ان ایمان افروز حالات اور مجاہدین کی دیگر کامیابیوں سے متعلّق جاننے کے لیے صوبہ ہرات کے جہادی ذمہ دار مولوی عبدالغنی سے کی گئی گفتگو قارئین کے لیے پیش خدمت ہے

سوال: محترم مولوی صاحب! ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمارے قارئین کو ہرات کی موجودہ جہادی صورت حال کے متعلّق تفصیل سے بتائیں اور ہرات کے جہادی حالات پر بھرپور روشنی ڈالیں!

مولوی صاحب: نحمدہ و نصلی علی رسول الکریم اما بعد: سب سے پہلے میں آپ اور تمام قارئین کو السلام علیکم کہتا ہوں۔ صوبہ ہرات سے متعلّق مختصراً اتنا کہوں گا کہ ہرات میں اب ماضی کی نسبت جہادی کام زیادہ منظّم انداز سے ہو رہا ہے۔ ہرات کے مرکز اور تمام اضلاع میں نہ صرف ہماری تشکیلات فعال ہیں بلکہ وہ ساری تشکیلات جن کے احکامات امارت اسلامی کی جانب سے ''لائحہ'' کی شکل میں آتے ہیں، سب کی سب ہرات کے تمام اضلاع میں فعال ہیں۔ اس کے علاوہ بھی جہادی کام پورے صوبے میں پھیلا ہوا ہے۔

ہرات کے اضلاع شین ڈنڈ، ادرسکن، گلران، رباب سنگی، کشک کھنہ، اوبی، چشت اور غوریان وہ علاقے ہیں جن کے اکثر حصّے مکمل طور پر فتح ہوچکے ہیں۔ یعنی وہاں کے اطراف کے تمام علاقوں میں مجاہدین کو تسلط حاصل ہے اور دشمن کا قبضہ صرف علامتی ہے۔ اس کے علاوہ گذرہ، زندہ جان، انجیل، پشتون، زرغون اور کرخ کے وہ علاقے ہیں اور جہاں موجود مجاہدین بھی خوب طاقت میں ہیں اور دشمن آسانی سے نہ گشت کرسکتا ہے اور نہ ہی آمدورفت کے قابل ہے۔

ہرات میں دشمن کے قبضے کے متعلّق بتاتا ہوں کہ وہاں صلیبیوں کا قبضہ انتہائی کمزور ہوگیا ہے۔ اب صرف مرکز، شین ڈنڈ اور اوبی کے اضلاع میں کچھ امریکی موجود ہیں۔ ضلع شین ڈنڈ میں زیرکوہ کا علاقہ جس کی آبادی بہت زیادہ ہے اور یہ انتہائی اہم علاقہ ہے، پہلے اس علاقے میں بہت سے کیمپ اور اربکیوں (مقامی لشکروں) کی چیک پوسٹیں تھیں۔ اب دشمن ان کیمپوں اور علاقوں سے بھاگ گیا ہے اور اکثر اربکیوں نے بھی اسلحہ ڈال دیا ہے۔ اب اس وسیع علاقے میں جہاں ہزاروں خاندان رہتے ہیں، صرف بخت آباد کے گاؤں میں کچھ صلیبی اور افغان فوجیوں کا تسلط ہے بقیہ علاقے کو دشمن سے پاک کردیا گیا گیا۔ ہرات میں دشمن کا سارا تکیہ اب کرائے پر کام کرنے والی اس اردو ملی فوج (افغان نیشنل آرمی) پر ہے جو مختلف اضلاع میں چھپی بیٹھی ہیں۔ اربا کی (قومی لشکر) بھی صرف شین ڈنڈ، کشک کھنہ، اوبی اور اسلام قلعہ میں تھوڑی سی تعداد میں موجود ہے۔ ان اضلاع میں بھی اب وہ مجاہدین کے سامنے آئے روز ہتھیار ڈال رہے ہیں۔

> اس سال ہرات کے مجاہدین کی بڑی کامیابی یہ تھی کہ جو لوگ ہرات کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی اداروں میں کام کررہے تھے، دعوت وارشاد کے پروگراموں کی برکت سے دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے مل گئے ہیں۔ یہ لوگ نا صرف یہ کہ خود آکر ملے ہیں بلکہ اپنے ساتھ بہت سارا اسلحہ بھی لاکر مجاہدین کے حوالے کردیا ہے۔

سوال: ہرات میں الفارق آپریشن کی کامیابیوں کے متعلّق کچھ معلومات فراہم کیجیے۔

مولوی صاحب: اللہ الحمد! پورے افغانستان کی طرح صوبہ ہرات میں بھی الفاروق آپریشن نے بہت سی اہم کامیابیاں حاصل کی ہیں۔ اس آپریشن کے اعلان کے بعد سے اب تک پورے ہرات میں مختلف علاقوں میں ایک سو اٹھارہ ایسے حملے اور دھماکے ہوئے ہیں جن میں دشمن کو انتہائی سخت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔ اس پر مزید یہ کہ مرکزی شہر میں بھی مجاہدین کی کوششوں کی برکت سے کامیاب کارروائیوں کا آغاز ہوگیا ہے۔ ہرات افغانستان کے مغرب میں سب سے اہم اور بڑا صوبہ ہے جس کے دفاع پر دشمن نے بھی بھرپور توجہ دی ہوئی ہے۔ مگر دشمن کی تمام تر رکاوٹوں کے باوجود مجاہدین کی قربانیوں کی برکت سے اب اس صوبہ کے قلب میں بھی دشمن پر حملے ہو رہے ہیں۔ رمضان المبارک کے پہلے نصف

21 ستمبر: صوبہ ہلمند.........مرجہ.........مجاہدین کے حملے.........3 امریکی ٹینک تباہ.........6 امریکی فوجی ہلاک.........6 زخمی

میں ہرات کے شہر میں سات موثر آپریشن ہو چکے ہیں۔بعض مواقع پر دشمن کے فوجیوں کو سنائپر (بغیر آواز والی رائفلوں) کا نشانہ بنایا گیا یا دشمن کے مراکز پر دستی بموں سے حملے کیے گئے ہیں۔اسی طرح ہرات کے صوبائی مقام کے انتہائی قریب مستوفیت چورنگی پر دشمن کی رینجر گاڑی کو بم دھماکہ میں تباہ کر دیا گیا تھا۔دشمن جو اس شہر کو اپنے لیے واحد پر امن شہر سمجھتا تھا ان واقعات کے بعد سخت مشکلات سے دوچار ہو گیا ہے۔اس کے علاوہ اس سال ہماری بڑی کامیابی دشمن کی صفوں سے سیکڑوں لوگوں کو اپنے ساتھ ملانا کرنا ہے،جس نے دشمن کے حوصلے پر انتہائی کاری ضرب لگائی ہے۔

سوال: آپ نے دشمن کے افراد کے ہتھیار ڈالنے کی بات کی ہے،اس کی تفصیلات اگر بیان ہو جائیں تو بہت بہتر ہوگا۔

مولوی صاحب: کیوں نہیں......اس سال ہرات کے مجاہدین کی بڑی کامیابی یہ تھی کہ جو لوگ ہرات کے مختلف علاقوں میں سیکورٹی اداروں میں کام کر رہے تھے،دعوت وارشاد کے پروگراموں کی برکت سے دشمن کی صفوں سے نکل کر مجاہدین سے مل گئے ہیں۔یہ لوگ نا صرف یہ کہ خود آ کر ملے ہیں بلکہ اپنے ساتھ بہت سا اسلحہ بھی لا کر مجاہدین کے حوالے کر دیا ہے۔اب تک ہم نے دشمن کے ہتھیار ڈالنے والے افراد کی مکمل گنتی نہیں کی مگر اجمالی طور پر اتنا کہا جا سکتا ہے کہ گزشتہ دنوں میں صرف شین ڈنڈ میں ۱۵۹،ادرسکن میں ۲۶،ضلع اوبی میں ۴۰ اور چشت میں ۲۱ افراد مجاہدین سے آ ملے ہیں جو بڑی تعداد میں بھاری اور ہلکا اسلحہ،وائرلیس سیٹ اور موٹر سائیکلیں بھی ساتھ لے کر آئے ہیں۔ہرات کے دیگر اضلاع میں بھی دشمن کے افراد نے ہتھیار ڈالے ہیں اور یہ سلسلہ اب تک جاری ہے۔اس بارے میں مزید بتاتا ہوں کہ اس سال دشمن کے افراد کے مجاہدین سے ملنے کے واقعات میں اس لیے تیزی آئی ہے کہ امارت اسلامیہ کی جانب سے دعوت وارشاد کے نام سے ایک کمیشن تشکیل دیا گیا ہے جو ان افغانوں کو جنہیں دشمن نے ورغلا کر اپنی صفوں میں کھڑا کر دیا ہے اور وہ صرف اور صرف پیسوں کی خاطر دشمن کے لیے لڑ رہے ہیں،ان کی رہنمائی کرے اور ان کو اپنی غلطیوں پر متوجہ کرے۔اس کمیشن نے پورے افغانستان کی طرح ہرات میں بھی کام شروع کیا ہے اور اب تک ان کے کاموں کا بہت اچھا نتیجہ آ رہا ہے۔ہم امید رکھتے ہیں کہ ان شاء اللہ دعوت وارشاد کے اس کام کے نتیجے میں دشمن تنہا رہ جائے گا جو دشمن کی ناکامی کا باعث ثابت ہوگا۔اس لیے کہ اس طرح سے ہمارے لیے بغیر کسی جھگڑے اور نقصان کے دشمن کی صفوں کو نقصان پہنچانا ممکن ہو رہا ہے،دوسری طرف ہتھیار ڈالنے کا یہ سلسلہ دشمن کے مورال پر بھی اثر ڈالے گا جس سے دشمن اپنے مستقبل سے مایوس ہوگا۔

سوال: آپ نے کچھ دیر پہلے کہا تھا کہ صوبہ ہرات میں بہت سے علاقے دشمن کے وجود سے پاک ہو گئے ہیں کیا دشمن نے ان علاقوں پر دوبارہ قبضے کا کوئی قدم نہیں اٹھایا؟ اگر ایسا کوئی اقدام کیا گیا ہے تو اس کا کیا نتیجہ نکلا؟ کابل کی وزارت دفاع ہمیشہ یہ کہتی ہے کہ انہوں نے 'امید' کے نام سے پورے افغانستان میں آپریشن شروع کیا ہوا ہے۔وہ روزانہ بہت سے علاقوں پر قبضہ کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں،اسی طرح وہ ہر دن اپنے آپریشنز میں مجاہدین کی شہادت اور ان کی گرفتاریوں کے دعوے بھی کرتے ہیں۔ہرات کے متعلق ان کے اس طرح کے دعووں کی حقیقت کیا ہے؟

مولوی صاحب: اس میں کوئی شک نہیں کہ کرزئی حکومت عملی اور عسکری میدان میں شکست سے دوچار ہو چکی ہے۔اب وہ چاہتے ہیں کہ بے بنیاد پروپیگنڈے اور دعووں کے زور پر اس شکست کو فتح میں بدل دیں۔ہم پہلے کہہ چکے ہیں کہ ہرات میں صلیبیوں کا تسلط اب بہت کم ہے اور وہ لوگ اب آپریشن میں بھی بہت کم حصّہ لیتے ہیں۔اس لیے اب دشمن کا سارا تکیہ وزارت دفاع کی بنائی ہوئی افغان نیشنل آرمی پر ہی ہے۔گزشتہ چند مہینوں میں دشمن کی داخلی فوج نے جن کے ساتھ کبھی کبھار صلیبی فوج بھی ہوتی تھی،گذرہ،رباط سنگی اور شین ڈنڈ کے زیرکوہ کے علاقے میں بار بار آپریشن کیے مگر سوائے اس کے کہ دشمن کو بھاری نقصان کے ساتھ ہزیمت اٹھانی پڑی،ان آپریشنوں کا کوئی اور نتیجہ نہیں نکلا۔نہ کسی مجاہد کو گرفتار یا زخمی کر سکے ہیں اور نہ کسی علاقے پر قبضہ جما سکے ہیں۔

مجاہدین کے نقصان کے متعلّق بھی بتا دیتا ہوں۔الفاروق آپریشن کے آغاز کے بعد سے پورے ہرات میں ہمارے ۱۰ مجاہد شہید اور ۷ یا ۸ زخمی ہوئے ہیں۔یہ نقصان ۱۱۸ سخت آپریشنوں میں ہوا ہے جو کہ تناسب کے لحاظ سے بہت کم ہے۔یہ مجاہدین بھی دشمن سے آمنے سامنے کی جنگوں میں شہید ہوئے ہیں،دشمن کے کسی آپریشن یا چھاپوں میں شہید نہیں ہوئے۔

سوال: صوبہ ہرات کی سرحدیں ترکمانستان اور ایران سے ملتی ہیں اسی طرح اس صوبے کو افغانستان کا مغربی دروازہ کہا جاتا ہے جس کے اندر سے رسد کی فراہمی کے انتہائی اہم راستے گزرتے ہیں۔یہ فرمائیں کہ سرحدی علاقے اور رسد کی فراہمی کے راستوں پر کس کا تسلط ہے؟

مولوی صاحب: سرحدوں کے متعلّق عرض یہ ہے کہ افغانستان اور ایران کی وہ سرحدیں جو آپس میں ملتی ہیں وہ سب مکمل طور پر مجاہدین کے کنٹرول میں ہیں۔تورغندی کے دروازے کے علاوہ اس طویل خط پر کرزئی حکومت کا کوئی کنٹرول نہیں اور اس سرحد کے حفاظتی انتظامات مجاہدین کے ہاتھ میں ہیں۔ایرانی سرحد کے قریبی علاقوں میں وہ میدانی علاقے جو شین ڈنڈ اور گلران کے اضلاع کے قریب ہیں مجاہدین کے پاس ہیں،اسلام قلعہ میں مجاہدین کا کنٹرول نہیں۔

رسد کی فراہمی کے راستوں کے متعلّق عرض کرتا ہوں کہ یہ راستے بھی مجاہدین

(بقیہ صفحہ ۱۹ پر)

22 ستمبر: صوبہ ہلمند.........سراشاخ.........ایک بارودی سرنگ حملہ.........ایک صلیبی ٹینک تباہ.........4 اتحادی ہلاک.........3 زخمی

(آخری قسط)

الولاء والبراء کا قرآنی تصور

شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ

علی گڑھ کالج کے طلبہ نے صفر ۱۳۳۹ھ کو شیخ الہند حضرت مولانا محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ کے خدمت میں کفار سے ترکِ موالات کی بابت چند استفسارات ارسال کیے، جن کے جواب میں حضرت شیخ الہند رحمۃ اللہ علیہ نے جو کچھ فرمایا وہ تقریباً سو سال گزر جانے کے بعد بھی موجودہ حالات اور امت کے احوال پر صادق آتا ہے۔ ہم یہاں وہ سوالات نقل نہیں کر رہے بلکہ صرف شیخ الہندؒ کے بیان کردہ جوابات پر ہی اکتفا کر رہے ہیں۔ ان جوابات کے عمیق نظر مطالعہ سے سوالات کی نوعیت بھی واضح ہو جاتی ہے۔

اس وقت جو خلجان بعض طلبہ کو پیش آ رہا ہے، عہدِ نبوت میں بھی بعض مومنین کو پیش آیا تھا۔ چنانچہ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مبارکہ میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کفار سے بالکل علیحدگی اور قطع تعلّق کس طرح ہو سکتا ہے۔ اگر ہم ایسا کریں گے تو اپنے ماں باپ اور اپنے بھائیوں اور اپنے خویش و اقارب سب سے چھوٹ جائیں گے۔ ہماری تجارتیں تباہ ہو جائیں گی، ہمارے اموال ضائع ہو جائیں گے اور ہماری بستیاں اجڑ جائیں گی۔ اس کا جواب حق تعالیٰ نے یہ عنایت فرمایا:۔

قُلْ إِن كَانَ آبَاؤُكُمْ وَأَبْنَآؤُكُمْ وَإِخْوَانُكُمْ وَأَزْوَاجُكُمْ وَعَشِيرَتُكُمْ وَأَمْوَالٌ اقْتَرَفْتُمُوهَا وَتِجَارَةٌ تَخْشَوْنَ كَسَادَهَا وَمَسَاكِنُ تَرْضَوْنَهَا أَحَبَّ إِلَيْكُم مِّنَ اللّهِ وَرَسُولِهِ وَجِهَادٍ فِي سَبِيلِهِ فَتَرَبَّصُواْ حَتَّى يَأْتِيَ اللّهُ بِأَمْرِهِ وَاللّهُ لاَ يَهْدِي الْقَوْمَ الْفَاسِقِينَ(التوبۃ: ۲۴)

”کہہ دو کہ تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے اور تمہارے بھائی اور تمہاری بیویاں اور تمہارا کنبہ اور مال جو تم نے کمایا ہے اور تجارت جس کی کساد بازاری سے تم ڈرتے ہو اور مکانات جو تم کو پسند ہیں۔ اگر یہ سب تم کو اللہ اور اللہ کے رسول اور اللہ کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ عزیز ہیں تو منتظر رہو تا کہ لے آئے اللہ اپنے حکم کو اور اللہ دست گیری نہیں کرتا اس قوم کی جو نافرمان ہے“۔

کبھی دل میں یہ وسوسہ گزرتا ہے کہ خدانخواستہ اگر یہ تحریکات جو ملک میں پھیل رہی ہیں، ناکام ہوئیں اور حکومت اپنی ضد پر اڑی رہی تو ہم کو سخت ضرر پہنچنے کا خطرہ اندیشہ ہے۔ اس طرح کے خیالات اُس زمانہ میں بھی پیش کیے گئے تھے۔ چنانچہ قرآن مجید میں ہے کہ يَقُولُونَ نَخْشَى أَن تُصِيبَنَا دَآئِرَةٌ (یعنی منافقین کہتے ہیں کہ ہمارے دوستانہ تعلقات یہود کے ساتھ اس لیے ہیں کہ زمانہ کی گردش سے کہیں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارادے ناکام ہوں اور یہود غالب آ جائیں تو اُس وقت ہمارے لیے بڑی مصیبت کا سامنا ہوگا)۔ اس کے جواب میں حق تعالیٰ شانہ نے فرمایا:

فَعَسَى اللّهُ أَن يَأْتِيَ بِالْفَتْحِ أَوْ أَمْرٍ مِّنْ عِندِهِ فَيُصْبِحُواْ عَلَى مَا أَسَرُّواْ فِي أَنْفُسِهِمْ نَادِمِينَ(المائدۃ: ۵۲)

”تو قریب ہے کہ لے آئے اللہ فتح یا کوئی اور بات اپنے پاس سے۔ پھر منافقین اُن خیالات پر نادم ہو کر رہ جائیں جو ان کے دلوں میں مکنون ہیں“۔

پس اے عزیزو! تم اللہ پر بھروسہ کر کے اور اُس کی رسی کو مضبوط تھام کر اپنے عزم پر قائم رہو۔ اور موالاتِ نصاریٰ کو ترک کرو اور اپنی استطاعت کے موافق جو خدمت گزاری اسلام اور اہل اسلام کی کر سکتے ہو اُس سے درگزر نہ کرو کہ اب وقت درگزر کا نہیں۔

حُسنِ اتفاق سے اس وقت ہندوستان کی سب سے بڑی، کثیر التعداد قوم (ہنود) کا مطمحِ نظر بھی تمہاری ہمدردی اور واقعات پنجاب اور خواہش سیلف گورنمنٹ کی وجہ سے ترک موالات مع النصاریٰ ہے اور ابھی حال ہی میں سنا گیا ہے کہ سکھ لیگ نے بھی یہی فیصلہ کر لیا ہے۔ اس موقع کو غنیمت سمجھنا چاہیے۔ تم اپنی نظر فقط اللہ پر رکھو، تمہارا دوست اور مددگار صرف وہی ہے۔ البتہ جو قومیں تمہارے اس پاک مقصد میں خود بخود شریک ہو جائیں یا تمہاری تائید اور غم خواری کریں، ان سے تم بھی مصالحت اور رواداری کا برتاؤ کرو۔

اس موقع پر اس قدر تنبیہ ضروری ہے کہ ہندو اور مسلمان کے ان تعلقات کا اثر یہ نہ ہونا چاہیے کہ مسلمان اپنے کسی مذہبی حکم کو بدلیں اور شعائرِ کفر و شرک کو اختیار کرنے لگیں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو نیکی برباد گناہ لازم کی مثل اپنے اوپر منطبق کریں گے۔

میری عرض یہ ہے کہ آپ ترک موالات پر نہایت دیانت سے عمل کریں اور خالص خدا پر اپنی نظر رکھیں۔ جن طلبہ کے حقوق واجبہ فوت نہ ہوتے ہوں، وہ اس تحریک کی تبلیغ میں بھی حصّہ لیں بقدر ضرورت تعلیم دینی اور ضروریات زندگی حاصل کرنے کے بعد آج کل یہ مشغلہ نہایت سودمند ہے۔ حق تعالیٰ ہم سب کو اپنی مرضیات پر چلنے کی توفیق

23 ستمبر: صوبہ قندھار............ضلع پنجوائی............مجاہدین کے ساتھ جھڑپ............امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک............ایک امریکی ٹینک بھی تباہ

مرحمت فرمائے۔ اور جن لوگوں کے ذمہ اولاد یا بیوی یا ماں باپ کے حقوق ہوں وہ اسی حد تک اس کام میں حصّہ لیں جہاں تک اُن کی خبر گیری سے اغماض نہ ہو، کہ وہ بھی فرض ہے۔ اور اگر خلافت کی امداد و حفاظت میں سعی کرنے والے کو بقدر اس کی ضروریات کے خلافت کمیٹی اس چندہ میں سے جو اسی کام کے لیے کیا گیا ہو، کچھ حق الخدمت دے اس کا لینا جائز ہے۔

الحاصل موالات کفار حرام ہے اور جہاں تک قدرت ہو اپنے کو اور دوسروں کو موالات کفار سے علیحدہ رکھنا ضروری ہے۔ ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنی توجہ سب طرف سے ہٹا کر اُسی رب العزت سے وابستہ کرے جس کے ہاتھ میں ہر شاہ و گدا کی باگ ہے

مصلحت دید من آنست کہ یارانِ ہمہ کار

بگذارند و سرِ طرۂ یارے گیرند

اب بندہ التماس ختم کرتا ہے اور اس قدر اور معروض ہے کہ بندہ کوئی مفتی نہیں۔ فتویٰ لکھنا دوسرے علما کا کام ہے۔ تاہم امید ہے کہ میری معروضات سے آپ کو اپنے سوالات کا جواب مل جائے گا۔ علی گڑھ کی عمارتوں اور کتب خانہ کی حفاظت کے ساتھ ساتھ یہ خیال بھی آپ کے دل کو دستک دے گا کہ قسطنطنیہ، شام، فلسطین اور عراق کی قیمت ان چیزوں کی قیمت کو کیا نسبت رکھتی ہے۔

اب میری التجا ہے کہ آپ سب حضرات بارگاہ رب العزت میں نہایت صدق دل سے دعا کریں کہ وہ ہماری قوم کو رسوا نہ کرے اور ہم کو کافروں کا تختۂ مشق نہ بنائے اور ہمارے اچھے کاموں میں ہماری مدد فرمائے۔

واٰخر دعوانا ان الحمدلله رب العالمین وصلی الله علی خیر خلقه محمد واله وصحبه اجمعین

آپ کا خیر اندیش

بندہ محمود عفی عنہ

۱۶/صفر ۱۳۳۹ھ

مطابق ۲۹/اکتوبر ۱۹۲۰ء

☆☆☆☆☆

بقیہ: دشمن آسانی سے نہ گشت کر سکتا ہے اور نہ ہی آمد و رفت کے قابل ہے

کے مکمل کنٹرول میں ہیں ان راستوں سے پرامن طور پر گزرنا دشمن کے لیے ممکن نہیں۔ مزار، ہرات کی طویل شاہراہ جسے دشمن رسد کی فراہمی کے لیے استعمال کرتا ہے اس شاہراہ پر دشمن کے گزرنے والے کانوائے پر ہمیشہ مجاہدین کے حملے ہوتے ہیں۔ مجاہدین چاہیں تو اس راستے کو سبزل کے علاقے میں دشمن کے لیے مستقل طور پر بند کر دیں لیکن چونکہ اس راستے سے عوامی ٹریفک زیادہ ہے۔ اس لیے مجاہدین صرف وقتی طور پر دشمن کے قافلوں پر حملے کے وقت ان راستوں کو بند کر دیتے ہیں اور کارروائی کے اختتام پر دوبارہ کھول دیتے ہیں۔

سوال: محترم مولوی صاحب! آخر میں ہرات کے عوام اور پورے افغانستان کے عوام اور مجاہدین کے نام پیغام، جسے ہم مجلّے کے توسط سے ان تک پہنچائیں۔

مولوی صاحب: جزاک اللہ، تاریخ شاہد ہے کہ ہرات کے لوگ دین سے محبت کرنے والے اور مجاہد واقع ہوئے ہیں۔ اگر آپ قریبی تاریخ میں ان کی قربانیاں دیکھیں تو یہ بات بالکل واضح ہو جائے گی کہ کمیونسٹ انقلاب کے خلاف بھرپور عوامی مخالفت کی تحریک سب سے پہلے ہرات سے اٹھی تھی۔ ہرات کے عوام نے روس کے خلاف جہاد کے بالکل ابتدائی ایام میں ۲۶ ہزار شہدا پیش کیے تھے۔ یہ ہرات کے لوگوں کے جہادی جذبے کا کھلا ثبوت ہے۔ ابھی کچھ مدت پہلے جب بگرام بیس میں امریکیوں نے قرآن کریم کی توہین کی تھی تو ہرات کے لوگوں نے غاصب فوجوں کے خلاف سخت احتجاجی مظاہرے کیے اور ہم نے دیکھا کہ ان مظاہروں کے سلسلے میں شین ڈنڈ، ادرسکن اور مرکزی شہر میں درجنوں لوگوں نے اپنی جانیں قرآن کی حرمت پر قربان کر دی تھیں۔ اب بھی ہرات کے عوام سب کے سب عملاً مجاہدین کے ساتھ ہیں۔ پورے ہرات میں ایسی مثال نہیں ملتی کہ عام شہریوں نے مجاہدین کے خلاف کوئی ادنیٰ سا قدم بھی اٹھایا ہو۔

اور ان لوگوں کے لیے جو عملاً جہاد میں مصروف ہیں میرا اس کے علاوہ کوئی پیغام نہیں کہ وہ اپنے منتخب کردہ جہادی راستے پر استحکام سے چلیں، دشمن کے پروپیگنڈے اور فکری یلغار میں نہ آئیں۔ جہاد کا جو راستہ انہوں نے منتخب کیا ہے وہی دنیا میں اور آخرت میں عزت اور سربلندی کا واحد راستہ ہے۔ دشمن کی کوشش ہے کہ ہرات کے مجاہد عوام میں نفاق کا الاؤ بھڑکائے، ان کے اتحاد، دین داری اور دین سے محبت کے جذبے کو ختم کر دے۔ لہٰذا عوام الناس کو بھی چاہیے کہ دشمن کے ان رذیل مقاصد پر نظر رکھیں اور اپنا اتحاد و اتفاق برقرار رکھیں۔

اب افغانستان سے غیرملکی افواج آہستہ آہستہ نکل رہی ہیں ہم نے ہرات میں بھی ان کے کیمپوں اور چیک پوسٹوں کی کم ہوتی ہوئی تعداد دیکھی ہے۔ اسی طرح افغانستان کے دیگر علاقوں میں بھی دشمن کی گرفت کمزور ہونے کے ایسے شواہد موجود ہیں۔ افغانستان کے عوام کو بھی اس حساس مرحلے میں پوری ہوشیاری اور بلند ہمتی کے ساتھ جہادی اہداف پر نظر رکھنی ہوگی۔ مجاہدین کو چاہیے کہ اپنا مورال بلند رکھیں تاکہ اللہ تعالیٰ کی مدد سے اعلانیہ طور پر دشمن کا وجود بھی اس ملک سے سمٹ جائے اور یہ سرزمین ایک روشن اور خالص اسلامی نظام کے لیے ہموار ہو جائے۔

☆☆☆☆☆

23 ستمبر: صوبہ پکتیکا..........ضلع زرمت..........بارودی سرنگ دھماکے..........2 امریکی ٹینک تباہ..........8 امریکی فوجی ہلاک

خلافت اور عبادت

حکیم الاسلام قاری محمد طیب رحمۃ اللہ علیہ

ایک فریضہ انسان پہ عبادت کا اور ایک فریضہ خلافت کا عائد ہوتا ہے۔ایک طرف جھک کر عبادت کرے گا اور ایک طرف تختِ خلافت پر بیٹھ کر اللہ کا نائب بن کر اس کی کائنات میں تصرفات کرے گا،ملکوں کو فتح کرے گا،دنیا میں ہدایت پھیلائے گا،امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرے گا۔یہ اللہ تعالیٰ کا کام ہے لیکن نائب بن کر یہ بھی کرے گا۔

انبیاء علیہم السلام دنیا میں اللہ کے نائب بن کر آتے ہیں اور ہدایت کرتے ہیں۔حق تعالیٰ کائنات کے مربی ہیں،تو انبیاء بھی مخلوق کی روحوں کی تربیت کرتے ہیں۔اللہ تعالیٰ معلم ہے جو انبیائے کرام کو تعلیم دیتا ہے۔اس لیے انبیاء بھی تعلیم دیتے ہیں تاکہ دنیا میں علم پھیل جائے۔اللہ تعالیٰ کے احکام جاری کرتے ہیں،قصاص لیتے ہیں،شراب خوری پر دُرّے لگاتے ہیں تو انبیاء اللہ کے اولین نائب ہیں۔پھر انبیاء کے بعد اُن کے نائب صحابہؓ ہوتے ہیں۔پھر صحابہؓ کے نائب تابعین ہوتے ہیں۔تابعین کے نائب تبع تابعین ہوتے ہیں،اخیر تک سلسلہ پہنچ جاتا ہے۔علمائے ربانی،مشائخ حقانی جو مخلوق کو سیدھا راستہ دکھاتے ہیں،یہ خلافت کا کام ہے۔

حضرات خلفائے راشدینؓ نے سلطنت بھی کر کے دکھائی۔خلافت کی گدی پر بیٹھ کر ملکوں کو بھی فتح کیا۔مگر ملکوں پر اس لیے قبضے نہیں کیے کہ ان میں سے کچھ کھانا پینا مقصود تھا،اس لیے فتح کیا تاکہ مخلوق کو سیدھے راستے پر چلائیں۔ان کو خدا کے قانون پر چلائیں۔انہوں نے اللہ و رسول کے نائب بن کر وہ کام کیے جو اللہ تعالیٰ کا منشا تھے،دن بھر خلافت کا کام سرانجام دیتے،جب وقت آتا تو مسجد میں جا کر سجدے کرتے اور عبادت کا کام سرانجام دیتے۔تو ایک طرف عبادت اور ایک طرف خلافت کر رہے ہیں۔

اس لیے صحیح معنوں میں انسان وہ ہے جو اپنی ذات کو اپنے پروردگار کے سامنے جھکا دے اور عبادت میں آگے بڑھے کہ اس کی ناک،پیشانی،ہاتھ،پیر،اس کی روح اور خیال بھی اللہ تعالیٰ کے سامنے ذلیل بن کر جھک جائے۔یہ کام اپنی ذات کے لیے ہوگا،یہ عبادت ہے۔دوسرا فریضہ یہ ہے کہ تختِ خلافت پر بیٹھ کر دنیا سے برائیوں کا خاتمہ کرے۔اس لیے نہ فقط عبادت اور نہ فقط خلافت مقصدِ زندگی ہے بلکہ دونوں مقصود ہیں۔

ہم سب کے باپ حضرت آدم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے پیدا کیا،تو سب سے پہلے ملائکہ سے یہی بات فرمائی **انی جاعل فی الارض خلیفة** ’’میں زمین میں اپنا ایک نائب اتارنے والا ہوں‘‘۔آدم علیہ السلام نائب کس چیز میں تھے؟ عبادت میں تو نائب نہ تھے۔عبادت اللہ تعالیٰ کا کام تھوڑا ہی ہے،وہ تو معبُود ہے،عبادت سے بری ہے،عابد نہیں ہے لیکن عالم کو درست رکھنے،اس کی تربیت اور اصلاح کے لیے خلافت دی،مگر یہ خلافت وہ انجام دے گا جو پہلے عبادت کر کے اپنے آپ کو درست کر لے۔پہلے اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک کر اپنے اخلاق درست کر لے،اپنے اندر نیازمندی اور بندگی کی شان پیدا کر لے،اس میں تواضع و خاکساری اور للّٰہیت بھی ہو،نہ غرور نہ تکبر رہے،نہ حرص نہ لالچ رہے بلکہ اس میں غنا اور ایثار ہوں،مخلوق کی خدمت کا جذبہ اس میں ہو...... یہ جذبات عبادت کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔عبادت کر کے جب یہ جذبات پیدا ہو گئے،اب وہ نائب خدا بن گیا،اب وہ دوسروں کی اصلاح کرے گا......تو مقصدِ زندگی دو چیزیں نکل آئیں۔ایک عبادت،دوسرے خلافت۔

تکمیلِ ایمان کے لیے عبادت وخلافت دونوں ضروری:

اسی واسطے ایمان کے دو رکن فرمائے گئے:**التعظیم لامر الله** اور **والشفقة علی خلق الله**۔اللہ کے امر کی تعظیم کرنا،اس کے سامنے جھک جانا۔اور دوسرے اس کی مخلوق پر شفقت اور اس کی خدمت کرنا۔دونوں باتوں سے مل کر ایمان بنتا ہے۔ایک شخص چوبیس گھنٹے مسجد میں رہے۔مخلوق چاہے جئے یا مرے اُسے کوئی پرواہ نہیں۔اس کا آدھا ایمان ہے اور ایک شخص دن رات مخلوق کی خدمت میں انجمنوں کے ذریعے لگا ہوا ہے مگر مسجد میں جانے کا نام نہیں لیتا اس کا آدھے سے بھی کم ایمان ہے۔اس لیے کہ خلافت کا کام تو انجام دیا مگر عبادت چھوڑ دی۔انسان مکمل تب ہوگا جب ایک طرف عابد و زاہد ہو اور ایک طرف خلیفہ خداوند ہو۔

انبیاء علیہم السلام کی یہی زندگی ہے۔راتوں کو دیکھو تو تہجد پڑھتے پڑھتے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں ورم آجاتا تھا۔دن میں دیکھو تو مخلوق کی خدمت میں لگے ہوئے ہیں،ہدایت و تبلیغ فرما رہے ہیں،جہاد کے میدانوں میں نکل رہے ہیں،دنیا کے بادشاہوں کے نام خطوط جاری فرما رہے ہیں جن میں اسلام کی دعوت دی جارہی ہے،سفر فرما رہے ہیں،کبھی طائف میں ہیں،کبھی مدینہ میں ہیں تاکہ خلقِ خدا نیک راستے پر آجائے...... یہ خلافت کا کام ہے۔مسجد نبوی میں جس طرح آپ صلی اللہ علیہ نماز پڑھتے،اسی طرح سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم فیصلے بھی فرماتے۔مسجد میں جیسے عبادت ہوتی،ویسے ہی درس و تدریس کے ذریعے تعلیم بھی ہوتی...... یہ خلافت کا کام تھا۔نماز پڑھنا،تلاوت کرنا،سجدے کرنا،یہ عبادت کا کام تھا۔یہی شان صحابہ کرامؓ کی ہے کہ ایک طرف تختِ خلافت پر بیٹھ کر مخلوقِ خدا کی اصلاح اور ایک طرف بوریا اور چٹائی پر بیٹھ کر اللہ تعالیٰ کے

23 ستمبر:صوبہ پکتیکا............ضلع سروبی............مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ............13 افغان فوجی ہلاک............3 گاڑیاں تباہ

سامنے عجز و نیاز سے سر جھکا دینا۔

فارس میں جنگ ہوئی تو صحابہ کرامؓ کی تعداد کل تیس تا تینتیس ہزار تھی۔ فارسیوں کا تین لاکھ کا لشکر تھا۔ پھر فارس کی فوجیں کیل کانٹے سے مسلح، وردیاں، غذائیں اور رسد ان کی باقاعدہ، یہ تو اہل فارس کی شان......اور ادھر صحابہ کرامؓ محض درویشوں کا ایک لشکر......وردی تو یہ ہے کہ کسی کے پاس کرتہ ندارد ہے تو کوئی لنگی باندھے ہوئے ہے۔ کسی کے پاس لمبا کرتا، کسی کے پاس پگڑی نہیں تو رسی باندھ رکھی ہے۔ کسی کے ہاتھ میں نیزہ، کسی کے ہاتھ میں تلوار، کسی کے ہاتھ میں خنجر، ہتھیار، لباس، نہ غذائیں کچھ بھی باقاعدہ نہیں۔ درویشوں کا لشکر ہے مگر کیفیت یہ تھی......لاکھوں فارسی آتے تھے۔ جب صحابہؓ شیروں کی طرح پڑتے تھے، وہ بلیوں کی طرح بھاگتے تھے اور یہ غالب تھے، پورے فارس میں ایک تہلکہ مچ گیا۔ فارس کا سب سے بڑا سپہ سالار رستم تھا۔ آپ نے رستم پہلوان کا نام سنا ہوگا، وہ کمانڈر انچیف تھا۔ اس نے تمام سرداروں اور لیفٹیننٹوں کو جمع کیا اور کہا یہ غضب کی بات ہے کہ ہمارا تین لاکھ کا لشکر اور عرب کے بدو کل تیس ہزار، پھر ان کے پاس سامان باقاعدہ نہیں، ہمارے پاس سامان باقاعدہ، انہیں مدد نہیں پہنچ رہی، ہمارے پیچھے پورا ملک ہے۔ یہ ہمارے ملک پر حملہ کرنے آئے ہیں، ان کا ملک دور رہ گیا۔ یہ ہمارے ملک میں گھرے ہوئے ہیں مگر اس کے باوجود وہ حملہ کرتے ہیں تو یوں معلوم ہوتا ہے جیسے بھوکے شیر ہیں اور تم فارسی اسی طرح بھاگتے ہو جیسے لومڑیاں بھاگتی ہیں۔ آخر کیا وجہ ہے؟ تمہارے پاس کس چیز کی کمی ہے......سرداروں نے کہا اے رستم! اگر سچّی بات پوچھیں تو ہم بتلا دیں مگر ہماری جان بخشی کردی جائے۔ امان دیا جائے کہ ہمیں قتل تو نہیں کیا جائے گا۔ اس نے کہا کہ تمہاری جان کو امان دی جاتی ہے۔

اب سرداروں نے مل کر کہا کہ اے رستم! یہ مٹھی بھر عرب تیرے ملک پر غالب آکر رہیں گے، انہی کا قبضہ ہوگا، انہی کی حکومت ہوگی، پورا ایران ان کے تخت میں آئے گا، یہ نہیں ہاریں گے، تم ہارو گے......رستم نے کہا کیوں؟ انہوں نے کہا اس وجہ سے کہ ان کی شان یہ ہے **ھم باللیل رھبان وبالنھار فرسان** دن بھر گھوڑے کی پشت پر سوار جہاد میں مصروف ہیں اور رات میں مصلّے کی پشت پر سوار ہیں۔ اللہ کے آگے گڑگڑاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اے مالک! ہم میں کوئی طاقت نہیں، طاقت والا تُو ہے۔ ہم تیرے سپاہی ہیں، تُو اگر ہمیں فتح دے گا تو ہم فتح یاب ہوجائیں گے، تُو ہمیں شکست دے گا تو ہم شکست کھاجائیں گے۔ ہمارے اندر کوئی طاقت اور قوت نہیں۔ قوت و سلطنت تیری ہی ہے......تو رات بھر اللہ کے سامنے گڑگڑاتے ہیں، عجز و نیاز سے سر زمین پر رگڑتے ہیں اور دن کو گھوڑے کی پشت پر سوار ہوتے ہیں۔ ان کی کیفیت یہ ہے کہ یہ ایسے بزرگ ہیں جس گاؤں میں جاتے ہیں، اگر کھیتیاں جلی ہوئی ہوتی ہیں تو سرسبز ہوجاتی ہیں۔ یہ دوسروں کی بیٹیوں کی ایسے ہی حفاظت کرتے ہیں جیسے اپنی بہو بیٹیوں کی کرتے ہیں اور اے رستم! تیرا یہ لشکر......شرابیں یہ پیتے ہیں، جس گاؤں میں جا پڑتے ہیں بہو بیٹیوں کی عزتیں برباد ہوجاتی ہیں، جس کھیتی اور باغ میں پہنچ جاتے ہیں پھل اجڑ جاتے ہیں۔ کھیتیاں سب برباد ہوجاتی ہیں، یہ اثرات تیری فوج کے ہیں اور یہ افعال ان کی فوج کے ہیں تو غلبہ تجھے ہوگا یا انہیں ہوگا؟

راتوں کو مصلے کی پُشت پر یہ عبادت میں مصروف اور دنوں کو گھوڑے کی پشت پر سوار اللہ کے نائب بن کر دنیا کی اصلاح کے درپے۔ تو درحقیقت رستم اور اُس کے سرداروں نے پہچانا کہ ان بزرگوں میں یہی دو چیزیں تھیں۔ ایک طرف یہ عبادت میں کامل اور ایک طرف خلافت میں کامل......ایک طرف سرِ نیاز اللہ کے سامنے جھکا ہوا ہے، ایک طرف اس کی مخلوق کی اصلاح کے لیے دنیا میں سفر کررہے ہیں۔ جو مفسد سامنے آتا ہے اُسے راستے سے ہٹاتے ہیں تاکہ دین پہنچ سکے اور لوگ دین پر غور کرسکیں۔

بہرحال جب مقصدِ زندگی عبادت اور خلافت نکلا۔ سب سے بڑے عابد دنیا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور سب سے بڑے اللہ کے نائب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے تو اُن کی امت کو بھی سب سے بڑا عابد اور سب سے بڑا نائب خداوندی بننا چاہیے۔ یہ امت اس لیے آئی ہے کہ رات دن عبادت میں مصروف رہے اور رات دن اللہ کی نائب بن کر اللہ کی مخلوق کی اصلاح کرے۔ یہ اعلائے کلمۃ اللہ کے لیے اٹھے، اپنی زندگی اور موت کا یہ مقصد قرار دے کہ میں چاہے جیئوں یا مروں، مگر اللہ کا نام اونچا ہو......تو اللہ اس قوم کو کبھی ذلیل نہیں کرے گا۔ ذلت و رسوائی جب ہوتی ہے جب کوئی اللہ کے نام کو چھوڑ کر اپنی برتری چاہے، اپنے عیش کو آگے رکھے۔ اللہ کی طرف سے اُس کی مدد نہیں ہوتی اور اس پر دشمن اقوام مسلط کی جاتی ہیں جو اس کو غلامی میں بھی جکڑ بند کرتی ہیں۔ لیکن جو کہے کہ مجھے ملک و دولت مقصود نہیں مجھے اللہ کا نام اونچا کرنا ہے۔ میری دولت، میری جان اور خاندان اس کے لیے وقف ہے، اس نصب العین کے تحت زندگی ہوگی، وہ بھی باعزت ہوگی، موت ہوگی وہ بھی باعزت ہوگی......انسان کو اصل میں عزت کی زندگی کے لیے اللہ تعالیٰ کا نائب بنا کر بھیجا گیا ہے۔ دنیا میں ذلیل ہونے کے لیے نہیں بھیجا گیا۔ تو یہ سب سے بڑے خلیفۂ خداوندی اور عابدِ خداوندی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ جیسے وہ سردارِ انبیاء ہیں، یہ امت امتوں کی سردار بنائی گئی، اس کو خیر امت اور افضل الامم کہا گیا، مگر افضلیت کیوں؟ کھانے پینے اور دولت کی وجہ سے نہیں، اس وجہ سے کہ اس کا کام یہ کہ یہ دنیا کی قوموں کی اصلاح کرے، دنیا کی قوموں میں جو کھوٹ ہے اس کو رفع کرے اور اگر یہ دنیا کی قوموں کی نقالی کرنے لگے کہ جو کھوٹ اُن کے اندر ہے وہ اپنے اندر لے لے تو پھر یہ اصلاح کیا کرے گی؟ اس کا حاصل تو یہ نکلا کہ دوسری قومیں اس پر غالب آئیں گی، یہ غالب نہیں آسکتی۔ یہ ایک چیز سے غالب آسکتی ہے وہ یہ کہ یہ کلمۂ خداوندی کو اونچا کرنے کا نصب العین لے کر چلے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

24 ستمبر: صوبہ فراہ......شیوان......مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ......2 امریکیوں سمیت 5 صلیبی فوجی ہلاک......1 امریکی سمیت 3 صلیبی فوجی شدید زخمی

وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

شیخ یوسف العییری رحمہ اللہ تعالیٰ

جیسا کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ کفار کے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو نشانہ بنانا جائز نہیں ماسوائے بالمثل سزا دینے کے لیے۔ رہا محاربین کو بغیر قصد کے قتل کرنے کا مسئلہ تو یہ اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ وہ ان محاربین کے ساتھ ایسی جگہوں اور مضبوط قلعوں میں نشانہ بنیں کہ جن کی وجہ سے محارب اور غیر محارب میں تمیز نہ کی جاسکے تو اس صورت میں غیر محاربین کا قتل کرنا جائز ہے۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو صحیحین میں الصعب بن جثامہؓ سے مروی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکین کی اولادوں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ جب مجاہدین رات کے وقت مشرکین پر حملہ کرتے ہیں تو ان کی عورتیں اور بچے بھی نشانہ بن جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہ انہی میں سے ہیں''۔ محارب کفار کے ساتھ اُن کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کے جواز کی یہ دلیل تب ہی قابل عمل ہوگی جب کہ محارب اور غیر محارب میں تمیز کرنا ممکن نہ ہو۔ مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ ''وہ اپنے باپوں میں سے ہیں''۔ جمہور علما کی رائے ہے کہ کفار کی عورتوں اور بچوں کو قصداً قتل نہیں کیا جائے گا۔ لیکن اگر ان کے باپوں کے قتل کے دوران میں تمیز ممکن نہ ہو تو پھر ان عورتوں اور بچوں کا قتل جائز ہے۔

امام ابن حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری جلد ۶ صفحہ ۱۴۶ میں کہا کہ

''آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان کہ ''وہ انہی میں سے ہیں''، یعنی اس حالت میں شرعی حکم کے مطابق قصداً انہیں قتل کی اباحت مراد نہیں بلکہ مراد یہ ہے کہ اگر بڑوں تک بچوں کو روندے بغیر پہنچنا ممکن نہ ہو اور وہ (بچے) اُن (بڑوں) کے ساتھ اختلاط کی وجہ سے نشانہ بن جائیں تو اس صورت میں اُن کا قتل جائز ہے''۔

امام نوویؒ، صحیح مسلم کی اپنی شرح کی جلد ۷ صفحہ ۳۲۵ میں کہتے ہیں کہ

''کفار پر رات کے وقت حملہ کرنے اور رات کے وقت عورتوں اور بچوں کے قتل کے جواز کی جو حدیث ہم نے ذکر کی ہے یہی ہمارا اور مالکؒ، ابوحنیفہؒ اور جمہور کا مذہب ہے۔ ''البیات'' اور ''بیتون'' کا مطلب ہے کہ اُن پر رات کے وقت حملہ کیا جائے اور یوں آدمی کو عورت اور بچے سے ممیّز نہ کیا جاسکے۔ اس حدیث میں شب خون مارنے کی دلیل اور ایسے لوگوں کو اطلاع دیے بغیر اُن پر حملہ کرنے کا جواز ہے جنہیں دعوت (اسلام) پہنچ چکی ہو''۔

ابن اثیر ''جامع الاصول'' جلد ۲ صفحہ ۳۳۷ میں کہتے ہیں کہ

''بیتون'' کا مطلب ہے کہ رات کے وقت دشمن کی غفلت سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اُس پر حملہ کرنا اور غنیمت لوٹنا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''وہ انہی میں سے ہیں''، یعنی اُن (بچوں اور عورتوں کا شرعی حکم اور اُن کے گھر والوں کا شرعی حکم ایک ہے۔ اسی طرح کا مفہوم ایک روایت میں ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے کہ ''وہ تو اپنے باپوں میں سے ہیں''۔

علامہ ابن قدامہؒ نے المغنی والشرح جلد ۱۰ صفحہ ۵۰۳ میں کہا کہ

''عورتوں اور بچوں کا رات کے حملے میں اور ان کی رہائش گاہ میں اس صورت قتل کرنا جائز ہے کہ جب محض اُنہیں ہی قتل کرنا مقصود نہ ہو۔ کفار کے قتل اور اُن کی شکست کے لیے اُن کے جانوروں کو قتل کرنا جائز ہے اور اس میں کوئی اختلاف نہیں''۔

المغنی میں ہی انہوں نے فرمایا:

''کھڑی فصل اور کفار پر رات کے وقت حملہ کرنا اور انہیں اس حملے میں قتل کرنا جائز ہے۔ امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ نے فرمایا کہ رات کے وقت حملہ کرنے میں کوئی حرج نہیں اور رومیوں پر حملے تو صرف رات کے وقت ہی ہوتے تھے۔ امام احمد نے مزید فرمایا کہ ہمیں نہیں معلوم کہ کسی نے دشمن پر رات کے وقت حملہ کرنے کو مکروہ سمجھا ہو۔ انہیں سفیان نے زہری سے بیان کیا، انہوں نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے انہوں نے الصعب بن جثامہؓ سے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے (ایسے وقت) سنا کہ (جب) آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے مشرکوں کے گھروں کے بارے میں سوال کیا گیا کہ ہم رات کے وقت اُن پر جب حملہ کرتے ہیں تو ہم اُن کی عورتوں اور ان کے بچوں کو نشانہ بناتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''وہ تو اُنہی میں سے ہیں''۔ (امام احمد نے) کہا کہ اس کی سند جید ہے''۔

سو اگر کہا جائے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ کوئی شخص اگر ان (عورتوں بچوں) کو جان بوجھ کر قتل کرنے کا ارادہ کرے تو یہ جائز نہیں۔ مزید فرمایا کہ: الصعب کی حدیث: آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عورتوں کو قتل کرنے سے منع کرنے کے بعد کی ہے۔

(بقیہ صفحہ ۲۵ پر)

24 ستمبر: صوبہ کنڑ.........مجاہدین کا افغان فوجی قافلے پر حملہ.........درجنوں افغان فوجی ہلاک اور زخمی.........3 فوجی گاڑیاں بھی تباہ

خانقاہوں کا جہادی کردار

مولانا سید ابوالحسن علی ندوی رحمہ اللہ

دنیا میں بہت سی چیزیں بعض خاص اسباب کی بنا پر بغیر علمی تنقید وتحقیق کے تسلیم کر لی جاتی ہیں اور ان کو ایسی شہرت ومقبولیت حاصل ہو جاتی ہے کہ اگر چہ ان کی کوئی علمی بنیاد نہیں ہوتی، مگر خواص بھی ان کو زبان وقلم سے بے تکلف دہرانے لگتے ہیں۔

انہی مشہور اور بے اصل چیزوں میں سے یہ بات بھی ہے کہ تصوف تعطل و بے عملی، حالات سے شکست خوردگی اور میدان جدوجہد سے فرار کا نام ہے۔ لیکن عقلی ونفسیاتی طور پر بھی اور عملی اور تاریخی حیثیت سے بھی ہمیں اس دعوے کے خلاف مسلسل طریقہ پر داخلی وخارجی شہادتیں ملتی ہیں۔

سیرت سید احمد شہید رحمہ اللہ میں تزکیہ واصلاح باطن کے عنوان کے ماتحت خاکسار راقم نے حسب ذیل الفاظ لکھے تھے، جس میں آج بھی تبدیلی کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی اور اس حقیقت پر پہلے سے زیادہ یقین پیدا ہو گیا ہے۔

''یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ سرفروشی وجاں بازی، جہاد وقربانی اور تجدید وانقلاب وفتح وتسخیر کے لیے جس روحانی وقلبی قوت، جس وجاہت وشخصیت، جس اخلاق وللہیت، جس جذب وکشش اور جس حوصلہ وہمت کی ضرورت ہے، وہ بسا اوقات روحانی ترقی، صفائی باطن، تہذیب نفس، ریاضت وعبادت کے بغیر نہیں پیدا ہوتی، اس لیے آپ دیکھیں گے کہ جنہوں نے اسلام میں مجددانہ کارنامے انجام دیے ہیں، ان میں سے اکثر افراد روحانی حیثیت سے بلند مقام رکھتے تھے، ان آخری صدیوں پر نظر ڈالیے، امیر عبدالقادر الجزائری، (مجاہد جزائر)، محمد احمد السوڈانی (مہدی سوڈانی)، سید احمد شریف السنوسی (امام سنوسی) کو آپ اس میدان کا مرد پائیں گے، حضرت سید احمد ایک مجاہد قائد کے علاوہ اور اس سے پہلے ایک عزیز القدر روحانی پیشوا اور بے مثل شیخ الطریقت تھے۔

حقیقت یہ ہے کہ مجاہدات وریاضات، تزکیہ نفس اور قرب الٰہی سے عشق الٰہی اور جذب وشوق کا جو مرتبہ حاصل ہوتا ہے، اس میں ہر رونگٹے سے یہی آواز آتی ہے

ہمارے پاس ہے کیا جو فدا کریں تجھ پر
مگر یہ زندگی مستعار رکھتے ہیں

اس لیے روحانی ترقی اور کمال باطنی کا آخری لازمی نتیجہ شوق شہادت ہے اور مجاہدے کی تکمیل جہاد ہے۔ (سیرت سید احمد شہیدؒ)

نفسیاتی پہلو سے غور کیجیے گا تو معلوم ہوگا کہ یقین اور محبت ہی وہ شہپر ہیں، جن سے جہاد وجدوجہد کا شہباز پرواز کرتا ہے، مرغوبات نفسانی، عادات، مالوفات، مادی مصالح ومنافع، اغراض وخواہشات کی پستیوں سے وہی شخص بلند ہو سکتا ہے اور ولکنہ أخلد إلى الارض واتبع هواه کے دام ہم رنگ زمین سے وہی شخص بچ سکتا ہے، جس میں کسی حقیقت کے یقین اور کسی مقصد کے عشق نے پارہ کی ''تقدیر سیمابی'' اور بجلیوں کی بے تابی پیدا کر دی ہو۔

انسانی زندگی کا طویل ترین تجربہ ہے کہ محض معلومات وتحقیقات اور مجرد قوانین وضوابط اور صرف نظم وضبط سرفروشی وجانبازی بلکہ سہل ترایثار وقربانی کی طاقت وآمادگی پیدا کرنے کے لیے بھی کافی نہیں ہے، اس کے لیے اس سے کہیں زیادہ گہرے اور طاقت ور تعلق اور ایک ایسے روحانی لالچ اور غیر مادی فائدے کے یقین کی ضرورت ہے کہ اس کے مقابلے میں زندگی بار دوش معلوم ہونے لگے، کسی ایسے ہی موقع اور حال میں کہنے والے نے کہا تھا

جان کی قیمت دیار عشق میں ہے کوئے دوست
اس نوید جاں فزا سے سر وبال دوش ہے

اس لیے کم سے کم اسلام کی تاریخ میں ہر مجاہدانہ تحریک کے سرے پر ایک ایسی شخصیت نظر آتی ہے جس نے اپنے حلقہ مجاہدین میں یقین ومحبت کی یہی روح پھونک دی تھی اور اپنے یقین ومحبت کو سیکڑوں اور ہزاروں انسانوں تک منتقل کر کے ان کے لیے تن آسانی اور راحت طلبی کی زندگی دشوار اور پامردی وشہادت کی موت آسان اور خوش گوار بنا دی تھی اور ان کے لیے جینا اتنا ہی مشکل ہو گیا تھا جتنا، دوسروں کے لیے مرنا مشکل تھا یہی، سر حلقہ وہ امام وقت ہے جس کے متعلق اقبال مرحوم نے کہا ہے

ہے وہی تیرے زمانے کا امام برحق
جو تجھے حاضر وموجود سے بے زار کرے
موت کے آئینہ میں تجھ کو دکھا کر رخ دوست
زندگی اور بھی تیرے لیے دشوار کرے
دے کے احساس زیاں تیرا لہو گرما دے
فقر کی سان چڑھا کر تجھے تلوار کرے

25 ستمبر: صوبہ غور......ضلع دولینہ..........مجاہدین کے حملے..........افغان خفیہ ادارے کے 7 اہل کاروں سمیت 20 مرتدین ہلاک..........خفیہ ادارے کی گاڑی اور ایک ٹینک تباہ

معمولی اور معتدل حالات میں قوموں کی قیادت کرنے والے، فتح ونصرت کی حالت میں لشکروں کو لڑانے والے ہر زمانے میں ہوتے ہیں، اس کے لیے کسی غیر معمولی یقین وشخصیت کی ضرورت نہیں، لیکن مایوس کن حالات اور قومی جان کنی کی کیفیات میں صرف وہی مرد میدان حالات سے کش مکش کی طاقت رکھتے ہیں جو اپنے خصوصی تعلّق باللہ اور قوت ایمانی وروحانی کی وجہ سے خاص یقین وکیفیت عشق کے مالک ہوں، چناں چہ جب مسلمانوں کی تاریخ میں ایسے تاریک وقفے آئے کہ ظاہری علم وحواس وقوت مقابلہ نے جواب دے دیا اور حالات کی تبدیلی امر محال معلوم ہونے لگی تو کوئی صاحب یقین وصاحب عشق میدان میں آیا، جس نے اپنی ''جرات رندانہ'' اور ''کیفیت عاشقانہ'' سے زمانے کا بہتا ہوا دھارا بدل دیا اور اللہ تعالیٰ نے **یخرج الحی من المیۃ** اور **یحیی الارض بعد موتھا** کا منظر دکھایا۔

تاتاریوں نے جب تمام عالم اسلام کو پامال کر کے رکھ دیا، جلال الدین خوارزم شاہ کی واحد اسلامی سلطنت اور عباسی خلافت کا چراغ ہمیشہ کے لیے گل ہو گیا، تو تمام عالم اسلام پر یاس ومردنی چھا گئی، تاتاریوں کی شکست ناممکن الوقوع چیز سمجھی جانے لگی اور یہ مثال زبان وادب کا جزو بن گئی کہ ''**اذا قیل لک ان التتر انھزموا فلا تصدق**'' (اگر تم سے کوئی کہے کہ تاتاریوں نے شکست کھائی تو کبھی یقین نہ کرنا) اس وقت کچھ صاحب یقین اور صاحب قلوب مردان خدا تھے، جو مایوس نہیں ہوئے اور اپنے کام میں لگے رہے، یہاں تک کہ تاتاری سلاطین کو مسلمان کر کے صنم خانہ سے کعبہ کے لیے پاسباں مہیا کر دیے۔

ہندوستان میں اکبر کے دور میں ساری سلطنت کا رخ الحاد ولادینیت کی طرف ہو گیا، ہندوستان کا عظیم ترین بادشاہ ایک وسیع وطاقت ور سلطنت کے پورے وسائل وذخائر کے ساتھ اسلام کا امتیازی رنگ مٹانا چاہتا تھا، اس کو اپنے وقت کے لائق ترین وذکی ترین افراد اس مقصد کی تکمیل کے لیے حاصل تھے، سلطنت میں ضعف وپیرانہ سالی کے کوئی آثار ظاہر نہ تھے کہ کسی فوجی انقلاب کی امید کی جا سکے، علم وظاہری قیاسات کسی خوش گوار تبدیلی کے امکان کی تائید نہیں کرتے تھے، اس وقت ایک درویش بے نوا نے تن تنہا اس انقلاب کا بیڑا اٹھایا اور اپنے یقین وایمان، عزم وتوکل اور روحانیت وللّٰہیت سے سلطنت کے اندر ایک ایسا اندرونی انقلاب شروع کیا کہ سلطنت مغلیہ کا ہر جانشین اپنے پیشرو سے بہتر ہونے لگا، یہاں تک کہ اکبر کے تخت سلطنت پر بالآخر محی الدین اورنگ زیب نظر آیا، اس انقلاب کے بانی، امام طریقت حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانیؒ تھے۔

انیسویں صدی عیسوی میں جب عالم اسلام پر فرنگی ''تاتاریوں'' یا سپاہیانِ صلیب کی یورش ہوئی تو ان کے مقابلہ میں عالم اسلام کے ہر گوشہ میں جو مردان کار سر سے کفن باندھ کر میدان میں آئے، وہ اکثر وبیش تر شیوخ طریقت اور اصحاب سلسلہ بزرگ تھے، جن کے تزکیہ نفس اور سلوک راہ نبوت نے ان میں دین کی حمیت، کفر کی نفرت، دنیا کی حقارت اور شہادت کی موت کی قیمت دوسروں سے زیادہ پیدا کر دی تھی، الجزائر (مغرب) میں امیر عبدالقادر نے فرانسیسیوں کے خلاف علم جہاد بلند کیا اور ۱۸۳۲ء سے ۱۸۴۷ء تک نہ خود چین سے بیٹھے، نہ فرانسیسیوں کو چین سے بیٹھنے دیا، مغربی مؤرخین نے ان کی شجاعت، عدل وانصاف، نرمی ومہربانی اور علمی قابلیت کی تعریف کی ہے۔

یہ مجاہد عملاً وذوقاً صوفی وشیخ طریقت تھے اور امیر شکیب ارسلان نے ان الفاظ میں ان کا ذکر کیا ہے۔

وکان المرحوم الامیر عبدالقادر متضلعا من العلم والأدب، سامی الفکر، راسخ القدم فی التصوف لا یکتفی بہ نظرا احتی یمارسہ عملا، ولا یحن الیہ شوقاً، حتی یعرفہ ذوقا، ولہ فی التصوف کتاب سماہ (المواقف) فھو فی ھذا المشرب من الأفداد الأفذاذ، ربما لایوجد نظیرہ فی المتاخرین

''امیر عبدالقادر پورے عالم وادیب، عالی دماغ اور بلند پایہ صوفی تھے، صرف نظری طور پر نہیں، بلکہ عملاً اور ذوقاً بھی صوفی تھے، تصوف میں ان کی ایک کتاب (المواقف) ہے، وہ اس سلسلہ کے یکتائے روزگار لوگوں میں تھے اور ممکن ہے کہ متاخرین میں ان کی نظیر دستیاب نہ ہو سکے''۔

دمشق کے زمانۂ قیام کے معمولات واوقات کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وکان کل یوم یقوم الفجر، ویصلی الصبح فی مسجد قریب من دارہ، فی محلۃ العمارۃ، لا یتخلف عن ذلک، إلا لمرض، وکان یتھجد اللیل، ویمارس فی رمضان الریاضۃ علی طریقۃ الصوفیۃ، ومازال مثالا للبر والتقوی والأخلاق الفاضلۃ الی ان توفی رحمہ اللہ۔

''روزانہ فجر کو اٹھتے، صبح کی نماز اپنے گھر کے قریب کی مسجد میں، جو محلّہ العمارہ میں واقع ہے، پڑھتے، سوائے بیماری کی حالت کے کبھی اس میں ناغہ نہ ہوتا، تہجد کے عادی تھے اور رمضان میں حضرات صوفیہ کے طریقہ پر ریاضت کرتے، برابر سلوک وتقوی اور اخلاق فاضلانہ پر قائم رہتے ہوئے ۱۸۸۳ء میں انتقال کیا''۔

۱۸۱۳ء میں جب طاغستان پر روسیوں کا تسلط ہوا تو ان کا مقابلہ کرنے والے نقش بندی شیوخ تھے، جنہوں نے علم جہاد بلند کیا اور اس کا مطالبہ اور جدوجہد کی کہ

معاملات ومقدمات شریعت کے مطابق فیصل ہوں اور قوم کی جاہلی عادات کو ترک کر دیا جائے۔امیر شکیب ارسلان لکھتے ہیں:۔

وتولى كبر الثورة علماؤهم، وشيوخ الطريقة النقشبندية المنتشرة هناك، وكانهم سبقوا سائر المسلمين الى معرفة كون ضررهم هو من امرائهم الذين اكثرهم يبيعون حقوق الامة بلقب ملك أوأمير، وتبؤ كرسي وسرير، ورفع علم كاذب، ولذة فارغة باعطاء أوسمة ومراتب، فثاروا منذذلك الوقت على الامراء، وعلى الروسية حاميتهم، وطلبوا أن تكون المعاملات وفقا لاصول الشريعة، للعادات القديمة الباقية من جاهلية أولئك الأقوام، وكان زعيم تلك الحركة غازى محمد، الذى يلقبه الروس بقاضى ملا، وكان من العلماء المتبحرين فى العلوم العربية، وله تاليف فى وجوب نبذ تلك العادات القديمة المخالفة للشرع، إسمه اقامة البرهان علىٰ ارتداد عرفاء طاغستان)

''اس جہاد کے علم بردار طاغستان کے علما اور طریقۂ نقشبندیہ (جو طاغستان میں پھیلا ہوا ہے) کے شیوخ تھے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے اس حقیقت کو عام مسلمانوں سے پہلے سمجھ لیا تھا کہ اصل نقصان حکام سے پہنچتا ہے، جو خطابات، عہد واقتدار، جھوٹی قیادت وسرداری، عیش ولذت اور تمغوں اور مرتبوں کی لالچ میں قوم فروشی کا ارتکاب کرتے ہیں، یہ سمجھ کر انہوں نے ملکی حکام اوران کے حامی روسیوں کے خلاف علم بغاوت بلند کیا اوراس کا مطالبہ کیا کہ معاملات کا فیصلہ شریعت مطہرہ کے مطابق ہونہ کہ قوم کے قدیم جاہلی عادات کے، اس تحریک کے قائد غازی محمد تھے، جن کو روسی ''غازی ملا'' کے لقب سے یاد کرتے ہیں، وہ علوم عربیہ میں بلند پایہ رکھتے تھے، ان جاہلی عادات کے ترک کرنے کے بارے میں ان کی ایک تصنیف ''اقامة البرهان على ارتداد عرفاء طاغستان'' (طاغستان کے چوہدریوں اور برادری کے سرداروں کے ارتداد کا ثبوت) ہے''۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆

بقیہ: وہ حالتیں کہ جن میں کفار کے عام لوگوں کا قتل جائز ہوتا ہے

اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو قتل کرنے سے اُس وقت منع کیا تھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ابی الحقیق کی طرف (پیغام) بھیجا تھا اور ان دونوں احادیث میں تطبیق یہ بنتی ہے کہ نہی (منع کرنا) کو ارادے سے قتل کرنے پر محمول کیا جائے جب کہ (قتل کے) جواز کو اس (کے ارادے کے بغیر) علاوہ پر محمول کیا جائے۔ یہاں یہ معلوم ہی ہے کہ بلاشبہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے اچانک اور رات کے وقت حملے کی حالت میں بچوں کے قتل کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس ضرورت کے حجم کی تفصیل نہیں پوچھی کہ جس نے مجاہدین کو شب خون پر مجبور کیا تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم (اسی ضرورت کی بنیاد پر) مجاہدین کے لیے کفار کے معصوم لوگوں یعنی عورتوں اور بچوں کے قتل کو جائز قرار دیں۔ جب کہ شرعی قاعدہ کہتا ہے کہ:

''احتمال کے مقام پر تفصیل طلب نہ کرنا، قول کو عمومیت کا درجہ دے دیتا ہے''۔

لہٰذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی عمومیت والا فرمان کہ ''وہ اُنہی میں سے ہیں'' اسلامی لشکر کے لیے جائز قرار دیتا ہے کہ جب وہ دیکھیں کہ اُنہیں اچانک حملہ کرنے کی ضرورت ہے تو ان کے لیے ایسا کرنا جائز ہے۔ خواہ اس کے نتیجے میں عورتیں، بچے اور بوڑھے وغیرہ مارے جائیں اور خواہ اچانک حملہ کرنے کی کوئی شدید ترین ضرورت نہ بھی ہو۔ کیونکہ جس علت (سبب) کی خاطر رات کے وقت حملہ کرنے کی صورت میں عورتوں اور بچوں کا قتل کرنا جائز ہوا، وہ ہے دشمن کی قوت کو کمزور کرنے اور اس کے مدافعتی نظام پر کاری ضرب لگانے کی ضرورت، جو دراصل اس کے مردوں کو قتل اور اس کے قلعوں کو گرانے سے حاصل ہوتی ہے.....خواہ اس دوران میں غیر محارب افراد ہی کام آجائیں۔

لہٰذا عورتوں اور بچوں کے قتل کے جواز کی علت، دشمن کے دفاع کو کمزور کرنا ہی ہے۔ جیسا کہ عورتوں اور بچوں کے قتل کے جواز کی تمام نصوص سے واضح ہے۔ سو دشمن کی طاقت کے اسٹرٹیجک مراکز کو نشانہ بنانے کے سبب عورتوں اور بچوں کا قتل ہونا، دراصل اچانک حملے 'الغارۃ' کے مترادف ہے۔ کیونکہ وہ علت جس کی وجہ سے اچانک حملے (الغارہ) میں کفار کی عورتوں اور بچوں کا قتل جائز ہوا، آج وہی علت دشمن کے اسٹرٹیجک مراکز کی ایک بڑی شکل کی صورت میں موجود ہے جس کی مصلحت صرف جنگ جوؤں کے قتل سے بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا معرکہ گیارہ ستمبر کے مبارک دن جو اسٹرٹیجک مراکز پر حملے ہوئے، یہ امریکہ کے لیے اُس کے بیس ہزار جنگ جوؤں کے قتل ہونے سے زیادہ سخت اور بھاری تھے۔ سو جس نے جنگ جوؤں سے ممیّز نہ ہونے کی وجہ سے معصوم لوگوں کے قتل کی اجازت دی، تو وہ ان حملوں کے نتیجے میں قتل ہونے والے کے قتل کو بھی جائز قرار دے گا کیونکہ یہ بھی اسٹرٹیجک مراکز میں نہیں پہچانے گئے جو کہ جنگ جوؤں کی نسبت زیادہ اہم تھے۔ یہ شرعی اصول کے عین مطابق ہونے کی وجہ سے زیادہ مناسب ہے۔

(جاری ہے)

☆☆☆☆☆☆

25 ستمبر: صوبہ ہلمند.........موسیٰ قلعہ.........مجاہدین کا افغان چوکی پر حملہ.........6 افغان فوجی ہلاک.........4 زخمی

ملالہ پہ اس قدر ملال

استاد احمد فاروق حفظ اللہ

الحمدللہ والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللہ

میرے محبوب پاکستانی بھائیو اور بہنو

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ!

گزشتہ کئی روز سے ملک کا حکمراں طبقہ، فوجی قیادت، مغرب کی پروردہ این جی اوز، نام نہاد حقوق انسانی کی علم بردار تنظیمیں، ذرائع ابلاغ کے لادین عناصر حتیٰ کہ امریکہ کی سیاسی قیادت، عالمی ذرائع ابلاغ اور حامد کرزئی سبھی یک زبان ہو کر ملالہ کے معاملے پر اظہار ملال کر رہے ہیں، امریکہ اور اس کے آلہ کار حکمرانوں اور فوجی جرنیلوں کو بڑے عرصے بعد اپنی ناکامیاں چھپانے اور مکروہ اعمال پر پردہ ڈالنے کے لیے کوئی ایشو ہاتھ آیا ہے، اسی لیے وہ اس واقعے سے بھرپور فائدہ اٹھانے کے لیے کوشاں ہیں لیکن شور و غوغا، جھوٹ کو بار بار دہرانے اور رائی کا پہاڑ بنانے سے حقائق بہرحال تبدیل نہیں ہوتے۔ حقائق پہ نگاہ رکھنے والے لوگ یقیناً یہ سوال کیے بنا نہیں رہ سکتے کہ ملالہ پر ملال کرنے والے اس وقت کہاں تھے جب عافیہ صدیقی کو ان کے معصوم بچوں سمیت اٹھایا گیا تھا۔

امریکی حکمران ہمیں بھی وہ منطق سمجھائیں جس کی بنا پر عافیہ اور ان کے بچوں کو اٹھانا، اس معصوم بہن کی عصمت پامال کرنا، اسے تشدد و تعذیب کا نشانہ بنانا جائز ہے اور کو ایک گولی لگ جانا باعث رنج و ملال، عافیہ صدیقی کو امریکہ کے ہاتھ بیچنے والے بھی بتائیں کہ کیا عافیہ اس قوم کی بیٹی اور بہن نہ تھیں؟ کیا انہیں امریکہ کے ہاتھوں بیچ کر ڈالروں سے اپنی جیبیں طالبان نے بھری تھیں یا فوج نے؟؟ ملالہ پہ ملال کرنے والے اس وقت کہاں تھے جب لال مسجد اور جامعہ حفصہ میں سیکڑوں معصوم کلیوں کو مسلا گیا تھا ان پہ بارود و آہن کی بارش برسائی گئی تھی، برقع پوش طالبات، حافظات، عالمات کو نشانے لے لے کر اسنائپر گنوں سے مارا گیا تھا، کیا ان کی خاطر بھی سرکاری سطح پر دعائیں کی گئیں؟ مذمتی بیان جاری ہوئے؟ خواتین کے حقوق کے نام پر امریکہ سے پیسے لینے والی این جی اوز نے کیا ان کی خاطر بھی مظاہرے کیے؟؟

ملالہ پر ملال کرنے والے جرنیلوں کے انسانی ہمدردی کے جذبات اس وقت کہاں تھے جب بنگال میں فوج کے ''بہادر سپوتوں'' نے سیکڑوں بہنوں کی عزتیں تار تار کی تھیں؟؟ ملالہ پر ملال کرنے والے اس وقت کہاں تھے؟؟ جب بلوچ اسکول ٹیچر کو آئی ایس آئی کی جیلوں میں برہنہ کر کے نشانہ ہوس بنایا گیا تھا، جب کیپٹن حماد نامی فوجی افسر نے سوئی کے علاقے میں ڈاکٹر شازیہ خالد کی عصمت دری کی تھی، کیا ہمارے نام نہاد آزاد میڈیا میں بیٹھے لادین عناصر اس وقت بھی اتنا ہی تڑپ کر بولے تھے؟؟ یا یہ بس وہی بولی بولتے ہیں جو ان کو امریکی سفارت خانہ یا آئی ایس پی آر سکھلائے؟؟

ملالہ پر ملال کرنے والے اس وقت کہاں ہوتے ہیں؟؟ جب غربت، مہنگائی اور بے روزگاری سے ستائے والدین خودکشیاں کرتے ہیں اور چھوٹے چھوٹے یتیم بچوں کو اکیلا چھوڑ کر اگلے جہان کی طرف بڑھ جاتے ہیں۔ پیٹ بھر کر ایئرکنڈیشن کے سامنے بیٹھ کر تجزیہ کرنے والے سیاستدان ان جھگیوں میں سسکتی ملالہ کے غم پر کیوں نہیں تڑپتے؟؟ ملالہ پر ملال کرنے والے اس وقت کہاں تھے؟؟ جب سوات تا وزیرستان ہزار ہا بستیوں کو اجاڑا جاتا رہا، فوجی اہل کار چادر و چار دیواری کا تقدس پامال کرتے رہے۔ فوج کا توپ خانہ اور ہوائی جہاز عام آبادیوں، عورتوں، بچوں اور بوڑھوں میں تفریق کیے بغیر گولہ بارود برساتے رہے ان ملبوں میں دب جانے والی ہزار ہا ملالاؤں کا والی وارث کون ہے؟؟ کون ہے جو ان کی خاطر بولا ان کے غم میں تڑپا اور ان کے لیے سڑکوں پہ آیا؟؟

لیکن جب برطانوی نشریاتی ادارے بی بی سی کے ساتھ مل کر ایک باقاعدہ منصوبے کے تحت جہاد، پردے اور شرعی احکامات کے خلاف مہم چلانے والی یہ لڑکی نشانہ بنی تو امریکہ سے لے کر پاکستان تک سبھی کے ایوان اقتدار میں ہل چل مچ گئی، سبھی رنجیدہ صورتیں بنا کر مذمتی بیانات دینے لگے، آخر کیوں؟؟ کیا ملالہ کا خون خون ہے اور امریکہ اور فوج کے ہاتھوں مارے جانے والوں کی رگوں میں پانی دوڑتا ہے؟؟ ملالہ کا نشانہ بننا پوری قوم کا ناقابل تلافی نقصان ہے اور قبائل و سوات کے ہزار ہا عام لوگوں، عرب و عجم کے ان گنت گوہر پاروں، جامعہ حفصہ کی سیکڑوں معصوم بہنوں کا مارا جانا کیڑے مکوڑوں کے بھی مارے جانے سے بھی ہلکا؟؟ یہ کیسے دہرے معیارات ہیں؟ یہ کیسے منافقانہ رویے ہیں؟؟ یہ کیسا ظلم ہے؟؟ واقعی میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ٹھیک فرمایا:

ان مما ادرک الناس من کلام النبوۃ الاولیٰ اذالم تستحیی فاصنع ماشئت

''کہ لوگوں نے گزشتہ نبوتوں کے کلام میں سے جو کچھ پایا ہے اس میں یہ بات بھی شامل ہے کہ اگر تم میں حیا نہ ہو تو جو کچھ بھی جی میں آئے کرو''۔

اللہ ہمیں فتنوں کے اس دور میں ایمان پہ قائم رکھے اور ظلمتوں کے طوفان میں حق کا نور دیکھنے کی توفیق دے۔ (آمین)

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ وسلم

☆☆☆☆☆

26 ستمبر: صوبہ لوگر.........صوبائی صدر مقام.........ایک بزرگ مجاہد کا امریکی فوجی قافلے پر شہیدی حملہ.........7 امریکی ہلاک.....9 زخمی.........3 صلیبی ٹینک بھی تباہ

ملالہ، ملال اور شریعتِ اسلامی

ملاّ محمد خلاد

چشم فلک نے بے غیرتی، اخلاقی سوقیانہ پن اور دروغ گوئی کا ایسا منظر کم ہی دیکھا ہوگا جیسا ملالہ واقعے پر میڈیا نامی پھنکارتے اژدھے نے پیش کیا۔ ملالہ پر حملے کی تفصیلات قارئین کو شرح وبسط کے ساتھ بخوبی معلوم ہیں۔ کسی نے اسے 'طالبان کی درندگی' سے تعبیر کیا جو نا صرف لڑکیوں سے تعلیم کا حق چھیننا چاہتے ہیں بلکہ انہیں جینے کے حق سے بھی محروم کرنا چاہتے ہیں تو کسی نے اسے شمالی وزیرستان آپریشن کے لیے سازشی عناصر کی کارستانی قرار دیا۔ اس واقعے میں کتنی حقیقت، کتنا فسانہ اور کتنا ڈرامہ ہے؟ وقت کے ساتھ ساتھ اس سے پردہ اٹھ رہا ہے۔ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے سنپولیے اپنے اپنے بلوں سے باہر آ گئے اور طالبان عالی شان اور دین دار طبقے کو اپنے پھن سے ڈسنے لگے۔ دریائے کذب بہتا دیکھ کر سیالکوٹ کے نائی کا بیٹا شیطان ملک کیوں اس میں کودنے سے پیچھے رہتا...... چنانچہ ترنگ میں آ کر اس مراق زدہ ذہن کے حامل بدقماش شخص نے یہ بیان داغا کہ ہمیں معلوم ہے کہ حملہ آور کون تھے، کہاں سے آئے تھے اور ان کا ماسٹر مائنڈ کون ہے۔ ان کو ملا فضل اللہ نے افغانستان سے بھیجا تھا۔ ابھی اس بیان کی گرد بھی نہ بیٹھی تھی کہ کذاب ملک نے یہ کہتے ہوئے یوٹرن لیا کہ دہشت گردی کی ہر واردات کا سرا شمالی وزیرستان سے ملتا ہے۔ اسی اثنا میں ٹکلو سرکار جو آج کل خیبر پختونخواہ کا وزیر اطلاعات ہے ،اُس کی جھوٹ کی مشین گڑگڑاہٹ کے ساتھ اسٹارٹ ہوگئی۔ پھر اس مشین سے یہ آواز آنے لگی کہ بس بہت ہوگیا اب دہشت گردوں کے خلاف فیصلہ کن کارروائی کا وقت آن پہنچا ہے

اس سارے منظر نامے میں اس وقت مزید دلچسپی بڑھ جاتی ہے۔ جب راتوں رات لاہور شہر کے مال روڈ پر وزیرستان آپریشن کے لیے بینر آویزاں کر کے صلیبیوں کی غلام ایجنسی ISI بھی کود پڑتی ہے۔ میڈیا کی کئی کئی گھنٹوں پر مشتمل نشریات ملالہ کے لیے وقف ہو جاتی ہیں۔ دجالی پٹاری کے سانپ لوگوں کے اذہان کو اپنے کنٹرول میں لے کر خوب ڈستے ہیں۔ جھوٹ اور کذب کے اس بھیانک اور نامبارک ماحول میں کسی نے بھی یہ گوارا نہ کیا کہ ہمیں قرآن وحدیث سے رہنمائی لیتے ہوئے اس واقعے کو پرکھنا چاہیے بلکہ سب نے وہ سمجھا جو میڈیا چاہتا تھا اور سب نے وہ دیکھا جو میڈیا دکھانا چاہتا تھا۔ مذمتوں کا ایک طومار تھا جو دو ہفتوں تک میڈیا پر چھایا رہا۔ ''اسلام حالت جنگ میں بھی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی اجازت نہیں دیتا''۔ یہ ایک نعرہ تھا جو ہر خاص وعام کی زبان پر تھا۔ کیا واقعی یہ بات صحیح ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔ آیئے دلائل شرعیہ سے اس بات کا جائزہ لیتے ہیں کہ کیا واقعی عورتوں اور بچوں کو جنگ میں قتل کرنا ممنوع اور حرام ہے؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بوڑھوں، عورتوں اور بچوں کو جنگ میں قتل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ مگر یہ اس وقت ہے جب کہ بوڑھے، عورتیں اور بچے جنگ میں شریک نہ ہوں۔ لیکن اگر یہ جنگ میں شریک ہوں یا کافروں کی مدد کرتے ہوں، خواہ مشورہ دیں، مالی تعاون کریں، جنگ پر آمادہ کریں، جاسوسی کریں......غرض یہ کہ اگر کسی بھی طریقے سے یہ کفار کے مددگار ثابت ہوں تو ان کا قتل جائز بلکہ باعث اجر وثواب ہے۔ امام ابوجعفر احمد بن محمد طحاوی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی معروف کتاب شرح معانی الآثار میں ایک باب قائم فرمایا ہے **باب الشیخ الکبیر ھل یقتل فی دار الحرب ام لا؟**' کہ جنگ میں بوڑھے کو قتل کرنا جائز ہے کہ نہیں؟' اور اس کے تحت یہ حدیث نقل فرمائی اور پھر فیصلہ دیا۔ حدیث:

''حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حنین کی لڑائی سے فارغ ہونے کے بعد حضرت ابو عامر رضی اللہ عنہ کو لشکر دے کر اوطاس کی طرف روانہ فرمایا تو وہاں پر حضرت ربیع بن رفیع رضی اللہ عنہ نے دُرَید بن صِمّہ کو پالیا اور اس کے اونٹ کی نکیل پکڑ لی۔ پہلے سمجھے کہ یہ شاید کوئی عورت ہے، دیکھا تو وہ بوڑھا مرد تھا، دُرَید بن صِمّہ نے حضرت ربیعؓ سے کہا کہ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ حضرت ربیعؓ نے فرمایا کہ میں تجھے قتل کرنا چاہتا ہوں۔ تلوار سے درید پر وار کیا مگر وہ بچ گیا تو درید نے کہا 'تیری ماں نے تجھ کو اچھی طرح سے ہتھیار پکڑنا بھی نہیں سکھایا۔ یہ میری تلوار کجاوے سے لے اور پھر وار کر، مگر ہڈیوں اور دماغ سے علیحدہ رکھ، کیونکہ میں بھی آدمیوں کو اسی طرح قتل کرتا تھا''۔

علامہ طحاویؒ آگے فرماتے ہیں:

فلما قتل درید وھو شیخ کبیر فان لا یدفع عن نفسه فلم یعب ذالک رسول الله صلی الله علیه وسلم علیھم دل ان الشیخ الفانی یقتل فی دار الحرب وان حکمه فی ذالک حکم الشبان لاحکم النسوان

جب درید کو قتل کیا گیا حالانکہ وہ اتنا بوڑھا تھا کہ اپنا دفاع بھی نہ کر سکتا تھا (درید کی عمر اس وقت ۱۶۰ سال تھی) تو حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو برا نہ منایا تو یہ دلیل ہے اس بات کی کہ دار الحرب میں بوڑھے کو قتل کیا جا سکتا ہے اور اس کا حکم نوجوان مردوں کا ہے نا کہ عورتوں کا۔

اور وہ احادیث جن میں بوڑھوں کو قتل نہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے، جیسے حضرت بریدہ

26 ستمبر: صوبہ پنج شیر......صوبائی صدر مقام......مجاہدین نے گورنر ہاؤس کو میزائلوں سے نشانہ بنایا......گورنر ہاؤس کی عمارت بری طرح متاثر ہوئی............8 پولیس اہل کار ہلاک

رضی اللہ عنہ کی روایت جس میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لاتقتلوا شیخا کبیرا 'بوڑھوں کو قتل نہ کرو' کا جواب دیتے ہوئے حضرت علامہ طحاویؒ فرماتے ہیں:

ولانهی عن رسول اللّٰہ صلی اللہ علیه وسلم فی قتل الشیوخ فی دارالحرب ثابت فی شیوخ الذین لا معونة لهم علی شئی من امرالحرب من قتال ولا رأی وحدیث درید علی الشیوخ الذین لهم معونة فی الحرب کما کام لدرید فلابأس بقتلهم وان لم یکونوا یقاتلون لان تلک المعونة التی تکون منهم اشد فی کثیر القتال ولعلّ القتال لا یلتئم لمن یقاتل الابها

دارالحرب میں بوڑھوں کو قتل کرنے کی ممانعت ایسے بوڑھوں کے بارے میں ہے جو جنگ میں کسی بھی طرح کا تعاون نہ کریں اور دُرید ان بوڑھوں میں سے تھا جو جنگ میں تعاون کر رہے تھے۔ اور ایسے بوڑھے جو جنگ میں تعاون کریں اگرچہ وہ قتال نہ بھی کریں تو بھی ان کو قتل کرنا جائز ہے کیونکہ بسا اوقات جنگ میں مشورہ اور رائے سے تعاون کرنا جنگ میں شرکت کرنے سے بھی زیادہ اہمیّت رکھتا ہے۔

اور ایسی عورت جو جنگ میں کسی بھی ذریعے سے تعاون کرتی ہو اس کے قتل کے جائز ہونے کے بارے میں علامہ طحاویؒ فرماتے ہیں:

وفی قتلهم درید بن الصمه للعلة التی ذکرنا دلیل علی انه لابأس یقتل المرأة اذا کانت ایضاً ذات التدبیر فی الحرب کاالشیخ الکبیر ذی الرأی فی الحرب

دُرَید بن صِمّہ بوڑھے کو جنگ میں تعاون کرنے کی وجہ سے قتل کرنا اس بات کی دلیل ہے کہ ایسی عورت کو بھی قتل کرنے میں کوئی حرج نہیں جو لڑائی میں تدبیر اور رائے رکھتی ہو۔

اور جس طرح ایسے بوڑھے اور عورت کو قتل کرنا جائز ہے اسی طرح ایسے نابالغ بچوں کو بھی قتل کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ فقہا نے اس کی تصریح فرمادی ہے۔ چنانچہ فقہ حنفی کی مشہور کتاب ہدایہ کی کتاب السیر کے باب کیفیہ القتال میں صاحب ہدایہ نقل فرماتے ہیں:

ولا یقتلوا امرأة ولا صبیاًولا شیخا فانیا ولا مقعداًولا اعمیٰ لان المبیح للقتل عندنا هوالحراب ولایقحقق منهم......الخ

کم وبیش مندرجہ بالا کلام نقل کرنے کے بعد آگے صاحب ہدایہ امام قدوریؒ ان لوگوں کی ایک استثنائی صورت نقل کرتے ہیں جن میں مندرجہ بالا (بوڑھا، عورت اور بچہ) کو قتل بھی کیا جاسکتا ہے، ملاحظہ ہو:

قال القدوری الا ان یکون احد هؤلاء ممن له رأی فی الحراب اوتکون المرأة ملکة لتعدی ضررهاالی العباد وکذا یقتل من قاتل من هؤلاء دفاع لشره ولان القتال مبیح حقیقة

قدوری نے کہا ہے کہ البتہ اگر ان لوگوں (بوڑھا، عورت، بچہ) میں سے کوئی شخص لڑائی کے سلسلے میں رائے اور تدبیر رکھتا ہو یا عورت اپنے علاقے کی ملکہ ہو تو اسے قتل کرنا جائز ہے کیونکہ اس کا اثر اور ضرر بندوں اور عوام تک پہنچتا ہے۔ اسی طرح مذکورہ لوگوں میں سے جو کوئی قتال کرتا ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لیے بھی اسے قتل کردیا جائے گا اور اس لیے بھی کہ قتال کا جاری رہنا ہی اس کے قتل کو مباح قرار دیتا ہے۔

اسی طرح مشکوٰۃ المصابیح کی حدیث نمبر ۳۹۴۲ **عن عبداللّٰه بن عمر قال نهی رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم عن قتل النسآء والصبیان** (متفق علیہ) کی تشریح میں ملاعلی قاریؒ مرقاۃ المفاتیح میں رقم طراز ہیں کہ عورتوں اور بچوں کو قتل کرنا بالاجماع حرام ہے اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جب یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما کو شام کی طرف بھیجا تو ان کو وصیّت کی کہ بچوں، عورتوں اور بوڑھوں کو قتل مت کرنا...... آگے چل کر فرماتے ہیں اسی طرح اگر بچہ یا معتوہ (قریب البلوغ) بادشاہ ہو تو ان کو قتل کیا جائے گا اس لیے کہ ان کے قتل سے ان کی شان و شوکت ٹوٹ جائے گی۔

پھر کتب فقہ میں دیگر اور بہت سی نظائر ایسی ہیں جن کی رو سے بعض صورتوں میں عورتوں اور بچوں کو قتل کیا جاسکتا ہے۔ امام النووی رحمہ اللہ نے صحیح مسلم کی شرح میں لکھا ہے کہ:

أَجۡمَعَ الۡعُلَمَاءُ عَلَى الۡعَمَلِ بِهَذَا الۡحَدِيثِ وَتَحۡرِيمِ قَتۡلِ النِّسَاءِ وَالصِّبۡيَانِ إِذَا لَمۡ يُقَاتِلُوا فَإِنۡ قَاتَلُوا قَالَ جَمَاهِيرُ الۡعُلَمَاءِ يُقۡتَلُونَ

علما کا اس حدیث پر عمل کرنے اور عورتوں اور بچوں کے قتل کی حرمت پر اس صورت میں اجماع ہے کہ اگر وہ لڑائی نہ لڑیں۔ اگر وہ بھی لڑیں تو جمہور علما کا کہنا ہے کہ اس صورت میں اُنہیں قتل کیا جائے گا۔

آپ رحمہ اللہ مزید فرماتے ہیں:

وكذلك كل من لم يكن من أهل القتال لا يحل قتله إلا إذا قاتل حقيقة أو معنى بالرأي والطاعة والتحريض وأشباه ذلك .وتأمل قوله "قاتل حقيقة أو معنى بالرأي والطاعة والتحريض وأشباه ذلك

اسی طرح ہر اُس شخص کا قتل کرنا حلال نہیں جو لڑائی کے اہل لوگوں میں سے نہ ہو ماسوائے اس کے کہ وہ حقیقت میں لڑے یا رائے دے کر اور (دشمن کی) اطاعت کرکے اور دشمن کو جنگ پر ابھارنے اور اسی قسم کے کسی دوسرے

طریقے سے معنوی طور پر لڑائی میں حصّہ لے۔

امام ابن عبدالبرؒ نے فرمایا:

لـم يختلف العلماء فيمن قاتل من النساء والشيوخ انه مباح قتله ومن قدر على القتال من الصبيان وقاتل قتل

علما کا اس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں کہ جو عورتوں اور بوڑھوں میں سے لڑے تو اس کا قتل کرنا جائز ہے۔ اور بچوں میں جو لڑنے کی قدرت رکھے اور لڑے تو اُسے بھی قتل کیا جائے گا۔

امام ابن النحاسؒ فرماتے ہیں:

ويحـرم قتـل الـمـرأة والـصبـي إن لـم يقاتلا عند الشافعي و مالک وأحمد وأبي حنيفة فإن قاتلا قتلا.

کفار کی عورتوں اور بچوں کو قتل کرنے کی ممانعت ہے اگر وہ نہ لڑیں۔ امام شافعی رحمہ اللہ، امام مالک رحمہ اللہ، امام احمد رحمہ اللہ، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کی رائے کے مطابق مگر جب وہ لڑیں تب ان کو مارا جائے گا۔

ابن قدامہؒ فرماتے ہیں:

وَمَنْ كَـانَ مِنْ هَؤُلَاءِ الرِّجَالِ الْمَذْكُورِينَ ذَا رَأْيٍ يُعِينُ بِهِ فِي الْـحَـرْبِ، جَازَ قَتْلُهُ ؛ لِأَنَّ دُرَيْدَ بْنَ الصِّمَّةِ قُتِلَ يَوْمَ حُنَيْنٍ، وَهُوَ شَيْـخٌ لَا قِتَـالَ فِيـهِ، وَكَـانُـوا خَـرَجُـوا بِـهِ مَعَهُمْ، يَتَيَمَّنُونَ بِـهِ، وَيَسْتَعِيـنُـونَ بِـرَأْيِهِ، فَلَمْ يُنْكِرْ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عليه وسلم قتله ولان الرأى من اعظم المعونة فى الحرب

اسی طرح جو شخص مذکورہ افراد (معذور اور خواتین وغیرہ) میں سے ہو مگر وہ صاحب الرائے ہو۔ یعنی ایک اچھی رائے اور کارگر مشورہ کے ساتھ وہ جنگ میں کافروں کی مدد کرتا ہو تو اس کو قتل کرنا بھی جائز ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہوازن قبیلہ کے ایک بوڑھے سردار اور انتہائی زیرک و معاملہ فہم شخص دُرید بن صِمّہ کو جنگ حنین میں قتل کیا گیا تھا۔ حالانکہ وہ بہت بوڑھا آدمی تھا۔ اس میں لڑنے کی ذرا بھی سکت نہ تھی۔ لیکن جب بنو ہوازن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدمقابل نکلے تو وہ اپنے اس بوڑھے شخص کو باعث برکت سمجھتے اور اس کی جنگی واقفیت سے اس کا تعاون حاصل کرتے تھے۔ جب اس کو قتل کیا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے قتل پر کوئی تنقید اور انکار ظاہر نہیں فرمایا تھا۔ کیونکہ حالت جنگ میں رائے اور مشورہ دینا تعاون اور مدد کی سب سے بڑی صورت ہے۔

یہاں یہ بات ملحوظ خاطر رہے کہ کسی مخصوص مجرم کو قتل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ علمائے جہاد سے فتویٰ لیا جائے انفرادی طور پر کوئی مجاہد خود کوئی فیصلہ نہ کرے۔

بہرحال اس تفصیل سے یہ بات تو واضح ہوئی کہ مطلقاً یہ نعرہ لگانا کہ اسلام حالت جنگ میں بھی عورتوں اور بچوں کے قتل سے روکتا ہے اور یہ تفصیل نہ بتانا کہ چند صورتوں میں قتل کرنا جائز بھی ہے، کہاں کا انصاف ہے؟۔ انہی دلائل کو مدنظر رکھ کر اب ذرا ملالہ حملے کا جائزہ لیں۔ ملالہ اگر چہ جنس عورت ہے، ملالہ اگر چہ بچی ہے تب بھی اس کا قتل شرعاً ناجائز نہیں ہے۔ پھر اس پر اتنا اودھم مچانا کیا معنی رکھتا ہے؟ کیا ملالہ نے اپنی رائے سے کفار کی مدد نہیں کی؟ کیا ملالہ نے سوات میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کرنے پر کفار اور مقامی مرتدین کو نہیں ابھارا؟ کیا ملالہ نے امریکی نمائندوں اور خفیہ اہل کاروں سے ملاقاتیں نہیں کیں؟ کیا ملالہ نے نام نہاد این جی اوز کی گود میں بیٹھ کر پردے اور داڑھی کا مذاق نہیں اڑایا؟ بہت سے لوگ یہ کہتے ہیں کہ وہ ایک نابالغ بچی ہے، جن لوگوں نے اس کی ڈائری پڑھی ہے وہ یہ بات ضرور تسلیم کریں گے کہ وہ ایک صاحب الرائے لڑکی ہے اور معتوہ یعنی قریب البلوغ بھی ہے۔ اس کے گھر امریکی ایجنٹ سوات آپریشن کے دوران ٹھہرتے رہے۔ وہ اوباما کو اپنا آئیڈیل کہتی اور ہالبروک اور امریکی فوجی حکام کے ساتھ خفیہ ملاقاتیں کرتی رہی، اس کے بعد بھی وہ معصوم، ناسمجھ اور کم عقل کہی جاسکتی ہے؟ دیگر تمام کاموں میں صحیح سمجھا جاتا رہا، طالبان کے خلاف تحریک چلانے پر شاباشی سمیٹتی رہی، مزاحمت کا استعارہ قرار دیا جاتا رہا، اس وقت یہ شیطانی میڈیا اس کو ذہین فطین اور قوم کی مایہ ناز بیٹی کہتے رہے اور پاکستان کا قیمتی اثاثہ قرار دیتے رہے۔ یہ ایک بدیہی حقیقت ہے کہ میڈیا کے زہر نے ہر ایک کی عقل و خرد کو یرغمال بنا کر رکھ دیا۔ اچھے اچھے لوگ تک اس معاملے میں میڈیا کی اس سازش کا شکار ہوئے بالکل اسی طرح جیسے اس نے سوات آپریشن کے لیے جعلی ویڈیو پر بھونچال برپا کرایا تھا۔ مصدقہ اور ناقابل تردید اطلاعات کے مطابق یو ایس ایڈ اور امریکی ایمبیسی نے ملالہ ایشو پر ڈھول پیٹتے مختلف میڈیا ہاؤسز کو مجموعی طور پر ۷۳ ملین ڈالر کی رقم فراہم کی۔ امریکی ڈالروں پر پلنے والے یہ میڈیا ادارے، تجزیہ نگار اور مبصر، اینکرز اور دانش فروش اسلام، جہاد اور مجاہدین کے خلاف صلیبی جنگ کو بھڑکانے اور عامۃ المسلمین کی نظر میں مجاہدین کو'انسانیت دشمن' کی پہچان دینے میں دن رات مگن رہے۔

ملالہ پر حملے کو اس اصول پر پرکھنے کی ضرورت ہے کہ ''دیکھنا چاہیے کہ کس واقعہ کا کس کو کیا فائدہ ہوا ہے''۔ اسی طرح موجودہ منظر نامے میں صرف مندرجہ ذیل دو بیانات کو دیکھ لیا جائے تو بات واضح ہوجاتی ہے کہ کس نے کیا اور کس مقصد کے لیے کیا۔ ۱۴ اکتوبر کو انگریزی اخبار The News میں امریکی وزارت خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا:

The degree to which the Pakistani people turned against the Taliban after the attack on malala yousafzai helped their government go after them which would perhaps be a "silver lining" to his horrible tragedy.

(بقیہ صفحہ ۷۳ پر)

27 ستمبر: صوبہ غور............ضلع دولینہ............مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں............35 افغان فوجی ہلاک اور زخمی............ایک فوجی گاڑی بھی تباہ

ملالہ کا قتل، کس نے کیا؟؟؟

ڈاکٹر ولی محمد

ان سطور کو پڑھتے وقت تک اگر آپ تک یہ اطلاع نہیں پہنچی کہ سوات کی ۱۴ سالہ ملالہ جو ۹ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو مینگورہ میں نامعلوم افراد کی فائرنگ سے شدید زخمی ہوئی تھی، برطانیہ میں علاج کے دوران دم توڑ گئی ہے، تو بھی حیران مت ہوں۔ اگر چہ یہ مضمون اسی ملالہ کے بارے میں ہے جس کے ملال میں تمام ائمۃ الکفر، ان کے پالتو مرتدین اور دجال کی زبان بولنے والے ذرائع ابلاغ، غرض ساری کی ساری ذریت ابلیس ماتم کناں ہے، یہاں تک کہ امریکی فاحشہ اس کا 'غم' منانے کو نیم برہنہ ہوکر اس کا نام اپنی کمر پر لکھوا کر بھرے مجمعے کو دکھاتی ہے، اگر یہ مضمون اسی ملالہ کے بارے میں ہے تو وہ تو ابھی مری نہیں، پھر ''قتل'' کا عنوان کیوں؟ اور ''کس نے کیا؟'' کا تو سوال بالکل ہی بے تکا ہے......طالبان نے ذمہ داری قبول کر تو لی ہے......اور کیا چاہئے؟

یہ سب حقائق اپنی جگہ لیکن یہ بہر حال حقیقت ہے کہ ملالہ قتل ہو چکی ہے۔ لیکن اس کا قتل ۹ اکتوبر ۲۰۱۲ء کو نہیں، بلکہ ۲۰۰۹ء کو اسی دن ہو گیا تھا جب بی بی سی نے ''گل مکئی'' کے فرضی نام سے اس کی فرضی ڈائری شائع کرنے کا آغاز کیا تھا۔ جی ہاں فرضی ڈائری......اس پر ابھی بات کرتے ہیں...... پہلے قاتل کو جان لیجیے......قارئین ملالہ کا قاتل کوئی اور نہیں اس کا اپنا سگا باپ ہے، جی ہاں، دنیا جسے ضیاء الدین یوسف زئی کے نام سے جانتی ہے...... یہ بد بخت شخص ہی اپنی بیٹی کا اصل قاتل ہے......اور اس نے اپنی بیٹی کو اپنے مذموم مقاصد کی تکمیل کے لیے زندہ درگور کر ڈالا۔ قتل کی اس ''بھیانک واردات'' میں بی بی سی اور اس کا مقامی رپورٹر بھی منصوبہ بندی سے لے کر آخری مرحلے تک شریک رہے۔

تفصیل اس اجمال کی کچھ یوں ہے کہ بی بی سی نامی برطانوی نشریاتی ادارہ جو کہ اپنی اسلام دشمن اور سیکولر ذہنیت کی ترویج میں ایک خاص مہارت رکھتا ہے، اسے ایک ایسے کردار کی ضرورت تھی جس کے نام سے سوات کی فرضی ڈائری شائع کی جائے جس میں طالبان کو تعلیم، بالخصوص لڑکیوں کی تعلیم اور تمام ''بنیادی انسانی حقوق'' کا دشمن وغیرہ وغیرہ ثابت کیا جاسکے۔ اس طرح کی ڈائریاں، جس میں رپورٹر کسی فرد کی انٹرویو کی طرز پر گفتگو ریکارڈ کر کے پھر اسے خود مرتب کرتا ہے، بی بی سی پہلے بھی شائع کرتا رہا ہے۔ جیسے کہ لال مسجد کی ایک طالبہ مریم کے نام سے بھی ایک ڈائری بی بی سی نے شائع کی۔ (یہ اور بات کہ مریم اور اس کی ڈائری کو دجالی میڈیا نے، بلکہ خود بی بی سی نے بھی وہ کوریج نہیں دی جو ملالہ کو ملی......وجہ صاف ظاہر ہے)۔ تو سوات سے اس کردار کی تلاش میں بی بی سی کے نمائندے کی ملاقات ضیاء الدین یوسف زئی سے ہوئی جو کہ مینگورہ میں خوشحال پبلک سکول کے نام سے ایک سکول چلا رہا تھا اور بی بی سی کی طرح سیکولر، دین بے زار سوچ کا حامل ہونے کے ساتھ ساتھ اپنے سکول کو کالج بلکہ یونیورسٹی کے درجے تک ترقی دینے کے خواب بھی دیکھتا تھا جس کے لیے وہ کسی این جی او یا ڈونر کی تلاش میں تھا جس سے اس مقصد کے لیے وسائل بٹورے جاسکیں۔ لیکن اس کے ان خوابوں کے رنگ میں بھنگ طالبان نے ڈال رکھا تھا، کیونکہ طالبان مسلمانوں کے بچوں بالخصوص لڑکیوں کو مادر پدر آزاد، مادیت اور دین سے دوری پر مشتمل تعلیم سے بچانا چاہتے تھے، اور اس مقصد کے لیے انہوں نے وقتی نوعیت کے کچھ اقدامات کیے مثلاً بچیوں کو تعلیمی اداروں میں باپردہ ہوکر جانے کی ہدایت کی گئی۔ لیکن دجال کے حواریوں نے اپنے ازلی وطیرہ کے مطابق، طالبان کے ان اقدامات کو پروپیگنڈے کی توپوں کے دہانے پر رکھ لیا گیا، کہ طالبان سکولوں (دراصل فوج کے مورچوں) کو بموں سے اڑاتے ہیں، یہ تو ''تعلیم'' اور ''علم'' کے دشمن' ہیں (جب کہ پاکستان کا مروجہ نظام تعلیم ''علم'' کا جو ''نور'' پھیلا رہا ہے اس کی تیرگی تو بیان کے لیے شاید ایک کتاب کی محتاج ہے، مگر جن لوگوں نے کھلے ذہن اور عبرت کی نگاہ سے اس نظام کا قریب سے مشاہدہ کیا ہے وہ اس کے مفسدات سے بخوبی آگاہ ہیں)۔

قصہ مختصر......ضیاء الدین نے بی بی سی کے اس مکروہ منصوبے کی تکمیل کے لیے اپنی بیٹی کو 'پیش' کر دیا...... یقیناً وہ بیٹیاں اس لڑکی کے مقابلے میں خوش قسمت ہوا کرتی تھیں، جنہیں ان کے باپ زندہ درگور کر دیا کرتے تھے کہ آخرت میں تو اپنے رب کی جنتوں میں ہوں گی، لیکن اس بدقسمت لڑکی کو اس کے باپ نے بچپن ہی میں ایک ایسے راستے پر دھکیل دیا جس کی منزل آخرت کی یقینی اور دنیا کی ممکنہ بربادی تھی۔ اس ظالم شخص نے، اخباری اطلاعات کے مطابق جسے اس کے دین دار باپ نے اس کے سیکولر نظریات کی بنیاد پر گھر سے نکال دیا تھا، روز اول سے اپنی بیٹی کی بھی اسی نہج پر پرورش کی۔ اس نے اپنی بیٹی کے خوابوں تک کو اپنے مکروہ منصوبوں کے مطابق ڈھالنا چاہا۔ نیو یارک ٹائمز کی بنائی گئی ڈاکیومنٹری میں جب وہ کہتی ہے کہ میں ڈاکٹر بننا چاہتی ہوں تو یہ بتاتا ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ وہ سیاست دان بنے۔ ضیاء الدین کے لیے اپنے منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کا یہ سنہری موقع تھا چنانچہ اس کے اور بی بی سی کے مشترکہ منصوبے کے مطابق ضیاء الدین کے رٹائے ہوئے الفاظ اس کی بیٹی کے منہ سے کہلوائے گئے اور بی بی سی کے نمائندے کے ذریعے ان کو ڈائری کی شکل دے کر بی بی سی کی ویب سائٹ پر شائع کیے گئے۔

اس ڈائری کے اندر سوات کی روزمرہ زندگی اور سنے سنائے واقعات کو جس طرح طالبان اور اسلامی شعائر بالخصوص پردہ کے خلاف صحافیانہ angling کے لیے

27 ستمبر: صوبہ لغمان............مجاہدین اور صلیبی فوج کے مابین جھڑپ............5 صلیبی فوجی ہلاک اور زخمی

استعمال کیا گیا ہے وہی اس بات کا بین ثبوت ہے کہ اس کو کسی پیشہ ور صحافی نے مرتب کیا ہے۔ دیگ کے چند دانے ملاحظہ ہوں:

''میری ایک سہیلی ڈرتی ہوئی میرے پاس آئی اور بار بار قرآن کا واسطہ دے کر پوچھنے لگی کہ 'خدا کے لیے سچ سچ بتاؤ، ہمارے سکول کو طالبان سے خطرہ تو نہیں؟''

''سوات میں آجکل ایک بات مشہور ہوگئی ہے کہ ایک دن ایک عورت شٹل کاک برقعہ پہن کر کہیں جا رہی تھی کہ راستے میں گر پڑی۔ ایک شخص نے آگے بڑھ کر جب اسے اٹھانا چاہا تو عورت نے منع کرتے ہوئے کہا 'رہنے دو بھائی مت اٹھاؤ تاکہ مولانا فضل اللہ کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جائے''۔

(واضح رہے کہ ٹوپی والے برقعے کو شٹل کاک کہنا بھی سیکولر طبقے کا پردے سے بے زاری کا ایک بہت معروف مظہر ہے)۔

''آج کل مارٹر گولوں کی آوازیں بھی ختم ہوگئی ہیں لہٰذا رات کو اچھی طرح سے سو جاتے ہیں۔ سنا ہے کہ طالبان اب بھی اپنے علاقوں میں کارروائیاں کرتے ہیں۔ وہ بے گھر ہونے والے افراد کے لیے آنے والا امدادی سامان بھی لوٹ لیتے ہیں۔''

''آج کلاس میں استانی نے پوچھا کہ تم میں سے کون کون طالبان کا ایف ایم چینل سنتا ہے تو زیادہ تر لڑکیوں نے کہا کہ اب سننا چھوڑ دیا ہے۔ لیکن کچھ لڑکیاں اب بھی سن رہی ہیں۔ لڑکیوں کا خیال تھا کہ جب تک ایف ایم چینل بند نہیں ہوتا تب تک امن نہیں آسکتا۔''

آج میں اپنی ایک سہیلی کے گھر گئی تھی اس نے کہا کہ چند دن پہلے مولانا شاہ دوران کے چچا کو کسی نے قتل کر دیا تھا شاید اسی لیے طالبان نے غصّے میں آ کر ان سکولوں کو جلا دیا ہے۔ وہ کہہ رہی تھی کہ طالبان کو کسی نے تکلیف پہنچائی ہے جب انہیں تکلیف پہنچتی ہے تو وہ پھر اس طرح کا غصہ ہمارے سکولوں پر نکالتے ہیں۔''

واضح رہے کہ سوات اور دیگر علاقوں میں جہاں مجاہدین ناپاک فوج کے ساتھ برسر پیکار ہیں، وہاں فوج سکولوں کو اپنے مراکز اور اور مورچوں کے طور پر استعمال کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر اوقات فوج کے زیر استعمال یہ سکول بھی مجاہدین کا نشانہ بن جاتے ہیں۔ لیکن دجال کی زبان بولنے والا میڈیا صرف یہ شہ سرخی لگاتا ہے کہ ایک اور سکول تباہ ہوگیا، یہ حقیقت کہیں بین السطور چھپا دی جاتی ہے کہ سکول کی چار دیواری کو ڈھال کس نے بنا رکھا تھا......خود بی بی سی کی اسی ڈائری میں کئی مقامات پر اس بات کا تذکرہ موجود ہے کہ فوج نے سکولوں پر قبضہ جما رکھا ہے......لیکن اس بات کو سرسری انداز، نرم الفاظ میں نمایاں کیے بغیر ذکر کیا گیا ہے۔

چند اور نمونے ملاحظہ کیجیے، جو 'گل مکئی' کے سیکولر پس منظر اور اس کے دل و دماغ میں موجود اسلام بے زاری کی گواہی دے رہے ہیں:

''مولانا شاہ دوران نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ کل تین چوروں کو کوڑے لگائے جائیں گے جو بھی تماشہ کرنا چاہتا ہے وہ پہنچ جائے۔ میں حیران ہوں کہ ہمارے ساتھ اتنا ظلم ہوا ہے پھر لوگ کیوں تماشہ کرنے جاتے ہیں۔''

گویا چوروں کو سزا دینا بھی ظلم ہے۔ اور 'تماشہ' کا لفظ بھی یقیناً امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے شرعی فریضے سے لوگوں کو متنفر کرنے کے لیے گھسیڑا گیا ہے۔

''ایک زمانے میں مجھے برقعہ پہننے کا بہت شوق تھا لیکن اب اس سے تنگ آئی ہوئی ہوں کیونکہ مجھ سے اس میں چلا نہیں جا سکتا۔''

''میرا یہ چھوٹا بھائی اکثر دعا کرتا ہے کہ اے اللہ سوات میں امن لے آنا اگر نہیں آتا تو پھر امریکہ یا چین کو یہاں لے آنا''۔

''آج میں نے ریڈیو آن کیا تو حیرت ہوئی کہ ایک خاتون پروگرام کر رہی تھی اور لوگ فون کر کے اپنی پسند کے گانے کی فرمائش کر رہے تھے۔ ابو نے بتایا کہ یہ حکومت کا چینل ہے۔ بہت عرصے بعد میں نے ریڈیو پر پشتو کے گانے سنے''۔

ان ڈائریوں سے ضیاء الدین کے منصوبے کے عین مطابق اس کی بیٹی کو کسی حد تک شہرت ملی، اور ضیاء الدین نے اس شہرت کو 'کیش' کرانے کی کوششیں شروع کر دیں۔ اسی سلسلے میں وہ اپنی بیٹی کو ساتھ لے کر ہالبروک سے بھی ملا، اور بیٹی کے ذریعے اس سے 'تعلیم کے فروغ' کے لیے 'مدد' کی بھیک مانگی، کوے جیسا کائیاں ہالبروک سمجھ گیا کہ دونوں باپ بیٹی ڈالر بٹورنے کے چکر میں ہیں، پاکستانی حکومت کو دیے جانے والے اربوں ڈالرز کا ذکر کر کے ان باپ بیٹی کی درخواست کو ٹال دیا۔ اس ملاقات کی ویڈیو نیویارک ٹائمز اور الجزیرہ کی ویب سائٹ پر موجود ڈاکیومینٹریز میں دیکھی جا سکتی ہے۔ ہالبروک سے بھیک حاصل کرنے میں ناکامی سے بھی ضیاء الدین نے سبق نہیں سیکھا بلکہ بدستور اپنی بیٹی کی 'ذہن سازی' (Brain Washing) کرتا رہا اور ساتھ ساتھ اس کی مارکیٹنگ میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ 'اندھے کو کیا چاہیے، دو آنکھیں' کے مصداق دین بے زار این جی اوز اور سیکولر میڈیا تو پہلے ہی ایسے لوگوں کی تلاش میں ہوتے ہیں جن کے کندھے پر بندوقیں رکھ کر جہاد، پردہ حتیٰ کہ دین اسلام پر چلائی جا سکیں۔ چنانچہ ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۲ء کے عرصے میں اس لڑکی کو خوب استعمال کیا گیا، کبھی نیویارک ٹائمز کا نمائندہ کئی کئی دن آ کر اس کے گھر میں براجمان رہا اور اس کے شب و روز یہاں تک کہ سونے جاگنے تک کی فلم بندی کرتا رہا، کبھی بی بی سی نے اس کے انٹرویو نشر کیے۔ پھر اس کے باپ اور دیگر

27 ستمبر: صوبہ خوست............صوبائی گورنر کے قافلے کو بق اور صبرو کے اضلاع کے درمیان نشانہ بنایا گیا............گورنر کے دو باڈی گارڈ ہلاک

سرپرستوں کی بھاگ دوڑ کے نتیجے میں اس کو بچوں کے عالمی امن انعام کے لیے نامزد کیا گیا (اگرچہ یہ ایوارڈ بعد میں دیا نہیں گیا)، پھر اس کے لیے پاکستانی حکومت نے ایک نیا ایوارڈ ایجاد کیا یعنی 'قومی امن ایوارڈ'، جس کو بعد ازاں اسی کے نام سے موسوم کر دیا گیا۔

یوں بھیڑیوں کے اس گروہ نے ایک لڑکی کو اسلام اور مسلمانوں کے خلاف جنگ میں ڈھال کے طور پر استعمال کیا۔ لیکن یہ لڑکی اور اس کا باپ اس جنگ میں شریک ہونے اور اس کے مضمرات سے نہ صرف بخوبی آگاہ بلکہ کسی حد تک خوف زدہ بھی تھے۔ اس کا اندازہ اس کی ڈائری کے اس اقتباس سے بھی ہوتا ہے:

''ابو نے بتایا کہ چند دن پہلے بھی کسی نے ڈائری کا پرنٹ لے کر انہیں دکھائی تھی کہ یہ دیکھو سوات کی کسی طالبہ کی کتنی زبردست ڈائری چھپی ہوئی ہے۔ ابو نے کہا کہ میں نے مسکراتے ہوئے ڈائری پر نظر ڈالی اور ڈر کے مارے یہ بھی نہ کہہ سکا کہ 'ہاں یہ تو میری بیٹی کی ہے'۔''

اسی طرح جنوری ۲۰۱۲ میں دیے گئے بی بی سی کو انٹرویو میں ذرا یہ سوال جواب سنیے

بی بی سی: کیا آپ کو نہیں لگتا یہ ڈائری لکھ کر ملالہ اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال رہی ہے؟

ضیاء الدین: یقیناً یہ ایک خطرہ تھا، لیکن میرا خیال ہے کہ نہ بولنا اس سے بڑا خطرہ ہے کیونکہ یہ بالآخر ہمیں وحشیانہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کی غلامی میں لے جائے گا۔ یہ (ڈائری لکھنا) ہی ایک واحد راستہ بچتا ہے۔ اگرچہ ہم نے احتیاط بھی کی ہے۔ گل مکئی کے قلمی نام سے لکھنا بھی احتیاط کا حصّہ ہے۔

بی بی سی: کیا خود آپ کو بھی دھمکیاں ملی تھیں؟

ضیاء الدین: جی ہاں، (طالبان کے خلاف نام نہاد) قومی جرگے کے ترجمان کی حیثیت سے میں ہی ٹی وی ریڈیو اور تمام ذرائع ابلاغ سے رابطہ کرتا تھا۔ مجھے یاد ہے کہ ۲۰۰۹ء میں مجھے تقریباً ڈیڑھ ہفتہ گھر سے باہر گزارنا پڑا کیونکہ میرے بیوی بچے اس بات سے خوف زدہ تھے کہ طالبان کسی رات آکر مجھے قتل کر دیں گے۔

(اس بدبخت کو اپنے کرتوتوں کا انجام معلوم تھا لیکن پھر بھی اپنی حرکتوں سے باز نہیں آیا۔)

بی بی سی: پھر آپ نے اپنا گھر بار چھوڑا تاکہ فوج کو موقع دیں کہ وہ طالبان کے خلاف آپریشن کر سکے۔

ضیاء الدین: جی یقیناً، ہم نے سوات قومی جرگہ کی جانب سے فوج سے مطالبہ کیا کہ وہ طالبان کے خلاف آپریشن کرے اور ہمیں اس آپریشن سے بہت اچھے نتائج حاصل ہوئے (جس آپریشن کے نتیجے میں سوات کے لاکھوں مسلمان اپنے گھروں سے دربدر ہو کر مہینوں پناہ گزینوں کی طرح کیمپوں میں پڑے رہے، جس میں ناپاک فوج نے ہزاروں بے گناہ بوڑھوں اور عورتوں کو شہید کیا، جس میں سیکڑوں مساجد ناپاک فوج کی بم باری کے نتیجے میں شہید ہوئیں، اور جس کی وجہ سے آج بھی سوات میں مسلمانوں کی زندگی اجیرن ہے اور وہ فوج کی بندوقوں تلے خوف و ہراس کی فضا میں زندگی گزارنے پر مجبور ہیں، اس آپریشن کے لیے فوج کو مدعو کرنے پر یہ شخص آج بھی فخر کر رہا ہے اور اوپر بیان کیے گئے شاید یہی وہ 'اچھے نتائج' ہیں جن پر وہ خوش ہے)۔

بی بی سی: پھر میں نے ملالہ سے بات کی۔ اس کا کہنا تھا کہ یہ ڈائری لکھنے کا خیال اس کے باپ کا تھا۔

ملالہ: میرے والد نے مجھے کہا کہ تمہیں بی بی سی کے لیے ڈائری لکھنی ہے تو مجھے لگا یہ میرے لیے ایک موقع ہے کہ میں جو کچھ محسوس کرتی ہوں، اس کو لکھوں اور طالبان کا اصلی چہرہ دنیا کو دکھا سکوں کہ وہ سوات میں کیا کر رہے ہیں۔

(لیجیے، 'قوم کی بیٹی' خود بتا رہی ہے کہ اس کے باپ نے ہی اسے اس راستے پر لگایا)

بی بی سی: کیا تمہیں یہ لکھتے ہوئے ڈر نہیں لگا؟

ملالہ: نہیں مجھے ڈر نہیں لگا کیونکہ میرے اندر ایک جذبہ تھا کہ میں اپنے لوگوں کی خدمت کر رہی ہوں، اور اپنے اور لڑکیوں کے تعلیم کے حق کے لیے آواز بلند کر رہی ہوں۔

بی بی سی: پھر تم نے اپنی ڈائری میں کیا لکھا؟

ملالہ: ڈائری ایک آئینے کی طرح تھی۔ میں اس میں لکھتی تھی کہ سکول میں کیا ہوا، طالبات اور اساتذہ کے کیا خیالات ہیں، کلاس میں حاضری کتنی تھی۔ جو کچھ بھی ہوتا تھا میں ڈائری میں لکھ دیتی تھی۔

بی بی سی: اس وقت کیا واقعات رونما ہوتے تھے؟ طالبان ان دنوں کیا کرتے تھے؟

ملالہ: وہ لوگوں کو ذبح کرتے تھے اور انہوں نے ایک لڑکی کو ایک ہجوم کے سامنے کوڑے مارے۔ انہوں نے وادی سوات پر قبضہ کر لیا تھا اور لڑکیوں کی تعلیم پر پابندی لگا دی تھی۔ انہوں نے پورے سوات میں خوف اور دہشت پھیلا رکھی تھی۔

(غور کرنے کی بات ہے کہ یہ انٹرویو جنوری ۲۰۱۲ء میں لیا گیا جب کہ مذکورہ ویڈیو کا جھوٹا ہونا اس سے بہت عرصہ پہلے ثابت ہو چکا تھا، پھر بھی یہاں اس کا ذکر کرنا اس بات کا بین ثبوت ہے کہ ملالہ، صلیبی جنگ میں طالبان کے خلاف پروپیگنڈہ محاذ پر صلیبی لشکر کے ہراول دستہ میں شامل تھی)۔

بی بی سی: جب یہ سب کچھ ہو رہا تھا تم اس وقت سکول جاتی تھی، کیا یہ خطرناک نہیں تھا؟

ملالہ: ہاں جب طالبان نے سکول جانے سے منع کیا تھا تو میں تب بھی سکول جاتی تھی۔ انہوں نے چوتھی جماعت تک کی طالبات کو اجازت دی تھی، میں اس وقت پانچویں میں تھی لیکن پھر بھی سکول جاتی تھی۔

(حقیقت چھپ نہیں سکتی کہ سوات میں لڑکیوں کی تعلیم کبھی بھی مسئلہ نہیں تھی کیونکہ جب طالبان نے وقتی طور پر طالبات کے سکول جانے پر جزوی پابندی لگائی تھی، یہ لڑکی خود بھی اس دوران سکول جاتی رہی اور نہ اس کو اور نہ ہی کسی اور طالبہ کو نقصان پہنچا۔)

28 ستمبر: صوبہ میدان وردک............ضلع سید آباد............نیٹو سپلائی کے قافلے پر حملہ..................15 گاڑیاں تباہ..........7 محافظ ہلاک..........11 زخمی

زرمت میں قائم امریکی فوجی مرکز جس پر فدائی حملہ کیا گیا

۷ ااکتوبر کی صبح پکتیا کے ضلع زرمت میں امریکی فوجی مرکز کونورستان سے تعلّق رکھنے والے فدائی مجاہد صلاح الدین نے بارود بھرے ٹرک کے ذریعے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔جس کے نتیجے میں تیرہ امریکی اورانیس افغان فوجی ہلاک جب کہ اٹھائیس امریکی اور پینتالیس ۴۵ افغان فوجی شدید زخمی ہوئے۔اس کے علاوہ دوہیلی کاپٹر،ایک جدید کیمروں سیلیس جاسوسی بیلون،ایک ریڈیوایف ایم اسٹیشن اور متعددفوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔اس حملے میں امریکی مرکزمکمل طور پرمنہدم ہوگیا۔

عراق کے صوبہ صلاح الدین کے شہرتکریت میں واقع تسفیرات جیل پر ۲۷ستمبر ۲۰۱۲ءکومجاہدین نے حملہ کر کےجیل میں موجودتمام فوجی اہل کاراورافسروں کوہلاک کرنے کے بعدجیل میں کل قید ۳۵۰ میں سے اکثرقیدیوں کورہا کرالیا۔عراقی نیوزایجنسی کل العراق-این کے مطابق جیل توڑکرفرار ہونے والےقیدی مسلمان ۲۰۰ سے زائد تھےاوران میں سے ۵۰ کے لگ بھگ وہ قیدی مجاہدین تھے،جنہیں اہل سنت سے انتقام لینے کے لیےصفوی حکومت نے سزائےموت سنارکھی تھی۔

۲۰۰۷ میں بارودی سرنگ کا نشانہ بننے والی امریکی بکتر بند RG گاڑی

اللہ کے شیر امریکی کانوائے پر گھات لگانے کے لیے تیار بیٹھے ہیں

بارودی سرنگ حملے میں ہلاک ہونے والے امریکی فوجی کو اس کا ساتھی اٹھا رہا ہے۔

قندھار میں تباہ ہونے والا امریکی چنیوک ہیلی کاپٹر

نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد کنٹینروں کو آگ لگی ہوئی ہے۔

مجاہدین کی طرف سے تیار کردہ دیسی ساختہ بم جنھوں نے صلیبی افواج کی نیندیں حرام کی ہوئی ہیں

امریکی بکتر بند MRAP پر بارودی سرنگ سے حملے کے مناظر

۱۵ ستمبر ۲۰۱۲ء کو کیمپ باسٹین پر حملے میں تباہ ہونے والا امریکی ہیریئر طیارہ۔

۱۷ ستمبر ۲۰۱۲ء۔ کابل جلال آباد ہائی وے پر نیٹو سپلائی کانوائے پر حملے کے بعد کا منظر۔

۸ ستمبر ۲۰۱۲ء کو کابل میں سی آئی اے ہیڈ کوارٹر پر حملے کے بعد خون بکھرا پڑا ہے۔

یکم ستمبر ۲۰۱۲ء۔ وردک میں امریکی مرکز پر حملے کے بعد تباہ شدہ گاڑیاں

16 ستمبر 2012ء تا 15 اکتوبر 2012ء کے دوران میں افغانستان میں صلیبی افواج کے نقصانات

فدائی حملے:	5 عملیات میں 5 فدائین نے شہادت پیش کی	گاڑیاں تباہ:	163
مراکز، چیک پوسٹوں پر حملے:	195	ریموٹ کنٹرول، بارودی سرنگ:	270
ٹینک، بکتر بند تباہ:	180	میزائل، راکٹ، مارٹر حملے:	79
کمین:	49	جاسوس طیارے تباہ:	3
آئل ٹینکر، ٹرک تباہ:	176	ہیلی کاپٹر و طیارے تباہ:	3
مرتد افغان فوجی ہلاک:	1997	صلیبی فوجی مردار:	686
سپلائی لائن پر حملے:	41		

ملالہ یوسف زئی کو گولی جس نے بھی ماری ہو، یہ اب اہم نہیں رہا،لیکن اس واقعے نے اہل پاکستان کے لیے غور وفکر اور شعور وآگہی کے کئی نئے در وا کیے ہیں۔امریکہ کے زرخرید میڈیا اور معاشرے کے دیگر طبقات میں موجود صلیبی گماشتوں نے اس واقعے پر جو طوفان شور وغل برپا کیا،اس سے پاکستان کے مسلمان متاثر تو کیا ہوتے،الٹا وہ میڈیا اور امریکہ کے دیگر چمچوں سے بدظن ہو گئے ہیں۔

سوشل میڈیا سے لے کر بیٹھکوں اور تھڑوں پر ہر جگہ لوگ پوچھ رہے ہیں کہ آخر اس لڑکی نے ایسا کیا کارنامہ سرانجام دیا ہے جو اس کے غم میں اوبامہ سے لے کر لندن والے بھتہ خور بھینسے تک ہر ایک ہلکان ہو رہا ہے؟ وہ پوچھتے ہیں کہ کیا ملالہ کا خون خون ہے اور جامعہ حفصہ، ڈرون حملوں اور فوجی آپریشنوں میں شہید ہونے والوں کا خون پانی ہے؟

اہل پاکستان یہ سوال کرنے میں بھی آج حق بجانب ہیں کیا ملالہ کو 'بچہ سپاہی' کے طور پر حق و باطل کے اس معرکے میں مجاہدین فی سبیل اللہ کے خلاف صف آرا کرنے والے اس کے (جسمانی نہ سہی) روحانی قتل کے مجرم نہیں؟

امن اور تعلیم کے نام پر اس لڑکی کو مروانے والوں سے یہ سوال بھی پوچھا جا رہا ہے کہ جامعہ حفصہ اور پاکستانی بم باریوں اور ڈرون حملوں کا نشانہ بننے والے بیسیوں بیٹیوں اور دیگر مدارس کو مقتل بنائے جانے پر تمہیں افسوس کیوں نہیں ہوا؟

لوگ تو یہ بھی پوچھتے ہیں کہ کیا تمہیں لڑکیوں کی تعلیم اس لیے زیادہ عزیز ہے تاکہ جب وہ پڑھ لکھ جائیں تو ڈاکٹر عافیہ کی طرح انہیں بھی تم امریکہ کے ہاتھ بیچ سکو؟ غرض اس طرح کے بیسیوں سوالات ہیں جنہوں نے میڈیا کے جغادریوں کو بھی دفاعی پوزیشن لینے پر مجبور کر دیا ہے،اور وہ اپنی صفائیاں دیتے نظر آتے ہیں۔

ضرورت اس امر کی ہے کہ اس واقعے نے اہل پاکستان پر شعور کے جو در کھولے ہیں، وہ بند نہ ہوں بلکہ ایمان کی بصیرت سے ان کو مزید وا کیا جائے اور دجالی میڈیا اور رویبضہ کے شر سے بچتے ہوئے اس بات سے عبرت حاصل کی جائے کہ 'امن'، 'ترقی' اور 'تعلیم' ایسے بظاہر خوشنما لفظوں سے امت کو دھوکہ دینے والے کس قدر رذیل لوگ ہیں کہ اپنے شیطانی مقاصد کی تکمیل کے لیے بچوں تک کو استعمال کرنے میں ذرا عار محسوس نہیں کرتے، اور ابلیس کے یہ حواری اپنے پراپیگنڈہ کے ذریعے جن لوگوں کو امت کی نظروں سے گرا کر انہیں امت سے الگ تھلگ کرنا چاہتے ہیں، دراصل وہی تو لوگ امت کے حقیقی خیر خواہ، مجاہدین فی سبیل اللہ اور اہل حق ہیں، کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ

''باطل کے تیروں کا رخ جس جانب ہو، سمجھ لو کہ حق اسی طرف ہے''۔

اللھم ارنا الحق حق وارزقنا اتباعه وارنا الباطل باطلا وارزقنا اجتنابه

اے اللہ ہمیں حق کو حق دکھا اور اس کی تابع داری نصیب فرما اور باطل کو باطل دکھا اور اس سے بچا۔

بقیہ: ملالہ، ملال اور شریعتِ اسلامی

اسی طرح ۱۰ اکتوبر کو پرویز کیانی نے کہا ''ملالہ حوصلے اور امید کا استعارہ تھی، وہ ان اقدار کی علامت تھی جن کی خاطر افواجِ پاکستان جنگ لڑ رہی ہیں''۔

اب تک ملالہ پر حملے کے تناظر میں بہت سی باتیں منظر عام پر آ چکی ہیں۔ میڈیا کی دروغ گوئی نے دجال کا منہ بھی شرم سے پانی پانی کر دیا ہوگا لیکن یہ ہم ہی ہیں جو سادگی کی روئی اپنے کانوں میں ٹھونس کر خوابِ خرگوش میں ہیں۔اب بھی وقت ہے کہ ہم جاگ جائیں اور دشمنانِ اسلام کے خلاف بنیان مرصوص بن جائیں۔ورنہ کبھی کوئی سوچ سکتا تھا کہ ہنو مان کی شکل والا قاتل، بھتہ خور اور بدکردار شخص علمائے کرام کو لندن سے الٹی میٹم دے اور بدزبانی کرتا پھرے......

تحریک طالبان پاکستان کے امیر حکیم اللہ محسود حفظہ اللہ نے اس واقعہ پر اپنے بیان میں کہا کہ ''چھوٹے سے واقعات کو بڑھا چڑھا کر مجاہدین کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کیا جا رہا ہے۔مغرب کبھی اسلام مخالف کارٹونوں اور کبھی فلموں کی آڑ میں مسلمانوں کو اشتعال دلاتا ہے۔ پاکستانی خفیہ ادارہ آئی ایس آئی کے اہل کار عام شہریوں پر حملے کر کے ان کا الزام طالبان پر لگا دیتے ہیں تاکہ انہیں بدنام کیا جا سکے لہٰذا کوئی رائے قائم کرنے سے پہلے طالبان کے موقف کا انتظار کیا جائے''۔

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا کہ اس سارے واقعے میں سب سے گھناؤنا اور غلیظ کردار میڈیا نامی اژدھے کا ہے، جس کا سر کچلنا اب اہم ترین ضرورت بن گئی ہے۔میں مجاہدین کے امرا سے درخواست کروں گا کہ وہ اب باقاعدہ طور پر ان صحافیوں کو نشانہ بنانے کا فیصلہ فرمائیں جن کا وزن واضح طور پر کفر وارتداد کے پلڑے میں ہے کیونکہ یہ تمام خبثا رائے، تحریر و تقریر سے کفر کی مدد کرنے کے جرمِ مسلسل میں مبتلا ہیں۔اب وقت آ گیا ہے کہ مجاہدین ان کو اپنے ترجیحی اہداف میں شامل کریں۔

امت مسلمہ کے ان سادہ لوح افراد سے بھی درخواست ہے کہ وہ میڈیا پر ایمان نہ لائیں اور فتنوں سے بچنے کی کوشش کریں۔نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے ہی فتنوں کو 'اندھیری رات میں پے در پے آنے والے فتنوں' سے تعبیر فرمایا تھا اور اُن سے خبردار رہنے کی تلقین فرمائی تھی۔لہٰذا ہر ہر معاملے میں شریعت سے رہنمائی لیں اور دجل وفریب کی دنیا یعنی میڈیا کی خباثتوں اور زہر سے اپنے اذہان کو مسموم ہونے سے بچائیں۔علمائے کرام کی خدمت میں یہ عاجزانہ التجا ہے کہ وہ صرف دجالی میڈیا پر آنا چھوڑ دیں تو بہت سے فتنے اپنی موت آپ مر جائیں گے۔اللہ تعالیٰ ہمیں رویبضہ کی پھیلائی گئی گمراہیوں اور شر انگیزیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے عالمی تحریک جہاد کی خدمت کے لیے قبول فرمالے،آمین۔

☆☆☆☆☆

28 ستمبر: صوبہ قندھار..........افغان فوجی افسر کی فائرنگ..................7 افغان فوجی ہلاک............9 زخمی

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

محترمہ عامرہ احسان صاحبہ

سینئر نیٹو کمانڈر نے فرمایا ہے کہ طالبان بہت مضبوط اور طاقت ور ہیں۔ نیو یارک ٹائمز اطلاع دیتے ہوئے کہتا ہے کہ امریکہ جان گیا ہے کہ طالبان کو شکست دینا ناممکن ہے۔ افغان فوجیوں کے ہاتھوں امریکی نیٹو فوجیوں کے قتل نے ہمت توڑ دی، مورال گر گیا ہے۔ کمر ٹوٹ گئی ہے! امریکہ کو چُک پڑ گئی ہے؟

کوئی آکھے پیڑ لکے دی کوئی آکھے چُک

سچّی گل محمد بخشا اندروں گئی اے مُک

تشخیص وہی درست ہے کہ امریکہ کی اندروں گئی اے مُک، ورنہ طالبان مضبوط اور طاقت ور؟ پوری دنیا کی عسکری قوت و جبروت کے بالمقابل؟ یہ جنگ پوری دنیا کی اقوام کے ہمراہ اپنے تمام تر وسائل سمیت (کافر و مسلم ممالک یک جا) ۷ اکتوبر کو بارہویں سال میں داخل ہوگئی ہے۔ مقابل محصور وعملاً نہتے طالبان دیسی بموں یا چھینے گئے اسلحے کی بنیاد پر لڑنے والے یہ مجاہدین فی سبیل اللہ! طرح طرح کے فلسفے چھانٹ کر، الزامات لگا کر حقائق سے منہ چھپانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ مثلاً یہ کہ امریکی حکام کا تازہ ترین فرمان کہ اتحادی فوجیوں پر حملے سے قبل اکثر افغان اہل کار پاکستان کا سفر کرتے ہیں۔ حقانی نیٹ ورک کا ہاتھ ہے۔ پہلے اسامہ بن لادن ان کی تمام تر بلاؤں کے ذمہ دار تھے۔ ایبٹ آباد آپریشن کے بعد تو امریکہ کو کامیاب و کامران ہو جانا چاہیے تھا لیکن اس کے بعد...... شامتِ اعمال امریکہ صورت افغان فوجی گرفت! اب اس کی کیا توجیہہ ہو؟ امریکی فلسفہ طراز بھی ہانپ گئے ہیں۔ حقانی نیٹ ورک نیا ڈھول پیٹنے کو مل گیا ہے۔ اب پوری توجہ کا مرکز فدوی پاکستان اور اس میں حقانی گروپ ہے۔ فرما رہے ہیں پاکستان سے القاعدہ آ رہی ہے۔ اب القاعدہ کو کیا رونا۔ قاعدہ، قاعدہ کر دی نی میں آپے القاعدہ ہوئی! اب تو شام، لیبیا، مصر، سینا ہر طرف سے کالے جھنڈے اور القاعدہ نکلتی نظر آ رہی ہے۔ امریکہ اگر بھول گیا ہو تو ہم یاد کروائے دیتے ہیں۔ ہماری بولی سمجھ نہیں آتی تو اپنے مایہ ناز سفارت کار رچرڈ ہالبروک کی وصیّت ہی نکال کر پڑھ لو! نزاعی بیان تو مبنی بر سچ ہوتا ہے۔ جب آپریشن تھیٹر لے جایا جا رہا تھا تو بار بار افغانستان، پاکستان بارے میں تشویش کا اظہار کر رہا تھا۔ موت کا فرشتہ سامنے پا کر آخری بات یہ کہی۔ تمہیں افغانستان میں یہ جنگ ختم کرنا ہوگی۔ اسے بے قرار دیکھ کر ڈاکٹروں نے جب اسے پُرسکون رہنے کو کہا تو بولا کہ پھر اس جنگ کو ختم کرو۔ ہالبروک کی بے قراری بلا سبب نہ تھی جو اس کی آنکھیں دیکھ رہی تھیں وہ آج حرف بہ حرف پورا ہو رہا ہے۔ ۲۰۱۲ء میں اب تک ۵۳ گورے فوجی اپنے افغان اتحادی ساتھیوں کی بھینٹ چڑھ گئے اور ۸۰ زخمی ہوئے جنرل ایلن غصّے سے پاگل ہوا اٹھا ہے۔ انخلا تو جاری ہے ایک اس صورت میں کہ ایسی مشکل جنگ کا غم غلط کرتا جنرل جیفری بدترین اخلاقی قباحتوں میں مبتلا ہوا۔ کورٹ مارشلوں کی نذر ہو گیا واپس بلا لیا گیا۔ انخلا تو ہو رہا ہے۔

۱) صورتِ تابوت (خودکشی یا قتل کی صورت میں)

۲) نفسیاتی عوارض، پاگل پن

۳) اخلاقی بے راہ روی (امریکی سٹینڈرڈ)

۴) میک کرسٹل کی طرح امریکی پالیسی پر پھٹ پڑنے، انٹرویو دینے کی صورت میں

کابل میں ایک اور بریگیڈئر جنرل ہلڈ نر اپنے کمرے میں مرا پایا گیا، وجوہات نامعلوم...... یہ سال رواں کا واقعہ ہے۔ لیفٹیننٹ کرنل ڈینیل ڈیوس ایک مضمون میں چلا رہا ہے کہ یہ جنگ کارآمد ثابت نہیں ہو رہی۔ ہماری عسکری قیادت جنگ کے متعلّق سچ نہیں بول رہی، امریکہ اس ہارتی ہوئی بازی کے نتیجے میں چڑ چڑا اور بے زار ہو گیا ہے۔ امریکی انتظامیہ، حکمرانوں کا ردعمل دیکھ لیجیے جس ڈھٹائی سے وہ آزادی اظہار کے پردے میں منہ چھپائے مسلم اُمہ کے جذبات سے کھیل رہے ہیں کیا وہ عالمی قیادت کے دعوے داروں کو زیب دیتی ہے؟ اسی پر بس نہیں۔ نیویارک (Subway) میں مسلمانوں کے خلاف شرانگیز، نفرت انگیز پوسٹر جو انہیں وحشی (Savage) قرار دیتے ہیں۔ جہاد کو شکست دو، اسرائیل کی پشت پناہی کرو لکھ کر اپنا خبثِ باطن اور شناخت واضح کر رہے ہیں۔ عدالت اس شرانگیز پوسٹر کے حق میں نہ صرف فیصلہ دیتی ہے بلکہ حکم دیتی ہے کہ شام ۵ بجے سے پہلے واشنگٹن میں بھی یہ پوسٹر لگا دیے جائیں تا کہ توازن قائم رہے!

(بقیہ صفحہ ۴۵ پر)

یہ جنگ، اس کے فریقین، اس سے حاصل ہونے والے نتائج کے حقائق کو اہلِ شکم کے تراشیدہ فلسفوں کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ یہ حق و باطل کے مابین فیصلہ کن معرکے ہیں۔ مسجد اقصیٰ پر روزانہ کی بنیاد پر یہودیوں کے حملے اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ یہ ایک ہی جنگ ہے کہ جس کے محاذ پہلے عراق و افغانستان تھے اور اب یہ آگ پوری دنیا کے ہر خطے کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔

28 ستمبر: صوبہ فاریاب......ضلع المار......مجاہدین نے افغان فورسز سے دو گاؤں آزاد کروا لیے......6 افغان فوجی ہلاک......11 زخمی

'سینڈی طوفان'......امریکہ پر اللہ کے عذاب کا ایک کوڑا

رب نواز فاروقی

اللہ کی بے آواز لاٹھی حرکت میں آئی......میرے القوی ذوالقوۃ المتین رب کے سامنے امریکہ کی ''سپر پاور'' کیا حیثیت رکھتی ہے!!! بس وہاں سے اشارہ ہوا اور سمندر رب کے باغیوں کو عبرت بنا دینے کے لیے چڑھ دوڑا۔میرے اللہ نے تو محض سمندر کی لگامیں ہلکی سی ڈھیلی کیں اور پھر......

فَأَتَى اللّٰهُ بُنْيَانَهُم مِّنَ الْقَوَاعِدِ فَخَرَّ عَلَيْهِمُ السَّقْفُ مِن فَوْقِهِمْ وَأَتَاهُمُ الْعَذَابُ مِنْ حَيْثُ لاَ يَشْعُرُونَ(النحل: ۲۶)

''اللہ (کا حکم) ان کی عمارت کے ستونوں پر آ پہنچا اور چھت ان پر ان کے اوپر سے گر پڑی اور (ایسی طرف سے) ان پر عذاب آ واقع ہوا جہاں سے ان کو خیال بھی نہ تھا''۔

وہ جو دنیا میں جگہ جگہ میں ظلم اور درندگی کی تاریخ رقم کر رہے تھے، وہ جو میرے اللہ کے مقابلے کے لیے نکلے تھے، وہ جو میرے پیارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بار بار اہانت کا ارتکاب کرکے اِتراتے پھرتے تھے، وہ جو اللہ کی آخری کتاب کو کبھی نذرِ آتش کرتے اور کبھی بیت الخلا میں بہا کر شیطانی ناچ ناچتے تھے، وہ جو گوانتانامو، بگرام، ابوغریب اور دنیا بھر کے عقوبت خانوں میں اللہ کے بندوں پر جور وستم کے پہاڑ توڑنے کے بعد سینہ پھلا کر کہتے کہ ''بلاؤ اپنے رب کو کہ تمہاری مدد کرے''......وہ جنہوں نے اسلام کی معصوم کلیوں کو روندا، میری ماؤں بہنوں کے پاکیزہ آنچلوں کو داغ داغ کیا، ہمارے ضعیفوں اور بزرگوں کی سفید داڑھیوں کو نوچا، امت کے جوانوں کو تہہ تیغ کرنے کی ٹھانی......جن کی چیرہ دستیاں اقصیٰ سے لے کر بیت اللہ تک اپنا کام کرتی رہیں، جن کی سازشیں اور فریب عراق سے لے کر افغانستان تک اپنی چالیں چلتے رہے، جن کے جھوٹ اور مکر مشرق وسطیٰ سے لے کر مشرق بعید تک امت کو گمراہیوں کے راستوں پر چلانے کے لیے سرگرداں رہے، جن کی مکاریوں اور عیاریوں کی آماجگاہ بلاد المسلمین قرار پائے......وہ جو خدائی کے دعوے دار بن کر نکلے اور کانے دجال اور ملعون ابلیس کے طور طریقوں، تہذیب ومعاشرت اور سیاست ومعیشت کو بزور دنیا میں رائج کرنے والے بنے، وہ جو دہائیوں تک لاکھوں ٹن بارود کی فصل کو مسلمانوں کی سرزمین پر بونے کے بعد ''جمہوریت، آزادی، انسانی حقوق اور لبرل ازم'' کی کھیتیوں کو مسلمانوں کے خون سے سیراب کرتے رہے......وہ حقیقت میں اتنے بودے، اتنے کمزور، اتنے لاچار اور اتنے بے بس نکلے کہ ایک 'سینڈی' کی مار نہ سہہ سکے۔ سارا کروفر پانی میں بہہ گیا، ساری رعونت خاک میں مل گئی، ساری ٹیکنالوجی چند لہروں سے مات کھا گئی اور ساری روشنیوں کو اندھیروں میں بدلنے میں چند لمحے ہی لگے......کفر کی سیاہیوں میں روشن خیالی تلاش کرنے والو! یہ ہے......أَتَى أَمْرُ اللّٰهِ

آ گیا میرے رب کا امر آ گیا......کوئی پہلے بچا سکا نہ اب بچا سکے گا۔کفر کی بربادی کے لیے میرا اللہ خود آ گیا۔اللہ تعالیٰ اپنے باغیوں کو ڈھیل تو دیتا ہے لیکن کبھی بھی بے مہار نہیں چھوڑتا۔اُس کی پکڑ سے کفار اور ظالم ایک مخصوص وقت تک تو بچ سکتے ہیں لیکن ہمیشہ کے لیے محفوظ ومامون نہیں رہ سکتے۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ سابقہ اقوام کی تباہی کا منظر پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

> ۶ کروڑ افراد اس طوفان سے بلاواسطہ متاثر ہوئے، ایک کروڑ سے زائد افراد بجلی سے محروم ہوئے، نیویارک، پنسلوانیا، کنٹی کٹ، میری لینڈ، کیرولینا، ورجینیا، بالٹی مور، فلاڈلفیا، میری لینڈ، مشرقی ٹینیسی، نیوجرسی، لاس اینجلس سمیت تیرہ امریکی ریاستیں تباہی کا منظر پیش کر رہی ہیں، نیویارک سٹاک ایکسچینج ۵ فٹ پانی میں ڈوب گئی، ۱۲ ہزار سے زائد پروازیں منسوخ کی گئیں۔ابتدائی اندازوں کے مطابق اس طوفان سے امریکی معیشت کو پہنچنے والے نقصان کا تخمینہ ایک کھرب ڈالر لگایا گیا ہے۔

فَكَأَيِّن مِّن قَرْيَةٍ أَهْلَكْنَاهَا وَهِيَ ظَالِمَةٌ فَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا وَبِئْرٍ مُّعَطَّلَةٍ وَقَصْرٍ مَّشِيدٍ (الحج: ۴۵)

''اور بہت سی بستیاں ہیں کہ ہم نے ان کو تباہ کر ڈالا کہ وہ نافرمان تھیں۔سو وہ اپنی چھتوں پر گری پڑی ہیں۔اور (بہت سے) کنوئیں بے کار اور بہت سے محل ویران پڑے ہیں''۔

مترفین اپنے تئیں اللہ کے بندوں پر جبر وقہر کے بدترین حربے آزماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی ہمسری کا دعویٰ کرنے والے کبر ونخوت میں جتنا بھی بڑھ جائیں لیکن القہار کی ایک جھڑک ہی اُن کا تیہ پانچہ کرنے کو کافی ہوتی ہے......

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ أَوْ تَسْمَعُ

29 ستمبر: صوبہ بدخشاں......ضلع وردوج......مجاہدین کی بڑی کارروائی......ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر کو تباہ......20 پولیس اہل کار قیدی بنا لیے......متعدد پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی

لَهُمْ رِكْزاً(مریم:۹۸)

''اور ہم نے ان سے پہلے بہت سے گروہوں کو ہلاک کر دیا ہے بھلا تم ان میں سے کسی کو دیکھتے ہو یا (کہیں) ان کی بھنک سنتے ہو؟''۔

محبوبِ رب العالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارکہ میں گستاخی کا بار بار ارتکاب کر کے رب العالمین کے غضب کو بھڑکایا گیا تو یہ بدبخت نظام اللہ تعالیٰ کے انتقام سے کیونکر بچ سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تو فرمادیا کہ

إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ(الحجر:۹۵)

''ہم بس (کافی) ہیں تیری طرف سے ٹھٹھے کرنے والوں کو''۔

محسنِ امت شیخ اسامہ بن لادنؒ کی شہادت کے بعد لکھنے والوں نے لکھا تھا کہ ''امریکیو! تم نے شیخ اسامہؒ کے جسدِ خاکی کو سمندر برد کر دیا...... اب آنے والے دنوں میں اگر سمندر بے قابو ہو جائے تو اُس کی تباہی کا سامنا کرنے کو بھی تیار رہنا''۔ صرف ڈیڑھ سال بعد ہی اللہ تعالیٰ نے اپنے بدترین باغی ملک کو ہلا مارا...... امریکی معیشت کی بنیاد سمجھے جانے والے علاقہ مین ہیٹن پر گیارہ سال پہلے ۱۱/۹ کو مجاہدین نے تباہی مسلط کی اور اب مجاہدین کے رب نے اس پورے علاقے کو ڈبو کر رکھ دیا۔ گویا مِمَّا خَطِيئَاتِهِمْ أُغْرِقُوا فَأُدْخِلُوا نَاراً کی عملی تفسیر امریکہ کی صورت میں دیکھی جا سکتی ہے۔

ابتدائی اطلاعات کے مطابق نیو یارک شہر کا نصف سے زائد حصہ مکمل طور پر پانی میں ڈوب گیا، سب وے ٹرین کا نظام درہم برہم ہو گیا، ۶ کروڑ سے زائد افراد اس طوفان سے براہ راست متاثر ہوئے، ایک کروڑ سے زائد افراد بجلی سے محروم ہوئے، نیو یارک، پنسلوانیا، کنٹی کٹ، میری لینڈ، کیرولینا، ورجینیا، بالٹی مور، نیو جرسی، فلاڈلفیا، میری لینڈ، مشرقی ٹینسی، لاس اینجلس سمیت تیرہ امریکی ریاستیں تباہی کا منظر پیش کر رہی ہیں، نیو یارک سٹاک ایکسچینج ۵ فٹ تک پانی میں ڈوب گئی، ۱۶ ہزار سے زائد پروازیں منسوخ کی گئیں۔ ابتدائی اندازوں کے مطابق اس طوفان سے امریکی معیشت کو پہنچنے والے نقصان کا تخمینہ ایک کھرب ڈالر لگایا گیا ہے۔

وَكَذَلِكَ أَخْذُ رَبِّكَ إِذَا أَخَذَ الْقُرَى وَهِيَ ظَالِمَةٌ إِنَّ أَخْذَهُ أَلِيمٌ شَدِيدٌ(ھود:۱۰۲)

''اور تمہارا پروردگار جب نافرمان بستیوں کو پکڑا کرتا ہے تو اس کی پکڑ اسی طرح کی ہوتی ہے۔ بے شک اس کی پکڑ دکھ دینے والی (اور) سخت ہے''۔

نیو یارک کی قریبی ریاست نیو جرسی میں جوا خانوں کی وجہ سے شہرت رکھنے والا ساحلی شہر اٹلانٹک سٹی بھی سمندر برد ہو گیا۔ ۱۸۰ کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلنے والی ہواؤں نے سمندری پانی کی لہروں کو اٹھا اٹھا کر شیاطین کے مراکز کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا۔ 'یو ایس ٹوڈے' کی رپورٹ کے مطابق ۱۹۱ سالہ ریکارڈ توڑ طوفان کے باعث نیو جرسی میں ایک ڈیم ٹوٹ گیا...... اس طوفان نے امریکی تاریخ کے بدترین طوفان کا روپ دھار لیا، امریکی نیوکلیئر پاور پلانٹس کی دیکھ بھال کرنے والے نیوکلیئر ریگولیٹری کمیشن نے تسلیم کیا ہے کہ امریکی ایٹمی پاور پلانٹس میں پانی آ گیا ہے اور خطرے کے نشان سے اوپر چلا گیا ہے، جس کے باعث دو ایٹمی پلانٹس کو بند کر دیا گیا ہے۔ کینیڈین جریدے 'دی گلوب اینڈ میل' کا کہنا ہے کہ امریکی ریاستوں میں سمندر کنارے موجود نیوکلیئر پلانٹس کے اطراف سخت حفاظتی اور امدادی اقدامات کیے گئے ہیں کیونکہ پانی ان پلانٹس میں گھس سکتا ہے اور بپھرا ہوا سیلابی ریلا کسی بھی وقت ایٹمی تنصیبات کو تہس نہس کر سکتا ہے۔

وَقَالُوا مَنْ أَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً أَوَلَمْ يَرَوْا أَنَّ اللَّهَ الَّذِي خَلَقَهُمْ هُوَ أَشَدُّ مِنْهُمْ قُوَّةً وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ (فصلت:۱۵)

''کہنے لگے کہ ہم سے بڑھ کر قوت میں کون ہے؟ کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ اللہ جس نے ان کو پیدا کیا وہ ان سے قوت میں بہت بڑھ کر ہے''۔

یہ وقت ہے کہ نمبر بنانے کی خاطر کفار سے ''انسانی ہمدردی'' کا اظہار اور ''انسانیت کی خدمت'' کا دعویٰ لے کر کافروں کے لیے غم گساری کے جذبات کا اظہار کرنے کی بجائے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ان دشمنوں کی مکمل بربادی اور نابودی کی دعائیں کی جائیں...... رب کے حضور گڑگڑا کر اپنے مستضعف بندوں کی مدد و اعانت کی التجائیں کی جائیں...... رات کے آخری پہروں میں اور دن کے اجالوں میں اپنے رب سے دعائیں کی جائیں کہ کفار کی کمر توڑ دے، اُن کی شوکت کو ذلت میں بدل دے اور اُنہیں دنیا و آخرت کی رسوائیوں کی تصویر بنا دے۔

محبوبِ رب العالمین نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شانِ مبارکہ میں گستاخی کا بار بار ارتکاب کر کے رب العالمین کے غضب کو بھڑکایا گیا تو یہ بدبخت نظام اللہ تعالیٰ کے انتقام سے کیونکر بچ سکتا ہے۔

اللھم منزل الکتاب مجری السحاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم وزلزلھم اللھم احصھم عدد، وقتلھم بدد، ولا تغادر منھم احدا!!اللھم زلزل اقدامھم، وشتت شملھم، وھزم جندھم، واھلک شبابھم، ودمر دیارھم اللھم علیک بالنصاری والکفار الملحدین .اللھم شتّت شملھم .اللھم رمل نساء ھم ویتّم أطفالھم .اللھم زلزل الأرض تحت أقدامھم .اللھم أرنا فیھم یوما أسودا.اللھم غرقھم کما غرقت فرعون وقوم نوح

☆☆☆☆☆

29 ستمبر: صوبہ فراہ......... بقوہ......... بارودی سرنگ دھماکے......... 2 نیٹو ٹینک تباہ......... 7 نیٹو فوجی ہلاک......... متعدد زخمی

عالمی منظر نامہ

امریکی بم باری سے عراق میں اب بھی معذور بچے پیدا ہو رہے ہیں

علی ہلال

عراق میں امریکی ظلم و سربریت کے تباہ کن اثرات اب تک سامنے آ رہے ہیں۔ امریکی فوج نے عراق میں انتہائی خطرناک اور مہلک ہتھیار استعمال کر کے جہاں عوامی آبادی کو تباہ و برباد اور ہزاروں افراد کو ہلاک کیا، وہیں اس کے اثرات ملک میں پیدا ہونے والے نومولود بچوں کے جسموں پر معذوری اور اپاہج پن کی صورت میں رونما ہو رہے ہو رہے ہیں۔ عرب خبر رساں ادارے العربیہ نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ عراق میں ۲۰۰۴ء کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کی اکثریت اپاہج اور معذور ہے۔ بچوں کی بڑی تعداد پیدائشی طور پر ہاتھوں اور پیروں سے محروم ہے۔ ان کے جسموں پر بدنما داغ اور دھبے ہوتے ہیں۔ جلد پر پھوڑے پھنسیاں ہوتی ہیں، بیش تر بچوں کے سر پر بال نہیں اگتے، جب کہ کچھ بچے پیدائشی طور پر ٹھیک ہوتے ہیں، تاہم ان کے دانت نکل آنے کے بعد دانتوں کی متعدد بیماریاں انہیں گھیر لیتی ہیں۔

اسپتالوں کی میڈیکل رپورٹس کے مطابق پیدا ہونے والے بچوں کی اکثریت ذہنی اور دماغی بیماریوں میں مبتلا ہے۔ رپورٹ کے مطابق یہ مسئلہ نا صرف پیدا ہونے والے بچوں کو درپیش ہے بلکہ عراقی خواتین میں قبل از وقت حمل ضائع ہونے کے واقعات کی شرح بھی بہت زیادہ ہے۔ اخبار کے مطابق یہ واقعات اس قدر زیادہ رونما ہونے لگے ہیں کہ عراق عالمی سطح پر حمل گر جانے کے واقعات میں سرفہرست ہونے کے قریب ہے۔ معذور بچے پیدا ہونے اور حمل ضائع ہونے کے واقعات سب سے زیادہ فلوجہ اور بصرہ میں نوٹ کیے جا رہے ہیں۔

عراقی نیشنل ہیلتھ آرگنائزیشن کی سروے ٹیم نے لکھا ہے کہ گزشتہ ایک ماہ کے اندر فلوجہ میں پیدا ہونے والے ۲۶ بچوں میں سے ۲۴ معذور تھے۔ یہ بچے مختلف جسمانی و ذہنی بیماریوں کا شکار تھے۔ کوئی ٹانگوں سے محروم تھا اور کسی کے ہاتھ پیر ٹیڑھے تھے، جب کہ بعض بچے نظر کی کمی اور بعض آنکھوں میں بھینگے پن کے شکار تھے۔ برطانوی اخبار 'انڈی پنڈنٹ' نے بھی اپنی رپورٹ میں اس کی تصدیق کی ہے۔ برطانوی جریدے کی رپورٹ کے مطابق اپاہج بچوں کی پیدائش کی شروعات ۲۰۰۴ء میں اس وقت ہوئی جب امریکی میرینز نے فلوجہ اور بصرہ میں فاسفورس بموں کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا تھا اور یہ سلسلہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بتدریج بڑھتا گیا۔ ابتدائی برسوں میں یہ شرح اٹھارہ فی صد تک رہی تاہم دو ہزار دس کے بعد سے اس کی شرح میں پریشان کن اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ دونوں مذکورہ شہروں میں سے ہر سو میں سے تیس سے سینتیس بچے اپاہج پیدا ہوتے ہیں۔ ۲۰۱۰ء کے بعد دونوں شہروں میں ۱۳ سو سے زائد بچے مختلف معذوریوں کا شکار ہیں۔ جب کہ دو سال کے عرصے میں ایک ہزار سے زائد خواتین کے حمل ضائع ہونے کے واقعات بھی رونما ہوئے ہیں۔

ملک کے بقیہ شہروں میں یہ شرح قدرے کم ہے تاہم رپورٹس کے مطابق ہر ایک سو میں سے اٹھارہ سے تیس معذور بچوں کی ولادت اور بڑی تعداد میں حمل ضائع ہونے کے عمل نے قومی ادارہ صحت کو چونکا دیا ہے۔ عراق کی عربی ویب سائٹ البغدادیہ کا کہنا ہے کہ عراق میں دو ہزار چار کے بعد قبل از وقت حمل ضائع ہونے اور معذور بچوں کی پیدائش کے واقعات میں گزشتہ برسوں کے مقابلے میں ۴۵ فی صد اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ ویب سائٹ نے لکھا ہے کہ فلوجہ میں برطانوی اور امریکی فوجوں نے ایسے اسلحے کا استعمال کیا تھا جو قانوناً ممنوع اور انسانیت کے لیے مہلک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فلوجہ اور بصرہ کے پانی کے ذخائر میں آج بھی ان مہلک بموں کے اثرات کو محسوس کیا جا سکتا ہے۔

العربیہ کی رپورٹ کے مطابق عراق کے قومی ادارہ صحت نے اپنی رپورٹ میں عراق کے ٹوکسیکولاجسٹ (toxicologist) ''زہریلے مادوں کے ماہرین'' کی تحقیقات شامل کی ہیں، جس میں ان ماہرین کی تحقیقات کی روشنی میں یہ حقیقت واضح ہو چکی ہے کہ عراق میں پیدا ہونے والے نومود بچوں کی پیدائشی بیماریوں اور قبل از وقت حمل کے ضائع ہونے کے کیسز کی بنیادی وجہ امریکی اور برطانوی افواج کی جانب سے استعمال کردہ مہلک ہتھیار رہیں جن کے نتیجے میں وہاں پانی کے ذخائر میں ان کے اثرات سرایت کر چکے ہیں اور فضاؤں میں اس کی آلودگی پھیل گئی ہے۔ ادارے کے مطابق یہ اعداد و شمار وہ ہیں جو اسپتالوں کی رپورٹس کی روشنی میں تیار کیے گئے ہیں جب کہ اس کے علاوہ دیہاتی علاقوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی بیماریوں کا صحت کے مراکز میں اندراج نہ ہونے کی وجہ سے ان کی تعداد معلوم نہیں ہو سکی ہے، جو یقیناً کئی گنا زیادہ ہے۔

عراق میں ۲۰۰۴ء کے بعد پیدا ہونے والے بچوں کی اکثریت اپاہج اور معذور ہے۔ بچوں کی بڑی تعداد پیدائشی طور پر ہاتھوں اور پیروں سے محروم ہے۔ ان کے جسموں پر بدنما داغ اور دھبے ہوتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

29 ستمبر: صوبہ ہرات............ رباتورک............ مجاہدین کا افغان فوج کا حملہ............ 7 افغان فوجی ہلاک............ 5 زخمی ہوگئے............ ایک فوجی گاڑی تباہ

نائیجیریا کے طالبان: عیسائی تسلط اور امریکی مفادات کے لیے بڑھتا ہوا خطرہ

محمد زبیر

نائیجیریا مغربی افریقہ میں واقع ۹،۲۳،۷۶۸ مربع کلومیٹر پر محیط افریقہ کا سب سے زیادہ آبادی والا ملک ہے۔ اس کے ہمسایہ ممالک میں کیمرون، تشاد، نائیجر اور بنین شامل ہیں۔ ۸۵۳ کلومیٹر لمبی ساحلی پٹی والا یہ ملک قدرتی وسائل مثلاً گیس، پٹرول، ٹن، لوہا، کوئلہ، نیوبیم، سیسہ اور جست سے مالا مال ہے۔ یہاں پائے جانے والے تیل کا تخمینہ ۳۶ بلین بیرل ہے جو کہ دنیا میں تیل کا دسواں بڑا ذخیرہ ہے۔ اسی طرح نائیجیریا میں پائی جانے والی گیس کا تخمینہ ۱۸۲ ٹریلین کیوبک فٹ لگایا گیا ہے۔ اس حساب سے یہ دنیا میں تیل کی پیداوار والا ساتواں بڑا ملک ہے۔ یہاں کی کل آبادی ۱۳۸ ملین ہے۔ آج کے اعداد و شمار کے مطابق آبادی کا ۵۵ فیصد مسلمان اور چالیس فیصد عیسائی ہے۔ ملک کے شمالی علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے جب کہ جنوبی علاقوں میں عیسائی بڑی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔

نائیجیریا میں اسلام کی آمد:

نائیجیریا میں اسلام کی آمد کا ذریعہ حضرت عقبہ بن نافع رضی اللہ عنہ کی شمالی افریقہ کی فتوحات بنیں۔ نائیجیریا کی تجارتی سرگرمیاں شمالی افریقہ سے جڑی ہوئی تھیں وہاں سے تاجر سوڈان اور نائیجیریا آتے تھے۔ شمالی افریقہ میں اسلام کی اشاعت کا اثر انہی تاجروں کے ذریعے نائیجیریا تک بھی پہنچا اور یہاں پر لوگوں نے مظاہر پرستی کو ترک کر کے اسلام قبول کرنا شروع کر دیا۔ ۱۵ ویں صدی عیسوی تک زیادہ تر شمالی نائیجریا میں اسلام پھیل گیا۔ اس وقت شمالی علاقوں میں پائے جانے والے قبائل فلانی اور ہاؤسا مسلمان ہیں۔ فلانی قبائل کا تو شجرہ بھی جا کر حضرت عقبہؓ کی اولاد سے ملتا ہے جو شمالی افریقہ سے یہاں آئے تھے۔

نویں صدی میں یہاں کا حکمران کینوری خاندان بھی اسلام لے آیا۔ ان کے بادشاہ حمئی بن سلامہ نے اسلام قبول کر کے کینم بورنو میں اسلامی ریاست کی بنیاد رکھی۔ ۱۸۰۴ء تک اسی خاندان کی حکومت رہی۔ اس دور میں نائیجیریا چھوٹی چھوٹی ریاستوں میں تقسیم تھا۔ اردگرد کی بعض دیگر ریاستوں میں بھی اسلام غالب آیا۔ ان میں نمایاں ہاؤسا کی ریاست تھی جہاں اسلامی دعوت ۱۳۲۵ء میں پہنچی تھی۔ صدیوں تک نائیجیریا کی مسلم ریاستیں اسلامی شریعت اور عادل حکمرانوں کے تحت رہیں۔ لیکن پھر آہستہ آہستہ جنوب کے علاقوں میں پائے جانے والے جنگجو مشرکین اقتدار پر غالب آگئے اور مسلمان ریاستیں ختم ہوگئیں۔ مشرکین کے اقتدار تلے اور ان کے تحت رہنے کا اثر یہ ہوا کہ سترھویں صدی تک مسلمانوں پر مشرک اقتدار کا رنگ چڑھا نظر آنے لگا۔

ایسی صورت حال میں اللہ تعالیٰ نے عقبہ بن نافعؓ کی ہی اولاد میں سے ایک عالمِ ربانی شیخ عثمان دان فودیو رحمہ اللہ سے تجدید دین کا کام لیا۔ یہ فلانی قبیلے سے تعلق رکھنے والے بڑے عالم تھے جن کے درس میں ایک وقت میں ایک ہزار سے زائد علما شریک ہوتے تھے۔ شیخ عثمان دان رحمہ اللہ شرک اور مظاہر پرستی کے خلاف توحید کی دعوت لے کر اٹھے اور جابر حکمرانوں کے کے اقتدار کو للکارتی ایک دعوت بن گئے۔ ان کی بڑھتی ہوئی دعوت اور اثر و رسوخ سے خائف گوبیر کے حکمران، سرکی باوا نے پہلے خوشامد اور مال کے ذریعے ان کو ساتھ ملانے کی کوشش کی لیکن جب ناکام رہا تو مخالفت پر اتر آیا۔ اس نے حجاب پر پابندی عائد کر دی اور مردوں کو بھی جبہ پہننے سے روک دیا۔ بعد کے حکمران ینفا نے انہیں ڈیگال سے گوڈو جانے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا۔ اس پر فلانی قبیلے کے لوگ شیخ کی قیادت میں ان حکمرانوں کے خلاف کھڑے ہوگئے۔

شیخ عثمان دانؒ نے لوگوں کو جہاد پر ابھارنے اور ان کے سامنے اپنی جد و جہد کے مقاصد واضح کرنے کے لیے دو رسائل ''وثیقات اہل السودان'' اور ''کتاب الفرق'' لکھے۔ جن میں لوگوں کو شرک اور مشرک حکمرانوں سے نجات کے لیے جہاد کا فریضہ یاد دلایا۔ اس تحریکِ جہاد کے مقاصد اعلائے کلمۃ اللہ، بت پرستی اور تصویر پرستی کے شرک کا خاتمہ، ہاؤسا کے کافر حکمرانوں کو معزول کرنا، اسلامی شعائر پردے وغیرہ پر آزادی سے عمل قرار دیے گئے۔

۱۸۰۴ء میں جب ینفا حکمران تھا، سب سے پہلے ٹیبکن کواٹو میں ینفا کی فوج کو مجاہدین نے شکست دی۔ ۱۸۰۸ء میں الکالاوا پر مجاہدین کے قبضے کے دوران ینفا مارا گیا۔ اس کی موت کے بعد باقی ریاستوں کے حکمرانوں نے متحد ہو کر مزاحمت کی کوشش کی لیکن ناکام رہے۔ اردگرد کی ریاستوں کو بھی شیخ کے شاگرد اسلامی حکم کے تحت لے آئے۔ اس پورے جہاد میں شیخ عثمان دانؒ کے بھائی شیخ عبد اللہؒ بھی ان کے شانہ بشانہ رہے۔ اس جہاد کے نتیجے میں شیخ عثمان دان فودیوؒ کے تحت سکاتو کی وسیع اسلامی امارت وجود میں آئی۔ امارت کے تحت موجودہ نائیجیریا، نائیجر اور کیمرون کے بیش تر علاقے آتے تھے۔

اس جہاد سے حاصل یہ ہوا کہ مغربی افریقہ میں چھوٹی چھوٹی ریاستوں کی جگہ بڑی اسلامی سکاتو امارت قائم ہوگئی، تعلیم، تجارت اور دیگر زندگی کے شعبہ جات وغیرہ میں ترقی سامنے آئی، جنوبی سوڈان میں اسلام کی اشاعت اور غیر مسلم علاقوں پر اسلام کا حکم

30 ستمبر: صوبہ غور .... ضلع دولینہ .... مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی .... 82 افغان فوجی ہلاک اور زخمی

نافذ ہوا، مشرک حکمرانوں کی جگہ مسلمان حکمرانوں کی تعیناتی عمل میں آئی، قبائلی تعصب کا خاتمہ ہوا، عربی زبان کی اشاعت ہوئی، لوگوں کو سماجی و معاشی آزادی حاصل ہوئی اور کافروں کو ذمی کی صورت میں امن و عدل کی فراہمی ممکن ہوئی۔ ۱۸۱۷ء میں شیخ عثمانؒ کی وفات تک امارت اچھی طرح مضبوط ہو چکی تھی۔

نو آبادیاتی نظام کی آمد:

۱۸۹۷ء سے ۱۹۶۰ء تک نائیجیریا برطانوی تسلط میں رہا۔ یورپیوں سے اس خطے کے لوگوں کا پہلے سے تعلق یہ رہا کہ یورپی ان کو پکڑ پکڑ کر اپنے ملکوں میں غلام کے طور پر بیچتے تھے۔ ۱۴۷۱ء میں پرتگیزی یہاں کے لوگوں کو غلام بنا کر ان کی فروخت سے مال کمانے کے لیے داخل ہوئے۔ یہاں کے کافر و مسلم ہر طرح کے افراد پکڑ پکڑ کر امریکہ اور یورپ بھیجے جاتے رہے۔ ان ممالک میں پائے جانے والے سیاہ فاموں کی تحقیق کی جائے تو نہ جانے کتنے ہی ایسے لوگ ملیں جن کے آبا نورِ اسلام سے بہرہ ور تھے۔ پھر ہالینڈیوں نے پرتگیزیوں سے یہ کام ہتھیا لیا۔ اس کے بعد فرانس اور برطانیہ میدان میں اترے اور ٹیکنی رالوں کے ساتھ نائیجیریا کی افرادی قوت اور اقتدار پر قبضے کے لیے باہم گتھم گتھا ہو گئے۔ آخر کار برطانیہ کی کمپنی کی شاطرانہ سیاست جیت گئی اور برصغیر کی طرح وہاں کے حکمران بھی لالچ وخوف کی وجہ سے اپنی قوم کو انگریز کے ہاتھ بیچ بیٹھے۔ کمپنی کے راج کے تحت کالونیوں کا قیام شروع ہوا اور ۱۹۰۳ء تک پورا نائیجیریا انگریز کے قبضے میں چلا گیا۔ حالانکہ شروع میں انگریز نے وعدہ کیا تھا کہ ہم غلاموں والی ''غیر قانونی تجارت'' کو چھوڑ کر ''قانونی تجارت'' رائج کریں گے۔ قبضے کے بعد بالخصوص جنوبی نائیجیریا عیسائی مشنریوں اور لادین مغربی نظامِ تعلیم کی آماجگاہ بن گیا۔ جب کہ شمالی نائیجیریا میں مغربی نظامِ تعلیم اور مشنریوں کے خلاف مزاحمت پائی گئی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ جنوبی علاقوں میں بہت سی آبادی عیسائی ہو گئی اور سکولوں کی وجہ سے انگریزی تہذیب ان میں رچ بس گئی اور یہ خطہ براہِ راست انگریز کی حکمرانی میں رہا۔ جب کہ شمالی علاقوں میں انگریز نے جہادی تحریک کے خوف سے مقامی شاہی خاندان کے لوگوں کو ہی عوام پر حاکم بنایا اور خود ان پر حکمرانی کی۔ اس طرح عوامی ردعمل کافی حد تک کم پڑ گیا۔ نو آبادیاتی نظام نے شمال اور جنوب کو دو الگ خطوں میں بدل کر تعصب اور جھگڑے کی بنیاد رکھ دی جو اب تک جاری ہے۔ کیونکہ انگریزی نظام کو دل سے قبول کرنے اور برطانوی تعلیمی اداروں سے حاصل شدہ اسناد کی وجہ سے حکومتی عہدوں پر جنوب کے باشندے جو اب عیسائی بن چکے تھے، فائز ہوتے چلے گئے اور انگریز کے جانے کے بعد بھی جنوب ہی کے عیسائی لوگ ملکی سیاست و معیشت پر غالب ہیں۔ برطانوی نو آبادیاتی دور نے اسلام اور آبائی قبائل کی جگہ ایک مصنوعی نائیجیریائی قومی شناخت کو جنم دیا۔ اس کے علاوہ شمال اور جنوب میں پیدا ہونے والی تفریق نے بھی دونوں خطوں کے رہنے والوں کے مابین ایک نئے تعصب کو ہوا دی جس کی وجہ سے آج تک نائیجیریا خانہ جنگی کا شکار چلا آ رہا ہے۔

۱۹۶۰ء میں دیگر نو آبادیوں کی طرح نائیجیریا بھی برطانیہ سے آزاد ہو گیا لیکن اسے دولتِ مشترکہ کے تحت ہی رکھا گیا۔ آزادی کے فوراً بعد ہی مشرقی خطوں میں نسلی و علاقائی فسادات کا آغاز ہو گیا۔ علاقے میں قحط اور وبائیں پھوٹ پڑیں۔ تقریباً ۳۰ لاکھ لوگ خانہ جنگی، قحط اور بیماری کی نذر ہو گئے۔

انگریزوں کے طرزِ حکومت اور انہی کے تربیت یافتہ فوجیوں کی وجہ سے بعد میں بھی اقتدار فوج ہی کے ہاتھ میں رہا اور آج تک پاکستان کی طرح وہاں بھی سیاست دانوں اور فوج کی اقتدار کے لیے کشمکش جاری ہے۔ سیاست دان اقتدار ہاتھ میں رکھنے کے لیے جمہوریت کو ناگزیر سمجھتے ہیں اور جرنیل ملک کے ''تحفظ وسلامتی'' کے لیے خود کو ناگزیر قرار دیتے ہیں۔ انگریز کیونکہ یہاں دولت کی ہوس میں آیا تھا اس لیے اس کے چھوڑے ہوئے حکمران بھی کرپشن اور لوٹ مار میں مصروف رہے۔ اسی لیے تو ساٹھ بلین ڈالر سالانہ آمدن تیل کی مد میں ہونے کے باوجود آج تک نائیجیریا کے عوام غربت کی زندگی جی رہے ہیں۔ کیونکہ جنوبی علاقوں میں انگریزی تعلیم زیادہ تھی اور وہاں مشنری کام بھی زیادہ ہوا اس لیے انگریز کے جانے کے بعد زیادہ تر افسران عیسائی ہی بنے۔ اسی بدامنی اور قحط کی حالت میں ۱۹۷۹ء میں نائیجیریا کا آئین تشکیل دیا گیا جس کی بنیاد امریکی آئین کو بنایا گیا۔ جب کہ اس سے پہلے تک برطانوی قوانین ہی نافذ تھے۔ ملک کی سرکاری زبان آج تک انگریزی ہی چلی آ رہی ہے۔ اس وقت نائیجیریا حکومتی سطح پر امریکہ کے ساتھ چل رہا ہے۔ امریکہ اپنے ایندھن کی ۱۱ فیصد ضروریات یہاں سے پورا کر رہا ہے۔ تیل کے وسائل اور تنصیبات کا تحفظ اس وقت نائیجیریا سے بڑھ کر امریکہ کی ضرورت بن چکا ہے۔ اس کے علاوہ نائیجیریا اقوامِ متحدہ کے فوجی مشن میں شرکت کرنے والا چوتھا بڑا ملک ہے۔ افریقہ کا سب سے گنجان آباد اور وسائل سے مالا مال یہ ملک خطے کی سیاست کو کنٹرول کرنے کے لیے بھی عالمی قوتوں کے لیے نہایت اہم ہے۔ بالخصوص ایسے وقت میں جب اس کے ہمسائے، مالی، نائیجر، موریطانیہ اور صومالیہ وغیرہ میں جہادی تحریکیں تیزی سے پروان چڑھ رہی ہیں۔ گیارہ ستمبر کے بعد نائیجیریا نے مسلمانوں کے خلاف شروع ہونے والی امریکہ کی عالمی جنگ میں بھی امریکہ کا ساتھ دینے کا اعلان کیا۔

نفاذِ شریعت کی کوششیں:

نائیجیریا کے مسلمان وقتاً فوقتاً ملک میں شرعی قوانین کے نفاذ کے لیے مطالبے کرتے آئے ہیں۔ ۱۹۸۰ء سے ۸۵ء تک نفاذِ شریعت کے مطالبے پر مسلمانوں اور حکومت کے درمیان جھگڑے ہوتے رہے۔ ۱۹۸۶ء میں نائیجیریا کی او آئی سی میں شمولیت کے معاملے پر بھی ملک میں فسادات پھوٹ پڑے۔ اس کے بعد بھی یہ سلسلہ جاری رہا۔ انہی کوششوں کی وجہ سے نائیجیرین سپریم کونسل فار اسلامک افیئرز کی طرف سے ۱۹۹۹ء

30 ستمبر: صوبہ ہلمند.........موسیٰ قلعہ.........مجاہدین کا افغان فوج کی ایک چوکی پر حملہ.........ایک افغان فوجی کمانڈر سمیت 10 فوجی ہلاک اور 8 زخمی

سے ۲۰۰۰ء کے دوران ۱۲ صوبوں میں شریعت کا نفاذ کیا گیا۔ اس کونسل کا سربراہ سوکوٹو خاندان سے چنا جاتا ہے اور اسے اب بھی امیر المومنین کہا جاتا ہے۔

عیسائیوں کی طرف سے مسلمانوں کی نسل کُشی:

لیکن جہاں ملک میں مسلمانوں کی طرف سے نفاذِ شریعت کے مطالبات جاری ہیں وہیں دوسری طرف جنوب کے عیسائی بھی ملک پر اپنا تسلط جمانے کے لیے مسلسل کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا کہ انگریزی نظامِ تعلیم کی وجہ سے عیسائی ملکی معیشت و سیاست پر حاوی ہیں اس کے ساتھ ہی جنوب میں تیل کی پیداوار نے بھی عیسائیوں کو مالی طور پر کافی مضبوط کر دیا۔ خطے میں تیل نکالنے والی عالمی کمپنیوں میں اکثر یہی لوگ بھرتی ہیں۔ صورت حال یہ ہے کہ شمال میں صرف ۲۷ فیصد لوگ شرحِ غربت کو پار کر پاتے ہیں جب کہ جنوب میں یہ شرح اس کے بالکل برعکس ۲۷ فیصد ہے۔ اس کے علاوہ امریکی و یورپی ہاتھ بھی ہمیشہ سے جنوب کے عیسائیوں کی پیٹھ ٹھونکتے نظر آتے ہیں۔ اس تفاوت کی وجہ سے نائیجیریا کی تاریخ عیسائی اقلیت کی مسلمانوں پر زیادتیوں اور مسلمانوں کے قتلِ عام کے واقعات سے بھری پڑی ہے۔

ملک کا مرکزی علاقہ جاس شہر اصلاً مسلمانوں کا علاقہ ہے لیکن معدنیات کی کثرت کی وجہ سے عیسائی بعد میں یہاں آکر آباد ہو گئے۔ ۱۹۹۰ء سے جاس میں حقِ زمین پر عیسائیوں اور مسلمانوں میں لڑائی چلی آرہی ہے جس کو مقامی سیاست دانوں نے بھی ذاتی مفادات کے لیے خوب بڑھایا۔ ۱۹۸۰ء میں بھی اس شہر میں عیسائیوں نے مسلمانوں سے لڑائی کی تھی۔ نوّے کے بعد ۲۰۰۱ء، ۰۲ء، ۰۴ء اور ۰۸ء میں بھی عیسائیوں نے یہاں کے مسلمانوں کے خلاف خانہ جنگی کا آغاز کیا۔ ۲۰۱۱ء میں حقِ شہریت کے سرٹیفکیٹ کی وجہ سے بڑی خون ریزی ہوئی۔ اس سے پہلے سال ۲۰۰۸ء جاس کے الیکشن میں حکومت کی طرف سے مسلمان ووٹروں کی تعداد ڈیڑھ لاکھ اور عیسائیوں کی دو لاکھ قرار دی گئی حالانکہ مسلمان تعداد میں پانچ لاکھ سے بھی زائد تھے۔ اس معاملے پر مسلمانوں نے احتجاج کیا تو عیسائیوں کی طرف سے شدید خون ریزی کا سلسلہ شروع ہو گیا۔

ملک کے دیگر علاقوں میں بھی وقتاً فوقتاً مسلمانوں پر عیسائیوں کی دست درازی کے سلسلے پھوٹتے رہتے ہیں۔ ۱۹۹۴ء میں عیسائیوں کی طرف سے بے شمار مساجد و مدارس شہید کیے گئے اور بہت سے مسلمان عیسائیوں کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ ۲۰۰۶ء میں یورپ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاکے شائع ہونے پر بھی یہاں لڑائیاں شروع ہوئیں۔ ۲۰۰۷ء میں ایک عیسائی طالب علم کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خاکہ بنانے پر سکول کے مسلمان طلبا کا احتجاج عیسائیوں کی طرف سے باقاعدہ لڑائی میں بدل گیا۔ عیسائیوں کی طرف سے ماضی قریب میں مسلمانوں کے قتلِ عام کا سب سے بڑا سلسلہ ۲۰۱۰ء میں دیکھنے کو آیا۔ جس میں عیسائیوں نے مسلمانوں کی بستیوں کی بستیاں جلا کر راکھ کر دیں۔ پانی کے کنویں مسلمانوں کی نعشوں سے بھر گئے۔ عالمی میڈیا اور انسانیت کے ادارے ہر بار کی طرح اس بار بھی مجرمانہ خاموشی کی چادر اوڑھے رہے۔ اس وقت نائیجیریا میں عیسائی نوجوانوں کی متعدد تنظیمیں متحرک ہیں جو ان بے شمار واقعات میں براہِ راست ملوث ہیں۔ حکومت کی طرف سے ان واقعات کی روک تھام کے لیے ہمیشہ سے پبلک کمیشن بنائے جاتے رہے جن کا نتیجہ نظر آنے کی امید بھی عبث ہے۔

بوکو حرام:

بوکوحرام، جس کا مقامی زبان میں مطلب ''مغربی تعلیم حرام ہے'' نائیجیریا کے مسلمانوں کی ایک دعوتی اور جہادی تحریک ہے۔ تحریک کا اصل نام جماعت اہل السنۃ للدعوۃ والجہاد ہے۔ افغانستان میں طالبان کی اسلامی امارت سے متاثر ہونے کی وجہ سے انہیں نائیجیریائی طالبان بھی کہا جاتا ہے۔ اس تحریک کی جڑیں ۱۹۹۰ء میں مدارس کے نظام سے پھوٹیں۔ تحریک کے بانی محمد یوسف رحمہ اللہ کے تحت بورنو صوبے میں اس تحریک نے پولیس اور عیسائیوں کے خلاف چھوٹی چھوٹی کارروائیوں سے جہاد کا آغاز کیا۔ اس جماعت کے مقاصد نفاذِ شریعت، مغربیت سے نجات اور ملک کے سیکولر نظام کو گرانا ہیں۔ اس جماعت کے قیام سے جہاں ایک طرف مغرب زدہ سکول اور مدرسہ مدمقابل آگئے وہیں لادین قوانین اور عیسائی مسلح جماعتیں بھی جماعت کو ایک حریف کے طور پر دیکھنے لگیں۔ ۲۰۰۹ء تک جماعت خاموشی سے اپنی دعوت آگے بڑھاتی رہی۔ جماعت پہلی دفعہ کھل کر ۲۰۰۹ء میں چار ریاستوں باؤشی، کینو، یوب اور بورنو میں منظرِ عام پر آئی جب پولیس نے ایک جنازے کے موقع پر بوکوحرام کے اراکین پر گولی چلا دی۔ ان کے خلاف آپریشن کیا گیا جس میں استاذ محمد یوسف رحمہ اللہ کو گرفتار کرنے کے بعد شہید کر دیا گیا۔ جماعت کے خلاف حکومت کے اس آپریشن میں ہزار کے قریب مسلمان شہید کیے گئے اور کتنوں کو اٹھا کر قید خانوں میں ڈال دیا گیا۔ اس دوران حکومتی اداروں کی طرف سے مسلمانوں پر کیے گئے مظالم کے بہت سے مناظر تو فلم بند ہونے کے بعد انٹرنیٹ پر بھی دیکھنے کو ملے۔ قید خانوں میں شدید تشدد کے بعد مسلمان قیدیوں کو سڑکوں پر گھسیٹا جاتا اور بالآخر کسی وردی والے کی گولیاں ان کا جسم چھلنی کر جاتیں۔ حکوت کی طرف سے اس آپریشن کے بعد جماعت کے نائب امیر اور دیگر بہت سے اراکین دور دراز علاقوں میں ہجرت کر گئے۔

جب جون ۲۰۱۰ء میں مسلمانوں کا عیسائیوں کے ہاتھوں قتلِ عام ہوا اور اس پر حکومتی سیکورٹی ادارے اور عالمی میڈیا بھی جانب دار نظر آئے تو تنظیم القاعدہ مغربِ اسلامی کے مسئول شیخ ابو مصعب عبدالودود حفظہ اللہ نے نائیجیریا کے مسلمانوں کی مدد کا اعلان کیا۔ اس اعلان نے نائیجیریا کے مسلمانوں کو نئی قوت فراہم کی اور جلد ہی ۲۰۱۰ء میں بوکوحرام پہلے سے کئی گنا بڑی افرادی قوت اور عسکری تیاری کے ساتھ میدان میں نظر آئی۔

ستمبر ۲۰۱۰ء میں بوکوحرام نے باؤچی کے علاقے میں ایک جیل پر حملہ کر کے

30 ستمبر: صوبہ زابل.........ضلع شاہ جوئی.........نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ.........5 گاڑیاں تباہ.........4 سیکورٹی اہلکار بھی ہلاک

اپنے کئی ساتھیوں کو رہا کرا لیا۔ کچھ ہی عرصے بعد ۲۰۱۰ء کے اختتام پر نائیجیریا کے دارالحکومت ابوجا میں کرسمس کے دن آرمی بیرکوں اور مقامی گرجا گھر میں بم دھماکوں میں ۸۰ سے زائد افراد ہلاک ہوگئے جس کی ذمہ داری بوکوحرام نے قبول کی۔ ۲۰۱۰ء ہی میں میڈگری جیل پر مجاہدین نے حملہ کر کے ۷۰۰ مجاہدین رہا کروا لیے۔ جون ۲۰۱۱ء میں ابوجا میں نیشنل پولیس ہیڈکوارٹر میں بم دھماکہ ہوا اس کے دو ماہ بعد ابوجا میں ہی اقوامِ متحدہ کے دفتر میں سخت حفاظتی انتظامات کے باوجود فدائی کار بم حملہ ہوا جس میں اقوامِ متحدہ کے ۲۴ اہلکار ہلاک اور ۸۰ زخمی ہوئے۔ خاص طور پر اس حملے نے گلوبل آرڈر قائم کرنے کی خواہاں دجالی قوتوں کے کان کھڑے کر دیے۔ انہیں نائیجیریا کا جہاد اب مقامی معاملات سے نکل کر شیخ اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی شروع کردہ عالمی جہادی تحریک کا جزو بنتا محسوس ہوا۔ اس وقت سے لے کر اب تک بوکوحرام عالمی میڈیا کے خصوصی نشانے پر ہے۔ عالمی قوتیں بھی نائیجیریا کی حکومت کو ''دہشت گردی'' کے خطرے سے نمٹنے کے لیے ہر ممکن مدد فراہم کرنے کو تیار ہیں اور امریکہ جو پہلے ہی عراق وافغانستان میں شکست تسلیم کر چکا ہے ورطۂ حیرت میں مبتلا ہے کہ ان نئے جہادی محاذوں سے کس طور نبرد آزما ہوا جائے۔ جب کہ نائیجیریا کے ایندھن اور معدنیات تو براہِ راست اس کی معیشت کا پہیہ چلا رہے ہیں۔

جنوری ۲۰۱۲ء میں یوٹیوب پر ایک ویڈیو پوسٹ کی گئی جس میں بوکوحرام کے نئے سربراہ ابوبکر شیکا وحفظہ اللہ کا پیغام نشر ہوا۔ ان کا یوں اچانک منظرِ عام پر آنا نائیجیریا کی حکومت کے لیے بڑا دھچکا تھا۔ اپنے اس پیغام میں ابوبکر شیکا وحفظہ اللہ کے براہِ راست مخاطب نائیجیریا کے صدر اور عیسائیوں کے مذہبی رہنما تھے، انہوں نے ۲۰۰۹ء کی ہلاکتوں کا بدلہ لینے کی دھمکی دی اور اس کے ساتھ ساتھ مسلح افواج، حکومتی دفاتر اور عیسائیوں پر ہونے والے حملوں کی ذمہ داری بھی قبول کی۔ آج الحمدللہ نائیجیریا کی وہی حکومت جس نے مسلمانوں کا خون چوکوں اور چوراہوں پر بہایا تھا، خود کو اس جہادی تحریک کے سامنے بے بس محسوس کرتے ہوئے مذاکرات کی خواہاں نظر آ رہی ہے۔ لیکن مجاہدین مسلمانوں کے تحفظ، مغربی اقدار کے خاتمے اور شریعت کے قیام سے کم کسی بھی چیز کو ماننے کے لیے تیار نہیں۔ یہی ان کے جہاد کے مقاصد ہیں۔

جماعت اہل السنۃ للدعوۃ والجہاد (بوکوحرام) کا نائیجیریا میں مضبوط ہونا اور نائیجر سے مالی، موریطانیہ اور الجزائر تک افریقہ میں اور پھر اس سے آگے دنیا بھر میں کھلے جہادی محاذوں کا آپس میں اپنی کاوشوں کو منظم کرنا امت کے لیے خلافت علی منہاج النبوۃ کے احیا اور عالمی کفری تسلط سے نجات کا مقدمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مجاہدین کی کاوشوں کو قبول فرمائے، ان کے احوال کی اصلاح فرمائے اور اپنی طرف سے ان کی نصرت فرمائے۔ آمین!

☆☆☆☆☆

بقیہ: پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یاد رہے کہ یہی پوسٹر سان فرانسسکو میں بھی لگائے گئے ہیں اور ایک مصری مسلمان خاتون کو پوسٹر پر سپرے پینٹ کرنے کے جرم میں گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ ان کی عدالتیں کتنے متوازن فیصلے دے رہی ہیں! مسلمانوں کی دل آزاری، حق تلفی کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔

یہودی مخالف ہونا (Antisemitic) جرم ہے اس پر سزا ہے قید اور جرمانہ ہے۔ مسلمان مخالف ہونا (Anti Muslim) ہر آزاد شہری کا حق ہے اسے قانونی تحفظ حاصل ہے۔ کیا اب بھی کسی دیوانے کو اس عالمی جنگ کے اسلام مخالف ہونے میں شبہ باقی ہے؟ جس کے ہم فرنٹ لائن اتحادی وحواری ہیں! اس جنگ کے مقاصد کے حصول کے لیے ہم نے جو جانی مالی قربانیاں دی ہیں۔ پاکستان کی آزادی خودمختاری امریکہ کے ہاتھ (مفت) بیچی ہے اس پر ہم اللہ سے کس انعام/اجر کے متمنی ہیں؟

اسلام/مسلمان دشمنی کی روزانہ کی بنیاد پر اتنی خبریں ہیں کہ گنتی شمار سے باہر۔ امریکی ٹرک ڈرائیور نے اوہائیو میں مسجد نذرِ آتش کرنے کی کوشش کی۔ امریکہ کی تیسری سب سے بڑی اس مسجد کو تقریباً ڈیڑھ ملین ڈالر کا نقصان پہنچایا گیا یہی حرکت اگر افغان یا پاکستانی ڈرائیور کسی چرچ کے ساتھ کر گزرتا تو دنیا کا میڈیا، پاکستانی میڈیا، سیکولر بوتلی دانش ور، ادھر سے امریکہ، ویٹی کن، یورپ، پورا مغرب متحرک ہو جاتا۔ ایک طوفان بدتمیزی مسلمانوں کے جنونی ہونے کا برپا ہوتا لیکن ۹/۱۱ سے آج تک یورپ امریکہ تا آسٹریلیا مساجد، مسلمان پردہ، قرآن، محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام شعائر اسلام کے ساتھ جو دریدہ دہنی، جہالت اجڈ، گنوار حرکات کا ارتکاب ان تہذیب کے ٹھیکے داروں نے کیا وہ اس پورے مذکورہ طبقے کی نگاہ سے اوجھل ہے۔ کانے جن کی صرف ایک آنکھ کام کرتی ہے۔ یہ جنگ، اس کے فریقین، اس سے حاصل ہونے والے نتائج کے حقائق کو اہل شکم کے تراشیدہ فلسفوں کی بھینٹ نہیں چڑھایا جا سکتا۔ یہ حق و باطل کے مابین فیصلہ کن معرکے ہیں۔ مسجد اقصیٰ پر روزانہ کی بنیاد پر یہودیوں کے حملے اسی سلسلے کی کڑی ہیں۔ یہ ایک ہی جنگ ہے کہ جس کے محاذ پہلے عراق وافغانستان تھے اور اب یہ آگ پوری دنیا کے ہر خطے کو لپیٹ میں لے رہی ہے۔ ڈرون حملے صرف پاکستان پر نہیں ہیں۔ یمن اور صومالیہ پر بھی ہیں۔ یہ اللہ کے نور کو پھونکوں سے بجھانے کی دیوانی کوشش ہے۔ اس کوشش میں یہ ہانپ رہے ہیں دم نکل رہا ہے۔ پسینے چھوٹ رہے ہیں۔ پیمپر گیلے ہو رہے ہیں۔ لیکن یہ نہیں جانتے......

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

اللہ اس نور کو مکمل کر کے رہے گا خواہ کسی کو کتنا ناگوار ہی کیوں نہ ہو۔ بس یہ دیکھ لیجیے ہم آپ کس صف میں کھڑے ہیں؟

(یہ مضمون ایک معاصر روزنامے میں شائع ہو چکا ہے)

☆☆☆☆☆

یکم اکتوبر: صوبہ ننگرہار.........مجاہدین کا افغان اور اتحادی افواج پر گھات لگا کر حملہ.........25 افغانی اور 4 اتحادی ہلاک.........15 زخمی.........4 فوجی گرفتار.........ایک فوجی گاڑی بھی تباہ

......اور مجاہدین نے تکریت جیل توڑ دی

عمار یوسف

عراق کے صوبہ صلاح الدین کے شہر تکریت میں واقع تسفیرات جیل پر گزشتہ ماہ کے اواخر میں ہونے والے حملے کی ذمہ داری دولۃ العراق الاسلامیہ نے قبول کرتے ہوئے اس کارروائی کی تفصیلات کو جاری کیں ہیں۔تسفیرات جیل پر ۲۷ ستمبر ۲۰۱۲ء کو مجاہدین نے حملہ کرکے جیل میں موجود تمام فوجی اہل کار اور افسروں کو ہلاک کرنے کے بعد جیل میں کل قید ۳۵۰ میں سے اکثر قیدیوں کو رہا کرالیا۔عراقی نیوز ایجنسی کل العراق۔این کے مطابق جیل توڑ کر فرار ہونے والے قیدی مسلمان ۲۰۰ سے زائد تھے اور ان میں سے ۵۰ کے لگ بھگ وہ قیدی مجاہدین تھے، جنہیں اہل سنت سے انتقام لینے کے لیے صفوی حکومت نے سزائے موت سنا رکھی تھی۔دولۃ العراق الاسلامیہ نے اپنے بیان میں اس کارروائی کی ذمہ داری قبول کرتے ہوئے میں بتایا:

''امیر المومنین ابوبکر الحسینی القرشی حفظہ اللہ کے مجاہدین کو طواغیت کی جیلوں میں قید اہل سنت کے قیدیوں کی رہائی کے لیے کارروائیاں کرنے کے حکم پر عمل درآمد کرتے ہوئے مجاہدین نے ولایت صلاح الدین میں قید بیسیوں قیدیوں کو رہا کرالیا اور تمام جیلروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا جب کہ جیل کو نذر آتش کرنے اور قیدیوں سے متعلّق تمام حساس معلومات رکھنے والی دستاویزات کے سیکشن کو مکمل طور پر تباہ کردیا''۔

دولۃ العراق الاسلامیہ نے اس منفرد کارروائی کی تفصیلات ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مجاہدین نے تسفیرات تکریت جیل کی سیکورٹی کو توڑ کر جیل میں قید بھائیوں تک سلنسر گنیں، دستی بم اور بارودی جیکٹوں کو پہنچانے کا انتظام کیا۔پھر ایک ہی وقت میں جیل سے اندر اور باہر سے کارروائی کرکے عمارت پر قبضہ کرنے اور جیل کا مکمل کنٹرول سنبھالنے کا منصوبہ بنایا۔

منصوبے کے مطابق یہ طے پایا کہ بیرونی مجاہدین جیل کے مرکزی دروازے پر تعینات تمام پہرے داروں کو ہلاک کرکے مرکزی گیٹ پر بارود سے بھری ایک گاڑی کھڑی کردیں گے جسے بعد میں ریموٹ کنٹرول سے اڑایا جائے گا۔اس کے بعد جیل کی طرف آنے والے تمام راستوں کو بلاک کرکے امدادی فوجی دستوں کا مقابلہ کرکے انہیں پسپا ہونے پر مجبور کیا جائے گا جب کہ مدد کے لیے آنے والے فوجی طیاروں کا مقابلہ میزائلوں سے کیا جائے گا۔

بیرونی مجاہدین پہلے مرحلے کو منصوبے کے عین مطابق اللہ کے حکم سے عملی جامہ پہنایا اور اس کے بعد جیل میں قید بہادروں نے طے شدہ وقت پر فوجی افسران کو اپنے جال میں پھنساتے ہوئے انہیں یکے بعد دیگرے ہلاک کرنا شروع کردیا۔پھر تمام بہادر قیدی اکھٹے ہوکر تفتیشی کمروں کی طرف بڑھنا شروع ہوئے اور راستے میں آنے والے تمام اہل کاروں اور فوجی افسران کو ہلاک کرکے ان کا اسلحہ مال غنیمت بناتے رہے۔پھر جیل کے باقی حصوں میں موجود اہل کاروں سے جھڑپ کرکے کئی فوجیوں کو ہلاک کردیا جب کہ کئی فوجیوں نے ہاتھ کھڑے کرکے گرفتاری دے دی اور اپنا اسلحہ مجاہد بھائیوں کے حوالے کردیا۔اس طرح جیل کے اندر ہی موجود مجاہدین نے انتہائی محدود وقت میں فوجی اہل کاروں کو ہلاک کرکے جیل کی عمارت پر قبضہ کرلیا۔اس کے بعد مجاہدین نے جیل میں موجود انفارمیشن سیکشن کا رخ کیا جہاں قیدیوں اور مطلوب افراد کا مکمل بائیوڈیٹا اور حساس فائلیں رکھی ہوئی تھیں، جن سے مرتدین فائدہ اٹھا کر مسلمانوں کا پیچھا اور تعاقب کرسکتے تھے۔مجاہدین نے حساس دستاویزات کو اپنے قبضے میں لینے کے بعد باقی تمام فائلوں کو نذر آتش کردیا۔

اس دوران جیل کے مرکزی گیٹ پر بارود سے بھری گاڑی کو مجاہدین نے ریموٹ کنٹرول سے اڑادیا جس سے جیل کی عمارت کے باہر موجود فوجی اہل کار مرعوب ہوکر سہم گئے۔قیدی مجاہدین نے ان کی بدحواسی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے عمارت سے باہر نکل کر پہرے داروں کو ہلاک کردیا اور تین فوجی گاڑیوں کو مال غنیمت بنالیا۔اس کے بعد کئی مجاہدین قیدی ان تین گاڑیوں پر سوار ہوکر ان جگہوں پر پہنچ گئے جنہیں باہر موجود مجاہدین سے ملنے کے لیے چنا گیا تھا تاکہ مجاہدین وہاں سے ان کو جہازوں کے فضائی تعاقب سے بچا کر محفوظ ٹھکانوں پر منتقل کرسکیں۔اس دوران رہا ہونے والے دیگر قیدی مجاہدین پیدل چلتے ہوئے اللہ کی حفاظت میں جیل سے بھاگ نکلنے میں کامیاب ہوگئے۔

دولۃ العراق الاسلامیہ کے مجاہدین کی اس کارروائی کے نتیجے میں بیسیوں مجاہدین رہا ہوکر محفوظ جگہوں پر منتقل ہونے میں کامیاب ہوگئے جب کہ اس کارروائی میں مسلمانوں کا خون بہانے والے ۸۰ سے زائد فوجی افسران اور اہل کار ہلاک ہوئے اور ان کے اسلحے کو مجاہدین نے مال غنیمت بنالیا۔جیل کا مجرم سربراہ لیث السکمان بھی اس کارروائی میں زخمی ہوکر اپاہج ہوگیا۔اس معرکے کی تمام کارروائی میں پانچ قیدی مجاہدین شہید ہوئے۔مجاہدین کی اس مبارک کارروائی سے رافضی صفوی مالکی حکومت کو شدید دھچکا لگا اور اس نے تکریت پولیس سے تعلّق رکھنے والے بڑے سے چھوٹے افسران تک سب کو گرفتار کرلیا۔

☆☆☆☆☆

کیم اکتوبر:صوبہ کنڑ............ضلع اسمر............مجاہدین کا بھاری ہتھیاروں سے امریکی بیس پر حملہ............11 امریکی اور 6 افغان فوجی............10 کے قریب زخمی

شام میں جنگ کی کمان القاعدہ نے سنبھال لی ہے

برطانوی اخبار گارڈین سے وابستہ صحافی غیث عبدالاحد کے شام میں بشار الاسد کے خلاف جاری جہادی تحریک کے دوران میں دیرالزور کے دورے کے مشاہدات

محاسن کے قصبے میں ایک حکومتی عمارت پر قبضے کے بعد باہر کھڑے ابوخضیر کے مجاہدین کا، شامی مزاحمت میں شامل کسی بھی اور بریگیڈ کے آدمیوں سے فرق کرنا مشکل تھا۔ان کی قمیضیں، داڑھیاں جنگ کی سختیوں کو ظاہر کر رہی تھیں۔

مگر یہ عام ''آزاد شامی فوج'' کے سپاہی نہیں تھے۔ابوخضیر اور اس کے آدمی القاعدہ کے لیے لڑتے ہیں۔وہ افغانستان کے پہاڑوں میں شیخ اسامہ بن لادن اور ان کے پیروکاروں پر بننے اور لکھی جانی والی ایک نظم غرباء کی مناسبت سے اپنے آپ کو ''غرباء'' یعنی اجنبی کہتے ہیں۔یہ لوگ ان بے شمار جہادی تنظیموں میں سے ایک ہیں جو کہ ملکِ شام کے مشرقی علاقوں میں اپنے قدم جما رہی ہیں۔ایک ایسے موقع پر جب شام میں جاری خونی جنگ اب اپنے دوسرے سال میں داخل ہو چکی ہے۔

وہ اپنی موجودگی کو چھپاتے ہیں۔''کچھ لوگ کالے جھنڈے لے کر چلنے پر پریشان ہو جاتے ہیں''، ابوخضیر نے کہا،''یہ خوف زدہ ہیں کہ امریکہ یہاں آجائے گا اور ہم سے لڑے گا اس لیے ہمیں خفیہ طور پر جنگ کرنی چاہیے۔'' بشار اور امریکہ کو ہم کوئی موقع کیوں دیں؟ مگر محاسن میں ان کی موجودگی اب کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں۔آتے جاتے لوگ آپس میں بم باریوں اور بارود کے بارے میں مذاق کرتے ہیں۔

ابوخضیر کے مطابق ان کے مجاہدین علاقے میں آزاد شامی فوج کو ہدایات دینے والی فوجی شوریٰ کے ساتھ مکمل رابطے میں ہیں۔''ہم تقریباً روزانہ ملتے ہیں''، انہوں نے کہا،''ہمیں القاعدہ کی قیادت کی جانب سے واضح ہدایات ہیں کہ اگر آزاد شامی فوج کو ہماری مدد درکار ہو تو ہم ان کی مدد ضرور کریں۔ہم انہیں بارودی سرنگوں اور کار بم بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ہماری اصل مہارت کا میدان بم بنانا ہے''۔ابوخضیر نے بتایا کہ ان کے مجاہدین کو بم سازی میں بہت تجربہ ہے جو انہوں نے عراق میں حاصل کیا۔

کچھ دیر بعد ابوخضیر نے تفصیل سے گفتگو کی۔محاسن میں ایک گھر کے اندر وہ فرش پر تکیہ کا سہارا لے کر بیٹھ گئے۔اپنے بائیں بازو کو انہوں نے تکیہ پر سہارا دیا جو کہ سنائپر کی گولی لگنے سے زخمی ہو چکا تھا اور پلاسٹر اور پٹیوں میں بندھا ہوا تھا۔نوجوان لڑکے ان کے گرد دائرہ بنا کر بیٹھ گئے اور ہماری باتیں حیرانی سے سننے لگے۔کمرے میں موجود باقی دیہاتی کچھ پریشان دکھائی دیتے تھے۔

ابوخضیر شام کی سرحدی فوج میں افسر تھے جب انہوں نے حکومت کے خلاف ہتھیار اٹھانے کا فیصلہ کیا۔انہوں نے سیکورٹی فورسز سے ایک چھوٹی پستول اور شکار کرنے والی رائفل سے مقابلہ کیا تھا اور اب وہ انتہائی بہادر اور سخت جان جاں باز کی حیثیت سے جانے جاتے ہیں۔آزاد شامی فوج کی ابتدائی بٹالین بنانے میں انہوں نے مدد کی تھی۔

آزاد شامی فوج کے ناقص تنظیمی ڈھانچے اور حکومت کو کاری ضرب لگانے کی صلاحیت نہ رکھنے پر وہ مایوس ہو گئے۔محاسن میں ایک حکومتی فوجی چھاونی پر حملہ کی کوشش کی مثال دیتے ہوئے انہوں نے یہ بات سمجھائی۔فوجی چھاونی ایک سابقہ کپڑے کی فیکٹری کے پیچھے تھی اور ریت کی بوریوں، مشین گنوں، اسلحہ سے لیس گاڑیوں، ٹینکوں کے حصار میں چھپی اس چھاؤنی پر حملہ کرنا آزاد شامی فوج کے بس کی بات نہ تھی۔

ہم نے چھاؤنی پر حملہ کیا اور تمام حربے آزمانے کے بعد بھی ہم ناکام ہو گئے۔مختلف سمتوں سے آدمیوں کے ساتھ حملہ کرنے کے باوجود بھی ہم صرف ایک حکومتی فوجی کو زخمی کرنے میں کامیاب ہوئے تقریباً ۱۵ لاکھ شامی پاؤنڈ کی گولیاں ہم نے دیواروں پر پھونک دی اور کوئی نتیجہ نہ نکلا۔

پھر قریبی گاؤں سے القاعدہ کے مجاہدین کے ایک مخلص اور منظّم گروپ نے ہمیں مدد کی پیش کش کی۔انہوں نے دمشق سے ایک ماہر بلایا اور دو دن کے کام کے بعد اپنی دوستی کی نشانی اور تحفہ دیا، اور وہ تحفہ تھا دو ٹن بارود سے لدا ٹرک۔

دو آدمی اس ٹرک کو چھاؤنی کے دروازے تک چلا کر لے گئے اور پھر اس ٹرک کو دور سے اڑا یا گیا۔دھماکہ اتنا شدید تھا کہ دور دور تک درخت جڑ سے اکھڑ گئے کھڑکیاں اور تانبے کے پائپ پھٹ گئے اور زمین میں دھماکے کی جگہ ایک بہت بڑا گڑھا پڑ گیا۔اگلے ہی دن فوج بھاگ گئی اور محاسن قصبہ آزاد ہو گیا۔

''کار بم دھماکے میں ہمارے تقریباً ایک لاکھ شامی پاؤنڈ خرچ ہوئے اور صرف دس آدمیوں نے کارروائی میں حصّہ لیا''، انہوں نے بتایا کہ ''بارود کے ماہرین کے آنے کے دو دن بعد ٹرک تیار تھا اور پوری کارروائی میں ہماری ایک گولی بھی ضائع نہیں ہوئی''۔

''القاعدہ کو ان عسکری کارروائیوں میں تجربہ حاصل ہے اور وہ ان حالات سے نمٹنا جانتی ہیں''۔

اس دھماکے کے بعد ابوخضیر نے آزاد شامی فوج کو خیر باد کہا اور شام میں القاعدہ کی بیعت کر لی۔جس کا نام جبهة النصرة (النصرہ محاذ) ہے۔اس نے اپنی داڑھی بڑھالی اور مجاہد کے اوصاف اپنے اندر پیدا کیے۔اب وہ القاعدہ کی ایک بٹالین کا کمانڈر بن چکا ہے۔

یکم اکتوبر: صوبہ ننگرہار............ضلع خوگیانی............مجاہدین کی اتحادی اور افغان فوجیوں سے جھڑپ............4 اتحادی اور 14 افغان فوجی ہلاک............کئی ٹینک اور رینجرز کی گاڑیاں بھی تباہ

آزاد شامی فوج میں حکمت عملی اور عسکری تجربے کا فقدان ہے۔ القاعدہ میں یہ چیز بدرجہ اتم موجود ہے۔ ان کے پاس ایک تنظیم ہے جس کو ہر ملک تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔

''شروع میں ہم بہت قلیل تھے مگر الحمدللہ اب مہاجرین کی بڑی تعداد ہم میں شامل ہو رہی ہے اور ہم ان کے تجربے سے مستفید ہو رہے ہیں''۔ انہوں نے اپنے گرد اکٹھے ہوئے لوگوں کو بتایا۔ ''سعودیہ، عراق، یمن اور اردن سے مجاہدین کی بڑی تعداد آ رہی ہے۔ یمنی مسلمان، دین اور نظم دونوں میں بہترین ہوتے ہیں''۔

''تو آپ کیا کرنا چاہتے ہیں، ابوخضیر؟''

کمرے، میں موجود تیس سالہ ایک آدمی گویا ہوا۔ ''کیا آپ بھی لوگوں کے ہاتھ کاٹنا شروع کر دیں گے اور ہم بھی سعودیوں کی طرح ہو جائیں گے؟''

ابوخضیر نے جواب دیا'' القاعدہ کا مقصد شریعت کا نفاذ ہے نہ کہ شامی ریاست کا قیام۔ جو لوگ اللہ کی شریعت کے قیام سے خوف زدہ ہیں وہ جان لیں کہ اگر آپ گناہ نہیں کریں گے تو آپ کو خوف زدہ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔''

شامی انقلاب میں مجاہدین کا کردار شروع دن سے ہی بہت اہم رہا ہے۔ کیوں کہ پوری دنیا کے مضبوط مسلم نیٹ ورک سے انہیں مدد بھی ملتی ہے اور دین ان لوگوں کو ایک مقصد فراہم کرتا ہے جس کے گرد یہ اکٹھے ہو سکتے ہیں، جس میں شہادت کے ذریعہ سے ابدی نجات کا یقین بھی ہے۔

آزاد شامی فوج کے ایک اور سپاہی نے انقلاب شام میں مذہب کے کردار کی اہمیّت سمجھاتے ہوئے کہا، ''دین، نظم وضبط کے قیام میں سب سے زیادہ مددگار ثابت ہوتا ہے۔ اگر کوئی سپاہی مذہبی نہیں ہے، تب ہی وہ جنگ میں کسی دینی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔''

القاعدہ کے لوگ مشرقی شام میں موجود رہے ہیں جہاں تقریباً دس سال سے ریگستانی علاقوں میں قبائلی لوگ رہ رہے ہیں۔ عراق پر امریکی قبضے کے ایام میں دیرالزور کے راستے ہزاروں مجاہدین جہاد کرنے عراق میں داخل ہوتے رہے۔

اسامہ، جو کہ ابوخضیر کی یونٹ کا ایک نوجوان مجاہد ہے، اس وقت ۱۷ سال کا تھا جب امریکہ نے عراق پر حملہ کیا، وہ اپنے گھر سے نکل کر ان ہزاروں شامی مجاہدین سے آ ملا جو سرحد پار کر کے عراق میں داخل ہوتے تھے۔ اسامہ بھی زیادہ تر رضا کاروں کی طرح قبائلی اور وطنی عصبیت کے جذبے کے تحت آیا تھا مگر بعد میں اس کی جدوجہد میں اسلام واحد جذبہ محرکہ بن گیا۔ شام واپس آنے کے بعد وہ جہادی نظریے کے زیادہ قریب ہو گیا۔ یہ بہت خطرناک بات تھی کیوں کہ حکومت کی طرف سے اس کے بہت سے دوستوں کو جیل میں ڈال دیا گیا تھا۔ وہ حکومت جو عرصۂ دراز سے دہرا کھیل کھیلتی آئی تھی یعنی خفیہ طریقے سے شام سے عراق کی سرحد پار کرنے دیتی تھی مگر اپنے ملک میں مجاہدین پر حالات تنگ کیے رکھتی تھی۔

''میں نے دوسرے لوگوں کے ساتھ ملنے کا فیصلہ کیا''، اس نے بتایا، ''مگر پھر میں بہت مایوس ہوا جب میں نے دیکھا کہ آزاد شامی فوج کے لوگ لڑائی کے بعد فارغ وقت میں زیادہ تر سگریٹ نوشی، سکائپ، اور فضول گپ شپ میں وقت برباد کرتے تھے''۔ پیسوں پر لڑنے جھگڑنے والے اپنے کمانڈروں سے مایوس ہو کر اس نے محاسن کے مغرب میں پچاس میل دور ایک گاؤں شحالی میں ایک اور جنگ جو مجموعہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ شحالی گاؤں، دیرالزور میں القاعدہ کا گڑھ بن چکا تھا۔ عراق میں اس مجموعہ کے بیس لوگ شہید ہوئے تھے۔ شحالی میں القاعدہ کے لوگ اپنی گاڑیوں پر القاعدہ کے کالے جھنڈے لہراتے تھے۔

اس مجموعہ کی قیادت ایک انتہائی نیک آدمی کے ہاتھ میں تھی۔ ان میں سے ایک دو کو تو وہ پہلے ہی سے جانتا تھا جب وہ عراق میں اکٹھے رہے تھے۔ ایک دن مجموعہ کے قائد نے، جو کہ سعودی تھا، اسامہ بن لادن رحمہ اللہ کی طرح سر پر لال رومال باندھے کلاشنکوف اٹھائے محاسن کا دورہ کیا۔ اس نے ایک کمانڈر کے جنازے کے بعد ایک طویل خطاب کیا اور بیان کیا کہ جہاد ہی واحد راستہ ہے جس کے ذریعے شام کی کافر حکومت کے خلاف کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ انہوں نے یہ بھی بتایا کہ کیسے شام کی عوام نہ صرف بشار کے ظلم کا شکار ہے بلکہ مغربی دنیا کی منافقت کا بھی شکار ہے، جس نے ان کی مدد سے منہ موڑ لیا ہے۔

''وہ لوگ مکمل اخلاص اور تن دہی سے اپنے مشن میں مصروف رہنے والے تھے''۔ اسامہ نے بتایا، ''آزاد شامی فوج کے برعکس جہاں ہر بات پر جھگڑا یا اختلافات ہوتے تھے، یہ لوگ اپنے امیر کا حکم مانتے تھے اور اپنا وقت فائدہ مند امور میں لگاتے تھے۔''

اسامہ نے اس مجموعہ میں شمولیت اختیار کر لی۔ ''وہ سعودی امیر بہت اچھے آدمی تھے۔ وہ ہماری تعلیم وتربیت کرتے تھے۔ ہم ان سے کوئی سوال پوچھتے تو وہ قرآنی آیات کے حوالے سے جواب دیتے۔ اگر ہم قرآن پڑھنا چاہتے تو ہمیں اس کی اجازت ہوتی۔ اگر ہم بم سازی سیکھنا چاہتے تو وہ ہمیں بم تیار کرنا سکھاتے۔''

اسامہ نے مزید بتایا کہ ''انقلاب سے پہلے کے دنوں میں جب بشار کی حکومت مضبوط تھی، کسی بھی شخص کو جہاد کی دعوت دے کر تیار کرنے میں ایک سال تک کا وقت لگتا تھا مگر الحمدللہ اب ہم کھل کر کام کرتے ہیں اور بہت سے لوگ ہماری صفوں میں شامل ہو رہے ہیں''۔

شحالی گاؤں میں ہم نے سلیم ابو یاسر سے ملاقات کی جو وہاں کے گاؤں کا سردار اور آزاد شامی فوج کی مقامی بریگیڈ کا کمانڈر تھا، وہ قبائلی جنگ جوؤں اور مشین گنوں سے بھرے ہوئے کمرے میں بیٹھا تھا۔ اس نے بتایا کہ القاعدہ کے ساتھ تعلقات کافی مشکل رہے ہیں کیوں کہ شروع شروع میں القاعدہ کے لوگ ہم سے علیحدہ کام کرتے تھے اور آزاد شامی فوج کے لوگوں کو (مغربی جمہوریت اپنانے کا اعلان کر کے کافر (بقیہ صفحہ ۶۸ پر)

یکم اکتوبر: صوبہ خوست.........صوبائی صدر مقام.........ایک فدائی مجاہد کا امریکی اور افغان قافلے پر شہیدی حملہ.........8 امریکی ہلاک اور 6 زخمی.........6 افغان فوجی بھی ہلاک

یمن میں جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب نے گزشتہ تین سالوں میں کیا پایا؟

تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں جو کہ تمام جہانوں کا مالک ہے۔ درود و سلام ہو امام المجاہدین، خاتم الانبیاء، ہمارے محبوب محمد صلی اللہ علیہ وسلم بن عبداللہ پر، آپ کے تمام اہل وعیال پر، تمام صحابہ کرام پر اور ان سب پر جو قیامت تک کے لیے حق کی اتباع کرتے رہیں گے۔

اہل ایمان کے لیے القاعدہ برائے جزیرۃ العرب کے قیام کی خوش خبری کو سنے ہوئے پورے تین سال بیت چکے ہیں۔

وہ چار بھائی جنہوں نے ایک وڈیو بعنوان ''یہاں (یمن) سے اپنی تحریک کو شروع کر رہے ہیں اور اقصیٰ پر ملیں گے'' میں یہ اعلان کیا تھا، ان میں سے تین آج تک جہاد میں مصروف عمل ہیں۔ امیر ابو بصیر (ناصر الوحیشی)، شیخ ابو سفیان (سعید الشہری) اور کماندان ابو ہریرہ (قاسم الریمی) اللہ ان سب کی حفاظت فرمائیں، یہ تینوں کفار پر مسلسل دہشت مسلط کیے ہوئے ہیں اور مومنین کے دلوں کو ٹھنڈک پہنچا رہے ہیں۔ ابو حارث بھائی (محمد العوفی) کی وڈیو کے جاری ہونے کے کچھ ہی دنوں بعد مرتد سعودی حکام نے ہتھیار ڈالنے پر مجبور کر دیا، مگر فہد القصع اور عثمان الغامدی جیسے معزز بھائیوں نے ان کی جگہ کو بخوبی پُر کیا۔ شیخ ابراہیم الربیش حفظہ اللہ، ایک مجاہد شیخ جو صلیبیوں کے قید خانے، گوانتانا موبے میں پابند سلاسل رہنے کے باوجود دعوت جہاد کے فریضے سے ذرہ برابر بھی متزلزل نہیں ہوئے، وہ اب بھی اہل ایمان کو جہاد پر ابھار رہے ہیں۔

بے شک یہ راہ کوئی آسان راہ نہیں ہے، اور بھائیوں کو اس راستے میں بڑی بڑی قربانیاں دینی پڑی ہیں۔

اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے:

وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ(سورة البقرة:155)

اور ہم ضرور تمہیں خوف وخطر، فاقہ کشی، جان ومال کے نقصانات اور آمدنیوں (کے گھاٹے) میں مبتلا کر کے تمہاری آزمائش کریں گے۔ اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری سنا دو۔

مرتد افواج کے ٹینکوں، بکتر بند گاڑیوں، جنگی جہازوں اور صلیبی ڈرون طیاروں کی گاؤں اور بستیوں پر اندھا دھند بمباریوں اور حملوں نے مجاہدین اور عامۃ المسلمین کو اپنے گھروں سے ہجرت کرنے پر مجبور کر دیا ہے۔ ان مجرمین کے ہاتھوں ہزاروں لوگ زخمی ہوئے، اپنے گھر بار کھو دیے اور اپنے کاروبار سے ہاتھ دھو بیٹھے۔

ہم اپنے ہزاروں شہدا کو بھی نہیں بھول سکتے، جن میں سرفہرست کماندان محمد بن عبدالرحمٰن الراشد، نائف القحطانی اور یوسف الشہری (اللہ ان سب پر رحم فرمائے) ہیں۔ امام انور العولقی اور سمیر خان بھائی (اللہ دونوں پر رحم فرمائے) نے بھی ایمان اور حکمت کی سرزمین پر اللہ کے کلمے کی سربلندی کے لیے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔

بہت سے ایسے شہدا ہیں جن کے نام کسی نے نہیں سنے ہوں گے، ہمیں بھی ان کے نام نہیں پتا، مگر اللہ ان کو جانتا ہے! ہمارے بہت سے بھائی مرتدین کی جیلوں میں (مثلاً جابر الفافی اور حسین الطائس) یا صلیبیوں کے عقوبت خانوں میں (مثلاً ندال حسن اور عمر فاروق عبدالمطلب بھائی) قید ہیں۔ اللہ ان کو رہائی نصیب فرمائے اور ان کے گھر والوں کو ان سخت وقتوں میں صبر واستقامت دے۔ اللہ کے راستے میں مشکلات جھیلنے کے ساتھ ساتھ مجاہدین نے اس راستے میں بے شمار کامیابیاں بھی حاصل کیں، اور یہ توقعات سے کہیں زیادہ بڑھ کر ہیں۔ مجاہدین کی چند ایک واضح کامیابیاں مذکور ہیں:

کامیابی کے ساتھ تین جنگیں ایک ساتھ لڑنا:

جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے مجاہدین صرف مرتدین کے خلاف سخت ترین جنگ نہیں لڑ رہے بلکہ براہ راست صلیبی امریکہ اور شمال میں ملحد مشرکین سے بھی نبرد آزما ہیں۔ اور ان کا چوتھا محاذ، ان شاء اللہ، مکار اور اسلام سے بغض رکھنے والے یہود کے خلاف ہوگا۔

حوثیوں کو بے نقاب کیا، جو ملحد ایران کے ایجنٹ ہونے کے سوا کچھ نہیں ہیں:

مجاہدین کی ایک کامیابی نام نہاد زیدی حوثیوں کو بے نقاب کرنا ہے جو کہ پس پردہ ایرانیوں کے ایجنٹ ہیں۔ یہ ملحد مشرکین ایک منصوبے کو عملی جامہ پہنانے میں لگے ہوئے ہیں جس کا مقصد جزیرۃ العرب سے اہل سنت والجماعت کو نکالنا ہے۔ حوثی کتے پاک دامن سنی خواتین کی عصمت دری کر رہے ہیں اور اہل سنت کے بیٹوں پر تشدد اور ظلم وبربریت جاری رکھے ہوئے ہیں، جیسے عراق میں ان کے (شیعی) بھائی، عراقی سنیوں کے ساتھ کر رہے ہیں۔ جماعۃ القاعدۃ الجہاد فی جزیرۃ العرب کے بھائیوں نے ان مجرم ملحدین پر متعدد کاری ضربیں لگائیں، اور ایک شہیدی حملے میں مجرمین کے سردار بدرالدین الحوثی کو جہنم واصل کرنے میں بھی کامیاب ہوئے ہیں۔

2 اکتوبر: صوبہ زابل.........ضلع ارغنداب.........مجاہدین نے کاراکٹ سے حملہ.........صلیبیوں کا ایک چینوک ہیلی کاپٹر تباہ.........ہیلی کاپٹر میں موجود تمام صلیبی فوجی ہلاک

علی عبداللہ صالح کے تخت کو الٹنا:

صالح کے منصب صدارت سے معزول ہونے میں عوامی احتجاجوں یا حکومت کے ہاتھوں شہریوں کے قتل کا بھی ایک حصّہ ہے۔مغرب تو صالح اور اس جیسوں کے ہاتھوں دہائیوں سے مسلمانوں کے بہنے والے خون پر کوئی توجہ نہیں دیتا تھا۔امریکہ نے صالح کو مستعفی ہونے پر صرف اس وقت زور دیا جب یہ واضح ہوگیا تھا کہ وہ اب ملک نہیں سنبھال سکتا،کیونکہ بستیوں کی بستیاں القاعدہ مجاہدین کے قبضے میں جا رہی تھیں۔

صلیبی معیشت پر کاری ضرب لگانا:

کہا جاتا ہے کہ عمر فاروق عبدالمطلب کی کارروائی کی وجہ سے امریکہ کو حفاظتی انتظامات پر اربوں ڈالر خرچ کرنے پڑے اور یہ بھی ممکن ہے کہ کارگو جہازوں کے ذریعے کی جانے والی کارروائی کی روک تھام کے لیے بھی زیادہ نہیں تو اُتنے ہی وسائل صرف کیے گئے ہوں گے۔جہاں امریکہ نے ان کارروائیوں کے پیش نظر اپنے دفاع کو بہتر بنانے کے لیے اقدامات کیے ہیں،وہیں دیگر صلیبی اقوام نے بھی ان اقدامات کو اٹھانے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی،کیونکہ وہ جانتے ہیں کہ وہ بھی اسلام کے خلاف اس جنگ میں پیش پیش ہیں اور وہ مجاہدین کے اگلے اہداف میں شامل ہو سکتے ہیں۔بھائیوں نے ہمیں یہ دکھا دیا کہ بہت کم اخراجات کے ساتھ وہ صلیبی معیشت کو شدید ترین ہزیمت کا شکار کر سکتے ہیں،اگر اہداف کا تعیّن اچھے طریقے سے کیا جائے۔

زمین کے بڑے حصوں پر قبضہ کرنا اور زیر کنٹرول علاقوں میں شریعت نافذ کرنا:

القاعدہ کے مجاہدین نے جنوبی یمن کے بڑے زمینی خطوں پر قبضہ جمایا ہے،اوران زمینوں پر اللہ کی شریعت کا نفاذ یقینی بناتے ہوئے نیکی کا حکم اور برائی سے روکنے کے فریضے کو سرانجام دیا۔بھائی استطاعت سے زیادہ زمین پر قبضہ کرنے سے محتاط ہی رہے ہیں،اور آگے پیش قدمی کرنے سے پہلے وہ اپنے تحت آنے والے علاقوں کو بہتر طریقے سے منظّم کر رہے ہیں۔اللہ ان کو اجر دے اور ان کو صبر سے نوازے۔

تین سال پہلے القاعدہ برائے جزیرۃ العرب کے قیام کے وقت ان اعلیٰ غنائم کا تصور کرنا بھی بہت مشکل تھا۔اگلے تین سالوں میں ہمارے کانوں تک مزید خوش خبریاں آئیں گی وہ الگ ہیں۔

ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ القاعدہ برائے جزیرۃ العرب کے مجاہدین اور انصار الشریعہ کو راہِ حق پر متفق اور ثابت قدم رکھے،جس راستے پر وہ اب تک ہیں۔ہم اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ اللہ ان کی صفوں کو مضبوط اور ان کے اہداف کو درست کر۔اے اللہ مجاہدین کو یمن میں مرتدین،صلیبی نصرانیوں اور ملحد مشرکین کی شکست کا ذریعہ بنا۔اے اللہ یمن کو ایک ایسا محاذ بنا دے کہ جو فلسطین کی صابر عوام کو کٹر غاصب یہود کے مظالم سے بالآخر نجات دلوا دے۔اے اللہ شہدا کے خون کو ضائع مت کرنا،اور اے اللہ شہدا اور قیدیوں کے صابر گھر والوں کی مشکلات کو آسان کر دے۔

لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا وُسْعَهَا لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا إِن نَّسِينَا أَوْ أَخْطَأْنَا رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِن قَبْلِنَا رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهِ وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنتَ مَوْلَانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ(سورة البقرة:٢٨٦)

اللہ تعالیٰ کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا،جو نیکی وہ کرے وہ اس کے لیے اور جو برائی وہ کرے وہ اس پر ہے۔اے ہمارے رب!اگر ہم بھول گئے ہوں یا خطا کی ہو تو ہمیں نہ پکڑنا،اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جو ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا،اے ہمارے رب! ہم پر وہ بوجھ نہ ڈال جس کی ہمیں طاقت نہ ہو اور ہم سے درگزر فرما!اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم کر!تو ہی ہمارا مالک ہے،ہمیں کافروں کی قوم پر غلبہ عطا کر۔

آخر میں ہم اللہ کی تعریف بیان کرتے ہیں جو کہ ہر چیز کا مالک ہے،اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں ہوں نبی مہربان محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر،آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آل اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرامؓ پر۔

(ترجمہ انصار اللہ اردو)

☆☆☆☆☆

2اکتوبر:صوبہ میدان وردک............ضلع چک............مجاہدین کا اتحادی فوج کے ایک مجموعے پر گھات لگا کر حملہ............6 صلیبی فوجی ہلاک

(آخری قسط)

شہید ملا سیف الرحمٰن منصورؒ کی شہادت کا دسواں سال

عبدالرؤف حکمت

شاھی کوٹ میں امریکیوں کے خلاف جنگ: ملا سیف الرحمٰن منصورؒ کی قیادت میں مجاہدین نے منصوبہ بنایا کہ اس اہم سٹریٹیجک علاقے میں ایک مضبوط مرکز کے قیام کے بعد موسم گرم ہوتے ہی میدانی علاقوں میں امریکیوں کے خلاف گوریلا جنگ شروع کردیں۔ ان میں پکتیا، پکتیکا اور غزنی کے مجاہدین کے علاوہ مہاجر مجاہدین بھی تھے جن میں اکثریت قاری طاہر جان کے ساتھیوں کی تھی اور ان سب کی تعداد تقریباً ایک سو کے قریب تھی۔ ۳ مارچ ۲۰۰۲ء کو امریکیوں نے سابقہ اطلاعات کی بنیاد پر اس علاقے پر حملہ کر دیا اور ساتھ ہی مجاہدین نے بھی زبردست مزاحمت شروع کر دی۔ امریکی کمانڈوز کے ساتھ افغان مجاہدین کی یہ پہلی لڑائی تھی جو تقریباً دو ہفتے تک جاری رہی۔ اس لڑائی میں امریکیوں کے علاوہ ڈنمارک، آسٹریلیا، کینیڈا، فرانس، جرمنی اور ناروے کے خاص فوجی دستوں نے حصّہ لیا۔

اس لڑائی کے دوران مجاہدین کی نہایت موثر منصوبہ بندی کی وجہ سے امریکی فوج کے زمینی دستے کو مجاہدین نے اس پیچیدہ پہاڑی علاقے میں گھیر کر واصل جہنّم کیا۔ مجاہدین نے اپنے تمام تر علاقے میں اینٹی ایئر کرافٹ گنیں نصب کی تھیں اور انہوں نے دشمن کو مکمل موقع فراہم کیا کہ وہ اپنی افواج کو زمین پر اتار دیں۔ لیکن جب بھی دشمن کے ہیلی کاپٹر افواج کو اتارنے کے بعد چلے جاتے تو مجاہدین ان پیدل افواج پر حملہ کرتے اور نصب شدہ اینٹی ایئر کرافٹ کے ذریعے ہیلی کاپٹر کو یہ موقع نہ دیتے کہ اپنی افواج کو جنگ کے علاقے سے واپس لے جائے۔ امریکیوں نے اس آپریشن کے دوران جس کو امریکا نے اناکونڈا کا نام دیا تھا، کہا کہ اس لڑائی میں دس ہزار سے زیادہ بم برسائے گئے جس میں زہریلے، کیمیائی اور آکسیجن ختم کرنے والے بم بھی شامل تھے۔ لڑائی کے تیسرے دن شاہی کوٹ کے پہاڑوں پر زبردست برف باری ہوئی اور درجہ حرارت نقطہ انجماد سے بھی نیچے گر گیا جس کی وجہ سے دشمن کے زہریلے ہتھیاروں نے مجاہدین کو قابلِ ذکر نقصان نہیں پہنچایا۔

لڑائی کے دو ہفتے بعد ۱۸ مارچ، ۲۰۰۲ء کو افغانستان میں امریکی فوج کے سربراہ جنرل ٹومی فرینکس نے اس آپریشن کے خاتمے کا اعلان کیا۔ اس نے واضح الفاظ میں کہا کہ اس آپریشن میں ۲ ہیلی کاپٹر تباہ، ۸ فوجی مردار اور ۸۲ فوجی زخمی ہوگئے۔ لیکن جو کچھ جنگ میں موجود مجاہدین نے دیکھا یا جنگ میں موجود فوجیوں نے جنگ کے بارے میں بعد میں لکھا، اس نقصان سے کئی گنا زیادہ تھا جس کا ٹومی فرینکس نے اعلان کیا تھا۔

مثلاً ایک امریکی فوجی [سارجنٹ براون] نے شاہی کوٹ کے معرکے میں پہلی دن کی لڑائی کے بارے میں لکھا ہے کہ:

''لڑائی کے پہلے دن جنگ کی ابتدا کے چند لمحوں بعد فوجیوں سے بھرا ایک ہیلی کاپٹر مار گرایا گیا، جس میں سے اکثر فوجی ہلاک اور باقی زخمی ہوئے۔ میں طبی امداد کی ٹیم میں تھا، ہماری پوری کوشش تھی کہ اپنے زخمی فوجیوں کو محفوظ مقام تک پہنچا دیں۔ ہم زخمیوں کی طرف چل پڑے، ان تک ابھی بیس میٹر کا فاصلہ تھا کہ ہمارے اوپر میزائلوں اور چھوٹے اسلحے کی فائرنگ شروع ہو گئی۔ طبی امداد کی ٹیم کے ۴ فوجی اہلکار بھی ہلاک ہوگئے۔ اس دن ۱۴ گھنٹے لڑائی جاری رہی۔ دشمن ہمارے اتنا قریب تھا کہ ہمارے جہاز جو پانچ سو کلو وزنی بم لیے ہوا میں پرواز کر رہے تھے، کو اجازت نہ دی گئی کہ بم باری کریں کیوں کہ خود ہمیں بھی نقصان پہنچنے کا اندیشہ تھا۔ بعد میں پتہ چلا کہ ہمارے ۱۸ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔''

[کتاب: افغانستان کے بعد افغان کے بابِ چہارم سے اقتباس]

اس معرکے میں امریکیوں کے بہت ہیلی کاپٹر مجاہدین نے مار گرائے۔ چونکہ میدان جنگ بہت وسیع تھا اور مختلف جگہوں پر لڑائی جاری تھی اور خود امریکی بھی کوشش کر رہے تھے کہ ان کے مالی و جانی نقصان کو منظر عام پر نہ لایا جائے، اس لیے نقصان کی دقیق تفصیل بتانا مشکل ہوگا لیکن ایک محتاط اندازے کے مطابق دشمن کے ۵ سے زائد ہیلی کاپٹر تباہ اور ایک سو سے زائد فوجی مردار ہوئے۔

اس معرکے میں چالیس کے نزدیک مجاہدین شہید ہوئے جن میں مجاہدین کے امیرِ لشکر جناب ملا سیف الرحمٰن منصورؒ اور ان کے جنگی معاون ملا فدا محمد جواد بھی شامل تھے۔ شاہی کوٹ کا معرکہ کوئی عام معرکہ نہیں تھا۔ اس معرکے میں امریکی جنگی ٹیکنالوجی اور ان کی فوجی برتری کا جو جھوٹا پراپیگنڈا کیا گیا تھا، اس کی حقیقت کھل کے سامنے آئی۔ دو ہفتے بعد اگرچہ امریکیوں نے آپریشن بند اور اس کے کامیاب ہونے کا اعلان کیا لیکن اس معرکے کے بعد پورے ملک میں مزاحمت نے ایک نئی شکل اختیار کی۔

ملا سیف الرحمٰنؒ منصور کی شہادت: ایک سچّے مجاہد کی طرح ملا سیف الرحمٰن منصورؒ بھی آغاز سے شہادت کے طالب تھے۔ جنگ شروع ہونے سے پہلے ملا صاحب 'ثابت' کے رمزی نام سے مخابرے کے ذریعے تمام مجاہدین کے ساتھ رابطے میں تھے اور جنگی صورت حال کنٹرول کر رہے تھے۔ جنگ کے دوران ملا صاحب کئی بار شدید بم

3 اکتوبر: صوبہ کنڑ............ مجاہدین کا ایک بڑے امریکی مرکز پر حملہ............ 6 اتحادی اور 7 افغان فوجی ہلاک............ 8 زخمی

باری کے زد میں آئے لیکن اللہ نے انہیں بچائے رکھا یہاں تک کہ جنگ کے ساتویں دن ۱۹ذوالحجہ ۱۴۲۳ھ ۱۰مارچ ۲۰۰۲ءاللہ نے ان کی شہادت کی دلی تمنا پوری کردی۔

ملا صاحب کے چھوٹے بھائی ملا عبدالرحمٰن منصور جو کہ خود شریکِ جنگ تھے، کہتے ہیں کہ:

''ہمیں جواد صاحب کی شہادت کی اطلاع تھی اور ان کی لاش لینے نکل پڑے۔ یہ عصر کا وقت تھا اور ہم شاہی کوٹ کے جنوبی حصّے میں واقع مارزکو نامی گاؤں میں ایک نالے کے کنارے جا رہے تھے کہ ہم نے ایک بہت ہی میٹھی خوشبو محسوس کی۔ اسی خوشبو کے تعاقب میں میں اور مجاہد ساتھی چل پڑے۔تقریباً ۲۰ میٹر کے فاصلے پر ہمیں چند لاشیں ملیں جن کے اردگرد بم باری کے واضح نشانات تھے۔ میں نے اردگرد کے درختوں میں لٹکے ہوئے کمان دان صاحب[ملا سیف الرحمٰنؒ] کی خاکی رنگ کی ملتانی پگڑی کے ٹکڑے پہچان لیے۔ایک لاش سے بہت ہی پیاری خوشبو آ رہی تھی۔اس کا سر جسد پر نہیں تھا۔ میں نے ان کے الٹے ہاتھ اور پیٹ پر لگے زخم کے نشانات سے پہچان لیا کہ یہ کماندان صاحب[ملا سیف الرحمٰنؒ] ہیں۔ان کے ساتھ چار لاشیں اور پڑی تھیں،جن میں ایک فضل محمد کی لاش تھی جو ضلع زرمت کا مجاہد تھا اور تین باقی مہاجر مجاہدین تھے۔اسی گھڑی ان کی لاشوں کی تدفین کا بندوبست کیا گیا۔ملا سیف الرحمٰنؒ صاحب کے لاش کو ہم زرمت لے گئے اور چند رازدار علما کی موجودگی میں ان کو سپردِ خاک کیا''۔

مجاہدین کا مورال بلند رکھنے کے لیے ملا صاحب کی شہادت کو اتنا مخفی رکھا گیا کہ خود امریکیوں کو بھی چند سال گزرنے کے بعد تک پتہ نہ چلا اور چند سال بعد بھی ملا سیف الرحمٰنؒ صاحب کی تصویر جہازوں کے ذریعے زمین پر گراتے رہے اور ان کے سر پر انعام مقرر کرتے رہے، جو امریکیوں کی خفیہ ایجنسیوں کے ضعف کا ایک منہ بولتا ثبوت ہے۔

شہید ملاسیف الرحمنؒ منصور کے تقویٰ اور دیانت کے کچھ واقعات: ملا صاحب کو اللہ تعالیٰ نے بچپن ہی سے تقویٰ،خوش اخلاقی اور دیانت جیسی بہترین صفات سے نوازا تھا۔ان کے اخلاق حسنہ کو اگر تفصیلاً بیان کیا جائے تو مضمون بہت طویل ہو جائے گا اس لیے چند واقعات پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔

عبادت اور تہجد کے ساتھ لگاؤ: ملا سیف الرحمٰنؒ کے بچپن کے دوست قاری اکمل کہتے ہیں کہ:

''جب ملا صاحب ۱۳ سال کے تھے اور گوجرانوالہ کے مدرسہ عربیہ میں زیر تعلیم تھے،سخت سردی کے دن تھے۔رات کو جب میری آنکھ کھلی تو ملا صاحب اپنے بستر پر نہیں تھے۔ مجھے فکر لاحق ہوئی اور میں ان کی تلاش میں باہر نکلا، ہر جگہ دیکھا لیکن وہ نہیں ملے۔آخرکار میں مدرسے کی چھت پر چڑھا۔وہاں دیکھا کہ ملا صاحب نے اس سخت سردی میں صرف کپڑے پہنے ہوئے تھے اور تہجد پڑھ رہے تھے۔میں بھی ان کے پیچھے چپ کھڑا رہا۔نماز ختم کرنے کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اور دعا کے دوران رونا شروع ہو گئے اور اس وجہ سے ان کی آواز تھوڑی بلند ہو گئی۔وہ اللہ تعالیٰ کو ایسے الفاظ سے مخاطب کر رہے تھے جس طرح کہ وہ اللہ کو دیکھ رہے ہوں اور اللہ سے فریادیں کر رہے تھے۔یہ حالت کافی دیر تک رہی،آخرکار میں سردی سے تنگ آ کر واپس نیچے چلا گیا۔صبح صادق کے نزدیک مجھے ان کے واپس آنے کا پتہ چلا، میں نے پوچھا آپ کدھر گئے تھے، کہنے لگے کہ''دل بہت بھر آیا تھا،بس دل کی بھڑاس نکالنے گیا تھا''۔

ملا سیف الرحمٰنؒ کے ایک اور دوست مفتی فیض محمد صاحب اور ان کے بعض اور رفقا یہ کہتے ہیں کہ ملا صاحب نے تہجد دورانِ تعلیم، جہاد اور حتیٰ کہ زخمی حالت میں ہسپتال میں بھی نہ چھوڑی۔

تقویٰ اور حق گوئی: ملا صاحب خود متقی ہونے کے ساتھ ساتھ باقی احباب کو بھی تقویٰ کی تلقین کرتے اور کہتے کہ''دیکھو! یہ تقویٰ اختیار کرنا کوئی مشکل کام تو نہیں، بس ایک بار اپنے نفس کو پاؤں تلے روند ڈالو تو پھر اسے اختیار کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آئے گی''۔

مفتی فیض محمد صاحب کہتے ہیں کہ ملا سیف الرحمٰنؒ اپنے والد کے ساتھ کہیں دعوت پر گئے۔وہاں بہت لوگ آئے تھے۔تب ملا صاحب کے جوانی کے ایام تھے اس دوران انہیں پتہ چلا کہ میزبانوں کا اس سے پہلے غیر شرعی کاروبار تھا جب کھانا آیا تو انہوں نے کھانے کے لیے ہاتھ آگے نہ کیا۔لوگوں نے بہت زیادہ اصرار بھی نہیں کیا کہ شاید وہ روزے سے ہوں۔گھر واپس آ کر کھانا طلب کیا اور اپنے والد صاحب ملا نصراللہ منصور شہید سے کہا کہ آپ ایسے لوگوں کے ہاں کھانا کیوں کھاتے ہیں جن کی کمائی حلال نہ ہو۔اس پر انہوں نے جواب دیا کہ بیٹا یہ لوگ اب مجاہدین کے غم خوار اور ہمدرد ہیں، ان کی اب کی کمائی پاک ہے، اس لیے ان کا کھانا کھانے میں کوئی شرعی حرج نہیں ہے۔

بیت المال کے بارے میں احتیاط: امارت کے دور میں جب ملا صاحب دوسری بار زخمی ہوئے تو ان کے ہاتھ کی ہڈی بالکل ناکارہ ہو گئی۔ملا صاحب جناب امیر المومنین ملا محمد عمر مجاہد حفظہ اللہ کی ملاقات کے لیے قندھار گئے۔امیر المؤمنین نے ان سے کہا کہ آپ کو بیرونِ ملک ہاتھ کے علاج کے لیے بھیجتے ہیں۔اس پر ملا صاحب نے جواب دیا کہ میں مشہور معالج[موسیٰ وردگ] سے مشورہ کرتا ہوں کہ اگر باہر علاج کرانے سے میرا ہاتھ اس قابل ہو جائے کہ اس سے اسلحہ چلا سکوں،تو ٹھیک ہے (بقیہ صفحہ ۵۴ پر)

3اکتوبر:صوبہ فراہ..........کونساک..........بارودی سرنگ دھماکہ..........ایک امریکی ٹینک تباہ..........3امریکی فوجی ہلاک

افغانستان میں آئی ای ڈیز کی صورت میں اللہ تعالیٰ کی نصرت

سید عمیر سلیمان

امریکی فوج IED جنگ ہار گئی:

Pentagon defence casualty analysis system نامی امریکی تھنک ٹینک نے ایک رپورٹ شائع کی جس کے مطابق امریکہ کی طرف سے بارودی سرنگ یا IED کا سدباب کرنے کی بھرپور کوششوں کے باوجود امریکہ مسلسل ناکامی کا شکار ہے۔ رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۰۹ء سے ۲۰۱۱ء کے درمیان ۱۴۶۲۷ امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔ ان میں سے ۸۶۸۰ جو کہ ۵۹ فی صد بنتے ہیں، بارودی سرنگ کے حملوں میں ہلاک ہوئے۔ بارودی سرنگ حملوں میں مسلسل اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ یہ سال ۲۰۰۹ء میں ۵۶ فی صد تھے جب کہ سال ۲۰۱۱ء میں بڑھ کر ۶۳ فی صد ہو گئے۔ امریکہ نے بارودی سرنگ کا توڑ نکالنے کے لیے باقاعدہ ایک ادارہ JIEDDO بنایا جس کا کام بارودی سرنگوں کا جائزہ لینا اوران سے بچاؤ کی تدابیر کرنا تھا۔

JIEDDO نے ۱۸ ارب ڈالر سے زائد رقم IED سے بچاؤ کی ٹیکنالوجی بنانے کی کوشش میں خرچ کر دی۔ اس مقصد کے لیے جدید بکتر بند گاڑیاں، مائن سویپر گاڑیاں، بارودی سرنگ تلاش کرنے والے روبوٹ، ہوا میں اڑنے والے جدید کیمرے بنائے گئے۔ لیکن جوں جوں صلیبی بارودی سرنگوں کی تلاش تیز کرتے گئے طالبان نے بارودی سرنگوں کی ساخت میں تبدیلی اور تعداد میں اضافہ کر دیا۔ نتیجہ یہ نکلا کہ امریکی فوجی اموات میں کمی آنے کی بجائے اضافہ ہی ہوتا گیا۔ اور سال ۲۰۱۰ء میں بارودی سرنگ حملوں میں زخمی ہونے والے ۳۳۳۹ امریکی فوجیوں کے مقابلے میں سال ۲۰۱۱ء کی تعداد ۳۵۳۰ ہوگئی۔ حقیقت یہ ہے کہ اب امارت اسلامی افغانستان میں ستر سے اسّی فی صد تک آئی ای ڈیز ہی کی عملیات (کارروائیاں) ہو رہی ہیں اور ان کا کوئی توڑ صلیبیوں کے پاس نہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے کمزور بندوں کی نصرت اِس ہتھیار سے فرمائی ہے۔

طالبان مجاہدین کا نیا ہتھیار:

امریکی اخبار 'ڈیلی بیسٹ' کے مطابق ایک افغان طالب نے انٹرویو میں انکشاف کیا کہ طالبان اللہ تعالیٰ کی خصوصی مدد اور نصرت سے اب اپنے حملوں میں ایک نیا بارود استعمال کر رہے ہیں جو پہلے کے مقابلے میں کئی گنا طاقتور ہے۔ اور اس دھماکے کے نقصانات سے عوام کو بچانے کے لیے عوام کو امریکی فوجی مراکز سے ۱۰ میل دور رہنے کی ہدایت کی گئی ہے۔ اخبار کے مطابق کیمپ سلارنو اور حالیہ ہونے والے کیمپ باسٹین پر حملے میں بھی نیا دھماکہ خیز مواد استعمال کیا گیا۔ یہ بارود مقدار میں کم اور طاقت میں دیگر بارودوں سے بہت زیادہ ہوتا ہے۔

ایک افغان سیکورٹی افسر نے بتایا کہ ہمیں معلوم ہے کہ طالبان جدید بارود استعمال کر رہے ہیں اور انہوں نے حملے بھی بڑھا دیے ہیں۔ چند سال پہلے جب بھی کہیں سے بارود پکڑا جاتا تو اس کی مقدار ۲۰ سے ۳۰ کلو ہوتی تھی۔ مگر اب جہاں سے بھی بارود برآمد ہوتا ہے اس کی مقدار ۵۰ سے ۵۰۰ کلو تک ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ بعض ٹرکوں سے ۱۰۰۰ کلو بارود بھی برآمد ہوا۔

سیکورٹی افسر کا کہنا تھا کہ فوجی مراکز اس طرز پر بنائے گئے تھے کہ بم حملے سے بیرونی دیوار کو ہی نقصان پہنچے اور اندر نقصان نہ ہو۔ اور پہلے ایسے ہی ہوتا تھا کہ اندر بہت کم نقصان ہوتا تھا۔ مگر اب طالبان کے حملے اس قدر خطرناک ہیں کہ مرکز کے اندر بھی کوئی چیز محفوظ نہیں۔ اس میں بنیادی کردار طاقت ور بارودی مواد کا ہے۔

ہم نے نیٹو اور افغان فوج میں بداعتمادی کا بیج بو دیا:

طالبان ترجمان ذبیح اللہ مجاہد نے ایک بیان میں کہا کہ ہم نے افغان فوج اور نیٹو کے درمیان بداعتمادی کا بیج بو دیا ہے۔ افغان فوج اور پولیس کے اندر سے اپنے ساتھیوں کے ذریعے حملے کروا کر مجاہدین نے نیٹو کا افغان فوج پر سے اعتماد ختم کر دیا ہے اور اب نیٹو نے افغان فوج کے ساتھ مشترکہ کارروائیاں بالکل ترک کر دی ہیں۔ ذبیح اللہ مجاہد نے اسے اپنی کامیابی قرار دیا اور کہا کہ یہ افغانستان میں صلیبیوں کی شکست کی ابتدا ہے۔

نیٹو افواج پر داخلی حملوں کو نہیں روکا جا سکتا، ڈیمپسی:

امریکی فوج کے سربراہ جنرل مارٹن ڈیمپسی نے کہا کہ افغانستان میں نیٹو افواج پر افغان پولیس اور فوج کے اندر سے حملوں کو مکمل طور پر روکنا ناممکن ہے۔ ان حملوں میں کمی لانے کے لیے بھرپور کوششیں کی جا رہی ہیں۔ افغان فوج کی تربیت میں بھی بہتری لائی جا رہی ہے اور اندرونی انٹیلی جنس کی خدمات بھی لی جا رہی ہیں لیکن ہم جتنی بھی کوشش کر لیں ان حملوں کو روک نہیں سکتے، ہاں کم ضرور کر سکتے ہیں۔

مجاہدین کی طرف سے نیٹو افواج کو افغان فوج کے اندر سے نشانہ بنانے کی حکمت عملی نے صلیبیوں کو حواس باختہ کر دیا ہے۔ صلیبی افواج ایڑی چوٹی کا زور لگانے کے باوجود ان حملوں کو ختم کرنا تو دور، ان میں کمی بھی نہیں لا سکے۔ اور ان حملوں میں مسلسل

4 اکتوبر: صوبہ میدان وردک..........ضلع سید آباد..........نیٹو سپلائی قافلے پر حملے..........11 سیکورٹی اہل کار ہلاک..........7 گاڑیاں سامان سمیت نذر آتش

اضافہ ہی دیکھنے میں آرہا ہے۔نیٹو حکام کی سرکاری رپورٹ کے مطابق بھی صرف اس سال میں افغان اہل کاروں کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے صلیبی فوجیوں کی تعداد ۵۲ ہے۔

نیٹو فوج کے سربراہ راسموسن نے بھی کہا کہ افغان اہل کاروں کی طرف سے نیٹو فوج پر حملوں کی وجہ سے فوج کا مورال گر گیا ہے اور یہ حملے افغانستان سے جلد انخلا کا سبب بن سکتے ہیں۔

صلیبیوں کی واپسی کی تیاریاں جاری:

صلیبی افواج نے افغانستان سے انخلا کی تیاریاں تیز کر دی ہیں۔اس مقصد کے لیے نیٹو نے روس سے بھی معاہدہ کر لیا ہے جس کے مطابق انخلا کے دوران ہیوی مشینری روس کے راستے واپس لے جائے گا اور روس کے ہی طیارے استعمال کیے جائیں گے۔

اس کے علاوہ نیٹو سربراہ فوگ راسموسن نے کہا کہ نیٹو کے آپریشن ۳ ماہ میں مکمل کر دیے جائیں گے اور اس کے بعد صرف انخلا اور افغان فوج کی تربیت کی طرف توجہ دی جائے گی۔ برطانیہ نے بھی اعلان کیا کہ برطانوی فوج اگلے سال ہزاروں فوجی افغانستان سے نکال لے گی جب کہ رواں سال کے آخر تک ۵۰۰ فوجی واپس چلے جائیں گے۔فرانس نے اپنے شیڈول سے بھی پہلے اپنی فوج نکالنے کا اعلان کیا ہے۔فرانس نے دسمبر ۲۰۱۲ء کے آخر میں اپنی فوج نکالنے کا اعلان کیا تھا۔مگر اب فرانسیسی حکام نے اعلان کیا ہے کہ فرانسیسی فوج دسمبر سے بھی پہلے وطن روانہ ہو جائے گی۔

جان ایلن کو ہٹانے کا فیصلہ:

افغانستان میں امریکی فوج کے کمانڈر جنرل جان ایلن کو مسلسل ناکامی کی وجہ سے ہٹانے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔وائٹ ہاؤس نے جان ایلن کی جگہ جوزف ایف ڈنفورڈ کو تعینات کرنے کا اعلان بھی کر دیا ہے۔ نیا جنرل جنوری ۲۰۱۳ء میں اپنی ذمہ داریاں سنبھال لے گا۔جان ایلن ڈیڑھ سال قبل تعینات ہوا تھا اور اس عرصہ میں کوئی خاطر خواہ کامیابی حاصل نہیں کر سکا۔جان ایلن نے چند دن قبل انٹرویو میں کہا تھا کہ افغانستان میں ہم نہ تو تجربے کرنے کے لیے آئے ہیں اور نہ اپنی فوج کو ہلاک کرانے کے لیے آئے ہیں۔ایلن نے مزید کہا کہ افغان فوج اور پولیس کے اندر سے حملوں نے مجھے پاگل کر دیا ہے۔

ایک جنرل نے تو اپنی ناکامی اور پاگل پن کا اعتراف بھی کر لیا اور ذلیل ہو کر رخصت بھی ہو رہا ہے۔اب دیکھئے نیا جنرل اپنے کون کون سے حربے استعمال کرتا ہے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شہید ملا سیف الرحمٰن منصورؒ کی شہادت کا دسواں سال

ورنہ فضول میں بیت المال کا پیسہ کیوں ضائع کیا جائے۔ڈاکٹر موسیٰ نے ملا صاحب کو بتایا کہ کہیں بھی علاج کرنے سے یہ ہاتھ تھوڑا بہت ہلنے کے قابل ہو جائے گا لیکن اسلحے کے استعمال کے قابل نہ ہوگا۔اس وجہ سے ملا صاحب نے علاج اور بیرونِ ملک سفر سے انکار کر دیا۔

اسی طرح ان کے ایک دوست [قاری حبیب] قصہ بیان کرتے ہیں کہ تحریک کے دوران ملا صاحب نے اپنے بھائی کے شادی میں شرکت نہیں کی۔میں نے جب وجہ پوچھی تو پہلے تو کچھ بہانے بنائے بعد میں صحیح وجہ بتائی کہ جب میں ادھر گاڑی میں جاؤنگا تو وہاں گاڑی مہمانوں کو لانے اور لے جانے کے لیے استعمال ہو گی اور میں نہیں چاہتا کہ بیت المال کی یہ گاڑی ذاتی کاموں میں استعمال کی جائے۔

شریعت کی پابندی: امارت کے دوران ضلع زرمت کے ایک مولوی صاحب جو کہ ملا سیف الرحمٰنؒ صاحب کے بہت پرانے اور قریبی دوست تھے،اور اس علاقے کے دو اور لوگ جو بہت مال دار تھے اور جنہوں نے ملا صاحب کے ساتھ بہت مالی مدد بھی کی تھی، ان سب پر رشوت کا ایک کیس ثابت ہو گیا۔ملا صاحب نے کابل کے قرغہ میں ان سب کو اپنی قرارگاہ پر بلایا اور وہاں سے ان سب کو اپنی گاڑی میں ڈال کر نظامی عدالت لے گئے۔جہاں سے ان کو قید کی سزا ہوئی۔اس کام سے ملا صاحب نے یہ ثابت کیا کہ الٰہی قانون اور شریعت کے مقابلے میں ان کے سامنے دوستی،رشتہ داری اور دوسری ملحوظات کی کوئی اہمیّت نہیں ہے۔

جہاد کے ساتھ محبت: قاری حبیب کہتے ہیں کہ کمیونزم کے خلاف جہاد کے دوران اِن کے شادی کے دن آ گئے۔اس دوران ملا صاحب مجاہدین کے مرکز میں جہادی تربیت میں مصروف تھے۔ان کے والد صاحب نے کئی بار اطلاع بھیجی کہ ان دنوں میں آپ گھر آ جائیں لیکن جہاد کے ساتھ محبت کی وجہ سے ملا صاحب نہیں گئے۔ان کے والد صاحب آئے اور ملا صاحب کو ہاتھ سے پکڑ کر ساتھ گھر لے گئے۔دوران سفر بھی والد صاحب سے اصرار کرتے رہے کہ مجھے جہادی تربیت حاصل کرنی چاہیے۔

شوقِ شہادت: مولوی ذکر اللہ ذاکری کہتے ہیں کہ کمیونزم کے خلاف جہاد کے دوران گردیز کی دفاعی پوسٹوں پر حملے سے پہلے ملا صاحب نے شوقِ شہادت سے اپنی ٹھوڑی خود باندھ لی لیکن اس حملے میں ملا سیف الرحمٰنؒ شہید نہیں بلکہ زخمی ہوئے۔

اولاد: شہید ملا سیف الرحمٰنؒ منصور نے اپنے پیچھے چار بیٹے چھوڑے دینی تعلیم میں مصروف ہیں۔ہم اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ ان پر ملا صاحب کی برکات رہیں اور یہ سارے بھی اپنے شہید والد کی طرح دین اور جہاد کے ستون بنیں۔آمین۔یارب العالمین

☆☆☆☆☆

15 اکتوبر: صوبہ کنڑ میں مجاہدین نے ایک جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں مار گرایا

افغانستان میں مجاہدین کے فدائی حملے

کاشف علی الخیری

کفار اپنی باغیانہ روش اور تکبر ونخوت کے نشے میں بدمست ہوکر خود کو خدا کا ہمسر سمجھنے لگتے ہیں۔ اسی زعم باطل میں وہ مخلوق خدا کو ظلم وسربریت کے ذریعے اپنا غلام بنانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مگر جب اللہ کا حکم نافذ ہوتا ہے تو بظاہر نا قابل شکست قوتوں کو قوت کے لحاظ سے حقیر جماعتیں عبرت ناک شکست سے دوچار کرتی ہیں۔ دور حاضر کا طاغوت اکبر امریکہ نے بھی طاقت کے زعم میں افغانستان پر حملہ آور ہوا۔ مگر اللہ نے مومنین سے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا اور آج یہ منظر تمام دنیا کے سامنے ہے کہ دنیا کی بہترین فوج افغان مجاہدین کے ہاتھوں بدترین شکست سے دوچار ہو رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ مجاہدین کے ہاتھوں کفار کو رسوا کر رہے ہیں اور مجاہدین کفار کے لیے اللہ کا عذاب ثابت ہو رہے ہیں۔ ہر آنے والا دن امریکی شکست کی تاریخ میں ایک نیا باب رقم کرتا ہے۔ سیکورٹی کے تمام تر انتظامات اور جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس ہونے کے باوجود اتحادی افواج اپنے مراکز تک میں محفوظ نہیں۔ آئے دن مجاہدین ان مراکز کو نشانہ بناتے ہیں اور اللہ کے شیروں کے سامنے تمام سیکورٹی انتظامات ناکام ہو جاتے ہیں امریکیوں کو بے پناہ جانی و مالی نقصان کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

افغان سرزمین میں صلیبی افواج پر فدائی مجاہدین کی وسیع، منظّم اور تباہ کن حملوں نے ائمۃ الصلیب کے اوسان خطا کیے ہوئے ہیں۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد اور تائید سے یہ استشہادی حملے اس مبارک جہادی تحریک کی کامیابی میں کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں۔ فدائی مجاہدین کے پے در پے حملوں نے نیٹو افواج کو طے شدہ وقت سے پہلے ہی افغانستان سے بھاگنے پر مجبور کر دیا ہے۔ فرانسیسی وزیر خارجہ لوران فابیوس نے ۲۲ ستمبر کو اعلان کیا کہ فرانس اسی سال دسمبر تک افغانستان سے اپنے فوجیوں کا قبل از وقت انخلا مکمل کرلے گا۔ جب کہ برطانوی حکام بھی اپنی فوج کی بڑی تعداد کو اسی سال کے اواخر میں افغانستان سے نکالنے کا فیصلہ کیے بیٹھے ہیں۔ وسط ستمبر سے لے کر وسط اکتوبر تک افغانستان بھر میں فدائی مجاہدین نے جس بے جگری، بہادری، دلیری اور جرات سے اپنے خون کے نذرانے پیش کیے اور نتیجے میں صلیبی افواج کو اُن کے مراکز کے اندر بھی بے بس کر کے رکھ دیا، اُس کی ایک جھلک قارئین کے لیے پیش ہے۔

۱۶ ستمبر کو ایک پولیس آفیسر گل آغا نے صوبہ ہلمند کے علاقے باباجی میں موجود سب سے بڑے فوجی کیمپ میں کاروائی کرتے ہوئے اتحادی فوج پر فائر کھول دیا۔ جس کے نتیجے میں چھ اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ گل آغا مجاہدین سے رابطے اور موقع کی تاک میں تھے، اتحادی فوجیوں کی جوابی فائرنگ سے یہ بہادر مجاہد بھی شہادت کی منزل کو پا گیا۔

۱۸ ستمبر کو صوبہ کنڑ میں ۵۸ سالہ مجاہد بزرگ عبدالاحد نے استشہادی حملے میں گیارہ امریکیوں کے پرخچے اُڑا دیے اور آٹھ کو شدید زخمی کر دیا۔ حملے کے بعد لاشوں اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹر ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال میں منتقل کیا گیا۔

۱۸ ستمبر ہی کو صوبہ ہلمند کے علاقے حیدر آباد میں ایک فدائی حافظ عبداللہ نے صلیبی ایجنٹوں اور مرتدین پر استشہادی حملہ کیا۔ انہوں نے اپنی بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی حملہ کر کے ساٹھ افغان اہل کاروں کو ہلاک کیا۔ اس حملے میں افغان فوج کا کیمپ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

۲۶ ستمبر کو صوبہ لوگر کے صدر مقام میں ایک بزرگ مجاہد نے امریکی فوجی قافلے کو شہیدی حملے کے ذریعے نشانہ بنایا۔ یہ امریکی قافلہ صوبائی صدر مقام میں گشت پر تھا کہ بزرگ مجاہد جمال گل نے اپنی بارود سے بھری گاڑی قافلے میں موجود گاڑیوں سے جا ٹکرائی۔ اس حملے میں سات امریکی ہلاک اور نو شدید زخمی ہو گئے، حملے میں دشمن کے تین ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

۸ اکتوبر کو ایک بہادر مجاہد نے صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں واقع افغان فوج اور انٹیلی جنس کے مرکز کو فدائی حملے سے نشانہ بنایا۔ فدائی مجاہد عبدالولی نے اپنی بارود سے بھری فلائنگ کوچ مرکز سے ٹکرا دی۔ اس حملے میں بیس انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور چھ زخمی ہو گئے جب کہ مرکز کا بڑا حصہ زمین بوس ہو گیا اور اس میں موجود چھ رینجرز گاڑیاں جل کر خاکستر ہو گئیں۔

۱۱ اکتوبر کو جذبہ شوق شہادت سے سرشار ایک بزرگ مجاہد ۸۸ سالہ محمد اسلم نے اپنی کلاشنکوف سے صلیبی فوجوں پر حملہ کر دیا۔ یہ فوجی صوبہ قندہار میں شاہ ولی کوٹ میں ایک آپریشن میں مصروف تھے کہ بزرگ مجاہد نے اُن پر فائر کھول دیا۔ جس سے تین صلیبی ہلاک ہو گئے۔ بعد میں فوج کی فائرنگ سے یہ مجاہد شہید ہو گئے۔

۱۳ اکتوبر کو صوبہ قندھار میں امریکی اور افغان فوج تمام تر حفاظتی تدبیروں کے باوجود شہیدی حملے کا نشانہ بننے سے نہ بچ سکی۔ قندھار کا صوبائی انٹیلی جنس چیف امریکی فوج سے ملنے ان کے مرکز بذریعہ ہیلی کاپٹر پہنچا۔ مگر وہاں ہیلی کاپٹر سے اتر کر جب وہ مرکز کی طرف جانے والے راستے کی جانب مڑا تو شہیدی مجاہد عبدالجبار نے اپنی بارود سے بھری موٹر سائیکل اور جیکٹ سے اسے نشانہ بنایا۔ اس حملے میں دس امریکی آٹھ انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ جب کہ انٹیلی جنس افسر بھی اپنے دو محافظوں سمیت ہلاک ہو گیا ہے۔

(بقیہ صفحہ ۵۷ پر)

5 اکتوبر: صوبہ کنڑ..........بارودی سرنگ دھماکہ..........افغان فوج کی گاڑی تباہ..........7 افغان فوجی ہلاک

افغان فوجیوں کے ہاتھوں صلیبی اتحادیوں کی ہلاکتیں

سید معاویہ حسین بخاری

وَمَكَرُواْ وَمَكَرَ اللّهُ وَاللّهُ خَيْرُ الْمَاكِرِينَ(آل عمران ۵۴)

اور وہ چال چلے اور اللہ بھی چال چلا اور اللہ خوب چال چلنے والا ہے۔

امریکہ نے جب افغانستان پر حملہ کیا تو طالبان کو شکست دینے کے لیے ڈالروں کے عوض افغانوں کو خریدا اور کٹھ پتلی فوج تشکیل دی تا کہ یہ فوج امریکہ کے لیے کرائے کے قاتلوں کا کردار ادا کر سکے اور امریکی اپنی جان بچالیں صرف ڈالر خرچ کر کے افغانوں کو آپس میں ہی لڑوا کر اپنے اہداف حاصل کر لیں۔ مگر امریکہ کو یہ نہیں معلوم کہ اللہ کی تدبیر تمام تدابیر پر غالب ہے۔ آج امریکہ کی خود ساختہ افغان فوج امریکہ کے گلے کی ایسی ہڈی بن چکی ہے جسے نہ نگلا جا سکتا ہے نہ اگلا جا سکتا ہے۔

امریکہ نے افغان فوج کی صورت میں مجاہدین کو امریکہ تک آسان رسائی کا خود موقع فراہم کیا۔ چنانچہ مجاہدین نے کثیر تعداد میں افراد افغان فوج میں بھرتی کروائے اور ان کے ذریعے افغان فوج کی قوت کو بھی پارہ پارہ کیا نیز امریکیوں اور اتحادیوں کو بھی متعدد مواقع پر نشانہ بنایا۔ افغان فوجیوں کے روپ میں یہ مجاہدین اپنے مرکز کے ساتھ رابطے میں رہتے ہیں اور معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔

پھر جب بھی ان کو مناسب موقع ملتا ہے یہ افغان فوج اور اتحادیوں پر حملہ آور ہو جاتے ہیں۔ ایسے حملوں میں دشمن کو اچھا خاصا نقصان بھی ہوتا ہے نیز اس کے حوصلے بھی پست ہوتے ہیں کیونکہ ان میں بے یقینی اور بداعتمادی پیدا ہو جاتی ہے کہ اپنے ہی ساتھی حملے کر رہے ہیں۔ وہ ہر وقت ایک خوف میں مبتلا رہتے ہیں کہ نہ جانے کب کوئی فوجی اپنے ہی ساتھیوں پر فائرنگ شروع کر دے۔ ایسے واقعات کا سلسلہ گزشتہ برس شروع ہوا اور اس میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔ اکثر اوقات حملہ آور مجاہد اپنے اسلحے کے ساتھ مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں۔ گزشتہ چند ہفتوں میں افغان فوجیوں کی طرف سے کی جانے والی چند کارروائیوں کی تفصیل اس طرح ہے۔

۱۶ ستمبر: صوبہ زابل کے ضلع مرہانوں میں ۷ مقامی پولیس اہل کاروں نے ایک چیک پوسٹ میں موجود اتحادی فوجیوں پر آدھی رات کو حملہ کر دیا۔ اس حملے میں ۷ جارح فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

۲۸ ستمبر: صوبہ قندھار میں ایک بار پھر افغان فوج اپنے ایک افسر کے ہاتھوں ۷ فوجی ہلاک کروا بیٹھی۔ یہ واقع ضلع گورک میں پیش آیا جب باغ محراب کے رہنے والے افسر عبداللہ نے ایک چیک پوسٹ میں موجود فوجیوں پر فائر کھول دیا۔ جس سے سات فوجی ہلاک اور ۹ زخمی ہو گئے۔ اس واقع کے بعد عبداللہ بفضل تعالیٰ اپنی رائفل سمیت مجاہدین سے ملنے میں کامیاب ہو گئے۔

۱۲ اکتوبر ایک بار پھر افغان فوج کے اندر موجود مجاہد ''عبدالرشید'' نے فوج کا اسلحہ اُن پر ہی استعمال کیا۔ یہ بہادر مجاہد صوبہ بادغیس سے تعلّق رکھتا تھا اور صوبہ کنہڑ میں غازی آباد کی بیس پر ڈیوٹی سرانجام دے رہا تھا۔ موقع ملتے ہی انھوں نے فوج پر حملہ کر دیا۔ جس سے نیشنل آرمی کے ۱۳ ارکان ہلاک ہو گئے۔ بعد میں یہ مجاہد با آسانی اپنے ساتھیوں سے آن ملا۔

> **امریکی فوج کے متعلّق جدید تحقیق میں کہا گیا ہے کہ اکثر فوجی ذہنی امراض کا شکار ہیں اور خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اتحادیوں کے اس خوف میں مزید اضافہ ہوگا۔ جب کہ مجاہدین اللہ کے فضل و احسان سے روز بروز قوت حاصل کر رہے ہیں۔ افغان فوج میں بھی مجاہدین کا اثر پھیلتا جا رہا ہے۔ افغان فوجی امریکیوں سے بد دل ہو چکے ہیں اور ان کی کثیر تعداد مجاہدین کی حامی ہوتی جا رہی ہے۔**

۱۹ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز جمعہ ایک افغان فوجی نے صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں افغان فوجیوں پر اندھا دھند فائرنگ کی جس سے ۴ فوجی ہلاک ہوئے۔ یہ فوجی، فوجی مرکز میں تعینات تھے۔ روح اللہ نامی افغان فوجی نے ضلع بالا بلوک کے شیوان نامی علاقے میں ان فوجیوں کو ہلاک کیا اور گن سمیت مجاہدین تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

افغان فوجیوں کے ہاتھوں کٹھ پتلی اور اتحادی افواج پر حملے اب ایک معمول بن گئے ہیں اور ان میں وقت کے ساتھ ساتھ اضافہ ہو رہا ہے۔ ایسا ہی ایک حملہ خوست میں ہوا۔ شربت خان نامی افغان فوجی نے خوست کے ضلع زازئی میدان میں جمعہ ۱۹ اکتوبر کو ہی افغان فوجیوں پر حملہ کیا۔ حملے کے نتیجے میں ۲ افغان فوجی اور ایک سیکیورٹی اہلکار ہلاک ہوئے۔ افغان فوجی کامیاب حملے کے بعد مجاہدین سے آملا۔

۲۰ اکتوبر کو صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں ایک افغان پولیس افسر اور باورچی نے مل کر ۶ افغان پولیس اہلکار مار دیے۔ پولیس افسر اور باورچی نے مل کر کھانے میں زہر ملا دیا جس سے ۲ پولیس افسر ہلاک ہو گئے۔ اس کے بعد باہر سے مجاہدین نے آ کر باقی ۴ پولیس اہل

8 اکتوبر: صوبہ ہلمند ....لشکر گاہ..........فدائی مجاہد کا استشہادی حملہ..........20 افغان انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور 6 زخمی.....انٹیلی جنس مرکز کا بڑا حصہ زمین بوس.....6 رینجرز گاڑیاں تباہ

کاروں کو ہلاک کر دیا۔ افغان پولیس اور فوج کے اندر سے صلیبیوں اور ان کے حواریوں پر حملے تو جاری ہیں مگر یہ اپنی نوعیت کا پہلا واقع ہے جب پولیس افسر نے حفاظت پر مامور افسران کو ہلاک کرنے کے بعد باہر سے مجاہدین کو کارروائی کے لیے اندر بلایا ہو۔ بعد ازاں پولیس افسر اور باورچی چیک پوسٹ سے اسلحہ اور موٹر سائیکل لے کر مجاہدین کے ساتھ فرار ہو گئے۔

اس طرح کے حملے کرنے والے اکثر فوجیوں کا تعلق مجاہدین سے ہوتا ہے اور یہ حملے اکثر مجاہدین کی باقاعدہ منصوبہ بندی کے تحت ہوتے ہیں جیسا کہ ہلمند میں ہوا۔ ہلمند کے ضلع گریشک میں پولیس اہلکاروں کو ایک حملے میں ہلاک کیا گیا۔ پولیس کا ایک اہلکار مجاہدین سے مسلسل رابطے میں تھا۔ اس نے موقع ملتے ہی ۸ پولیس اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔ یہ مجاہد پولیس اہلکار ایک عدد ہیوی مشین گن، ایک عدد راکٹ لانچر، ۳ عدد کلاشنکوفوں اور ۳ عدد وائرلیس سیٹوں سمیت مجاہدین سے آملا۔

ان واقعات سے افغان فوج اور اتحادی افواج میں بوکھلاہٹ پیدا ہو گئی ہے۔ افغانستان میں امریکی افواج کے کمانڈر جنرل جان ایلن نے کہا ہے کہ ''امریکہ افغانستان میں مہم کے لیے بہت داؤ پر لگانے کے لیے تیار ہے لیکن اس میں امریکیوں کا قتل شامل نہیں ہے''۔ امریکی ٹی وی سی بی ایس کو دیے گئے ایک انٹرویو میں اُس نے کہا کہ ''ایمان داری سے بتاؤں تو میں ان پر پاگل پن کی حد تک ناراض ہوں۔ ان واقعات کی گونج امریکہ کے طول و عرض میں سنائی دیتی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ ہم اس مہم کے لیے بہت کچھ قربان کرنے کو تیار ہیں لیکن ہم اس کے لیے قتل ہونے کو تیار نہیں''۔

اس سے پہلے ایسے حملوں میں افغان فوجیوں نے اتحادی افواج کو نشانہ بنایا تھا جس کی وجہ سے اب اتحادی افغانوں پر اعتماد نہیں کرتے اور انہوں نے افغانیوں کو ٹریننگ دینا بند کر دی ہے۔ یہ اللہ کی تدبیر ہے کہ وہ کفار کی صفوں میں پھوٹ ڈال دیتا ہے اور ان پر خوف مسلط کر دیتا ہے۔ وہ مضبوط عمارتوں میں رہتے ہوئے اور فول پروف سیکورٹی انتظامات کے ہوتے ہوئے بھی خود کو غیر محفوظ سمجھتے ہیں۔ موت کا خوف انہیں پاگل کر دیتا ہے۔ اس کا مظاہرہ امریکی فوجیوں کی ذہنی حالت سے ہو رہا ہے۔

امریکی فوج کے متعلّق جدید تحقیق میں کہا گیا ہے کہ اکثر فوجی ذہنی امراض کا شکار ہیں اور خودکشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ اتحادیوں کے اس خوف میں مزید اضافہ ہو گا۔ جب کہ مجاہدین اللہ کے فضل و احسان سے روز بروز قوت حاصل کر رہے ہیں۔ افغان فوج میں بھی مجاہدین کا اثر پھیلتا جا رہا ہے۔ افغان فوجی امریکیوں سے بددل ہو چکے ہیں اور ان کی کثیر تعداد مجاہدین کی حامی ہوتی جا رہی ہے۔ اتحادی افواج نے خود تسلیم کیا ہے کہ افغان فوج میں مجاہدین کا نفوذ اس قدر ہے کہ وہ جب چاہیں جس کو چاہیں آسانی سے ہدف بنا سکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان میں مجاہدین کے فدائی حملے

۱۷ اکتوبر کی صبح پکتیا کے ضلع زرمت میں امریکی فوجی مرکز کو نورستان سے تعلّق رکھنے والے فدائی مجاہد صلاح الدین نے بارود بھرے ٹرک کے ذریعے شہیدی حملے کا نشانہ بنایا۔ جس کے نتیجے میں تیرہ امریکی اور انیس افغان فوجی ہلاک جب کہ اٹھائیس امریکی اور پینتالیس ۴۵ افغان فوجی شدید زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ دو ہیلی کاپٹر، ایک جدید کیمروں سیلیس جاسوسی بیلون، ایک ریڈیو ایف ایم اسٹیشن اور متعدد فوجی گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔ اس حملے میں امریکی مرکز مکمل طور پر منہدم ہو گیا۔

۱۸ اکتوبر ۲۰۱۲ء بروز بدھ صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں ایک مجاہد نے فدائی حملہ کیا۔ مجاہد عبدالولی نے لشکر گاہ کے شہر صافیان کے علاقے میں پولیس اور انٹیلی جنس سروس اہلکاروں کے مشترکہ مرکز سے بارود بھری گاڑی ٹکرا دی جس کے نتیجے میں ۱۲ انٹیلی جنس اہلکار ہلاک ہوئے جب کہ ۱۰ زخمی ہوئے۔ اس کے علاوہ ۶ فوجی گاڑیاں بھی جل کر خاکستر ہو گئیں۔

ایک اور حملہ بھی پولیس اہلکاروں پر ہوا۔ پولیس اہلکار مرکز کی جانب جا رہے تھے جن کو مجاہدین نے راستے میں بارود بھری موٹر سائیکل سے نشانہ بنایا۔ حملے کے نتیجے میں ۱۰ پولیس اہلکار ہلاک ہوئے۔

یہ اللہ ہی کا فضل و کرم ہے کہ فدائی مجاہدین کی دین کو بالا دست کرنے اور کفر کی سرکوبی کے لیے کی گئی ان عملیات کی برکتوں سے کفر کا تسلط ختم ہو رہا ہے، اُس کا رعب و دبدبہ قصہ ماضی بنتا جا رہا ہے، وہ اپنی کمین گاہوں میں بھی خود کو محفوظ نہیں پاتا اور دن بدن وہ حتمی شکست کے قریب ہو رہا ہے۔ پیش قدمیوں کے دعوے دار اب صحیح سالم گھروں کو لوٹنے کے لیے ترس رہے ہیں۔ اپنے بکھرتے وجود کو سمیٹ رکھنے کی تگ و دو میں مصروف عالمی کفر فدائی مجاہدین کے نشانے پر ہے اور اللہ تعالیٰ مخلص بندوں کے نشانے اہداف پر ٹھیک ٹھیک بٹھا رہا ہے۔

یہ تمام کارروائیاں اللہ کی نصرت سے ہی انجام پاتی ہیں ورنہ اگر مادی وسائل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو امریکہ جدید ترین ٹیکنالوجی سے لیس ہے۔ امریکی فوج بہترین جاسوسی اور دفاعی آلات سے لیس ہے۔ جگہ جگہ حساس کیمرے اور دیگر آلات نصب ہیں مگر اس کے باوجود وہ مجاہدین کو روکنے میں ناکام نظر آرہے ہیں۔ نا صرف یہ کہ مجاہدین ان کے غلبے سے محفوظ رہے بلکہ خود آگے بڑھ کر ان پر کامیاب حملے کر رہے ہیں۔ جب مومن اللہ کی رسی کو تھام لیں اور اس پر ہی بھروسہ کرتے ہوئے اس کے راستے میں نکل کھڑے ہوں تو اللہ بھی اپنے بندوں کی مدد کرتا ہے اور ان کو غلبہ عطا کرتا ہے۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں جب امریکہ افغانستان سے نامراد ہو کر پلٹے گا اور افغانستان میں اسلامی حکومت دوبارہ قائم ہو گی اور ساری امت کے اتحاد و قوت کا ذریعہ بنے گی۔

☆☆☆☆☆

8 اکتوبر: صوبہ ہلمند..........لشکر گاہ..........افغان پولیس اہل کاروں کی گاڑی مجاہدین کا حملہ..........گاڑی تباہ..........6 افغان اہل کار ہلاک

صلیبی رسد کے قافلوں پر مجاہدین کے حملے

رحمت اللہ ہلمندی

افغانستان میں اتحادی افواج کو پہنچنے والی رسد کو کاٹنا مجاہدین کی اولین ترجیحات میں سے ہے۔مجاہدین کی طے شدہ جنگی حکمت عملی میں یہ بنیادی نکتہ ہے کہ صلیبی افواج تک پہنچنے والی رسد کو بہرصورت کاٹا جائے اور رسد کے قافلوں پر حملے کرکے اُنہیں تباہ کیا جائے۔اس صورت میں اتحادی افواج مفلوج ہوکر رہ جائیں گی اور اُن کے لیے مجاہدین کے خلاف کارروائیاں کرنا تو کجا اپنے مراکز تک میں محفوظ و مامون طریقے سے قیام کرنا ممکن نہیں رہے گا۔یہی وجہ ہے کہ افغانستان میں طالبان عالی شان نے نیٹو سپلائی کے قافلوں کو اپنا مستقل ہدف بنایا ہوا ہے۔گزشتہ چند ہفتوں میں افغانستان کے طول و عرض نیٹو رسد پر مجاہدین کی کارروائیوں کا مختصر احوال اس طرح ہے:

۹ستمبر کو صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کیا۔حملہ کے دوران مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی جس میں ۲۲ افغان فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے،اس حملے میں فوجی ساز و سامان سے لیس ۱۸ ٹرک اور گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

۱۳ستمبر کو صوبہ میدان وردگ کے ضلع سید آباد میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے ایک سپلائی قافلے کو نشانہ بنایا۔اس حملے میں تیل سے بھرے ۱۳ ٹینکر جلا کر راکھ کر دیے گئے۔جب کہ اپنے آقاؤں کے قافلے کی حفاظت کرتے ہوئے ۱۹افغان فوجی بھی جہنّم واصل ہوگئے۔

۱۷ستمبر کو صوبہ لغمان کے صدر مقام میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے ایک قافلے کو نشانہ بنایا۔اس حملے میں ایک ٹرک تباہ ہوگیا جب کہ ۱۲سیکورٹی گارڈز ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۹ستمبر:صوبہ میدان وردگ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا۔سید آباد کے علاقے سے گزرنے والے اس قافلے میں موجود ۱۳ گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا جب کہ ایک سیکورٹی گارڈ ہلاک اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۲۰ ستمبر کو صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا۔حملے کے بعد مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی شروع ہوگئی جو ۵ گھنٹے جاری رہی افغان فوج کے ۱۴اہل کار ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوئے جب کہ ۷ بڑے نیٹو سپلائی ٹرکوں سمیت ۱۲ گاڑیاں بھی تباہ ہوگئیں۔

۲۸ستمبر صوبہ میدان وردگ کے علاقے سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کرکے ۱۵ گاڑیاں تباہ کر دیں۔حملے کے دوران میں قافلے کے محافظوں اور مجاہدین میں شدید لڑائی ہوئی جو آدھے گھنٹے سے زائد وقت تک جاری رہی۔جس میں ۷ محافظ ہلاک اور ۱۱ زخمی ہوگئے۔

۳۰ستمبر کو صوبہ زابل میں شاہ جوئی کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا اور ۵ گاڑیوں کو تباہ کردیا۔مقابلے میں ۴ سیکورٹی اہل کار بھی جہنّم واصل ہوئے۔

۱۴اکتوبر کو صوبہ میدان وردگ میں ضلع سید آباد میں نیٹو کے سپلائی قافلوں کو مجاہدین نے مختلف مقامات پر نشانہ بنایا۔ان حملوں میں ۱۱ سکیورٹی اہل کار ہلاک ہوگئے جب کہ ۷ گاڑیوں کو سامان سمیت جلا دیا گیا۔

۱۵اکتوبر کو صوبہ غزنی کے علاقے لشگر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا۔یہ حملہ گھات لگا کر کیا گیا جس کے نتیجے میں ۶ نیٹو سرف گاڑیاں تباہ اور تیل کے ۳ ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے،اس حملے میں 6 فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔

اس حوالے سے گزشتہ چند ہفتوں کے دوران میں مجاہدین کی جانب سے سب سے بڑی کارروائی ۲۰اکتوبر کو عمل میں لائی گئی۔جب صوبہ پروان کے ضلع بگرام میں موجود امریکی رسد کے سب سے بڑے ذخیرے کو نشانہ بنایا گیا۔منظّم انداز اور بھرپور حکمت عملی کے تحت کیے گئے اس حملے میں کفار کو تاریخی نقصان اٹھانا پڑا۔اس حملے میں صلیبی فوج کے رسد ذخیرہ مرکز کو آگ لگ گئی جس پر پورا دن گزر جانے کے باوجود قابو نہیں پایا جاسکا اور آگ کے آسمان کو چھوتے شعلے کئی میل سے نظر آتے رہے۔ڈپو کے پارکنگ میں سیکڑوں فوجی اور سپلائی گاڑیاں کھڑی تھیں،جن پر فوجی ساز و سامان لدا ہوا تھا،جو مکمل طور پر جل کر خاکستر ہوئیں،اس کے علاوہ درجنوں سردخانے (جہاں خوراک اور دیگر ساز و سامان کے وسیع ذخائر محفوظ کیے گئے تھے) بھی موجود تھے،جو آگ کی زد میں آکر ملبے کا ڈھیر بن گئے۔واضح رہے کہ مذکورہ ذخیرے کی سخت حفاظتی اقدامات کیے گئے تھے،درجنوں چوکیاں قائم کی گئیں تھی اور یہ تقریباً ۱۲۰ ایکڑ رقبے پر پھیلا ہوا تھا،جہاں سے پورے افغانستان میں موجود صلیبی افوج کے لیے فوجی ساز و سامان اور لاجسٹک مواد مہیا کیا جاتا تھا۔اللہ تعالیٰ کی نصرت سے مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں دشمن کو کروڑوں ڈالرز کا نقصان پہنچایا گیا۔

صلیبیوں کی رسد کی ترسیل کو مسدود کرنے کے لیے کی گئی کارروائیوں کا اجمالی خاکہ دیکھ کر اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ اتحادی افواج افغانستان میں کس صورت حال سے دوچار ہیں اور کفر کے سرداریوں کر اپنی افواج کے 'مستقبل' کے حوالے سے پریشان اور سراسیمہ ہیں!!!

☆☆ ☆☆☆☆☆

8اکتوبر:صوبہ پکتیکا.........ضلع جانی خیل.........مجاہدین کا ایک افغان و صلیبی مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ..........13فوجی ہلاک

افغانستان سے بحرِ اوقیانوس کے پانیوں تک

ڈاکٹر ابو بدر

یہ نہ جھٹلائی جانے والی حقیقت ہے جو اہل ایمان کے لیے سامانِ تسکین وتوکل اور طاغوت پرستوں کے لیے ہوش ربا اور وحشت ناک ہے۔ مؤرخین اسے سن ولادتِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا واقعہ بتاتے ہیں جب موجودہ اوباما کا کوئی ابرھۃ الاشرم نامی لکڑ دادا اپنے لشکروں کے ساتھ کعبۃ اللہ کو ڈھا دینے کا ناپاک ارادہ کیے منزلوں پر منزلیں مارتا حبشہ سے عرب میں درّانا گھستا، دندناتا، وحشیوں کی طرح ڈکارتا، کثرتِ تعداد واسلحہ کا سر پُرغرور لیے فتح کا خواب آنکھوں میں سجائے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین۔ لطیف وخبیر اللہ نے اس ناپاک جسارت پر لشکرِ ابرہہ کو اُس وقت نشانِ عبرت بنا دیا جب لشکرِ ابرہہ کے مقابل کوئی لشکر، کوئی ٹولی، کوئی ہلکا یا بھاری دستہ اور کوئی سپاہی نہ تھا۔ اللہ رب العزت نے اپنے گھر کی حفاظت یوں فرمائی کہ پرندوں کے غول بھیج دیے جن کی چونچوں اور پنجوں کی چٹکیوں میں اللہ کی کمانوں سے نکلنے والی کنکریاں تھیں۔ ان پرندوں نے چشمِ زدن میں اس طاغوتی صلیبی لشکر کو کھائے ہوئے بُھو سے کی طرح پراگندہ، بے وقعت اور زمین کے لیے سڑی ہوئی کھاد بنا دیا۔

ہر دور میں اللہ رب العزت نے اپنے لشکروں سے اپنے بندوں کی مدد فرمائی۔ دین کی نصرت اور انبیاء علیہ السلام اور اپنے الہامی کلام کی بشارتوں کو سچّا ثابت کرنے کے لیے فرشتے بھیجے۔ نوح علیہ السلام کی پانی کے ذریعے مدد کی، لوط علیہ السلام کی فرشتوں کے ذریعے مدد کی، ابراہیم علیہ السلام کو نارِ نمرود سے نجات دی۔ شداد اور نمرود کو ذلتوں کے عمیق سمندروں میں دھکیل دیا۔ موسیٰ علیہ السلام کی فرعون کے مقابلے میں مدد کی گئی۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت باسعادت سے قبل ہی ابرہہ کے لشکر کو نیست ونابود کر ڈالا۔ اہل مکہ کی سازشوں کو ناکام کیا، غارِ ثور میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم اور ابوبکر صدیقؓ کو دشمنوں سے بچایا۔ بدر واُحد میں، احزاب وفتح مکہ میں اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد یوں فرمائی کہ حق چھا گیا، باطل بھاگ اٹھا اور نابود ہو گیا۔ پھر اظہارِ دینِ حق یوں ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دائمی قیادت کا پرچم لیے مجاہدین نے اللہ کے دین کو اللہ کی مدد سے باقی تمام ادیان پر غالب کر دیا۔ مغرب میں مصر، لیبیا، الجیریا، مراکش، شام، فلسطین، ترکی، رومانیہ، بلغاریہ سے سپین یعنی بحرِ اوقیانوس کے دھانے تک، مشرق میں ایران، پاکستان، ہندوستان، قازقستان سے کاشغر، سنکیانگ اور اُرمچی تک، جنوب مشرق میں انڈونیشیا اور ملائشیا کے جزائر تک، شمال میں عراق، آذربائیجان، جارجیا سے کوہ قاف تک، شمال مغرب میں فرانس تک اور جنوب میں یمن، ایتھوپیا، صومالیہ، تنزانیہ، انگولا، موزمبیق سے جنوبی افریقہ تک پوری معلوم دنیا میں اللہ کا کلمہ سربلند وسرفراز ہوا۔ ۱۲ سو سال تک مسلمان سرفرازی وسربلندی کے جبلِ عظیم پر اللہ رب العزت کے دین کا پرچم تھامے متمکن رہے۔

پھر یوں ہوا کہ جب پرچمِ دین ہاتھ سے گرا کر، خدائی احکامات سے منہ موڑ کر اور اللہ رب العزت سے ناطہ توڑ کر مسلمانوں نے طاغوت کو اپنا رہنما بنالیا، دولت و شہوت کے غلام بن کر اللہ کی کتاب کو پسِ پشت ڈال دیا تو یہی مسلمان سربلندی وسرفرازی کے جبلِ عظیم سے لڑھک کر ذلت بھری پستیوں میں ٹھوکریں کھانے لگے۔ اب مسلمان ہر طاغوتی طاقت کے لیے سستا اور آسان شکار ہیں۔ گالیاں، طمانچے، ٹھڈے، ڈنڈے، ذلتیں، بھیک، ہلاکتیں، لاعلمی، جہالت، نااہل اور بکاؤ قیادتیں، بھوک، ننگ، محرومی، بیماریاں، زلزلے، بندتوڑ سیلاب ان کا مقدر ہیں۔ ان کی سرزمینیں ان کی نہ رہیں۔ ان کے خزانے اغیار کے قبضے میں چلے گئے۔ ان کے وسائل پر کفار کا تصرف ہو گیا۔ دریا اپنی بے حساب وسعتوں کے باوجود خشک ہو گئے، کھیتوں سے برکت غائب ہو گئی، بدامنی، نااتفاقی، فساد اور خانہ جنگیوں نے ان کے ہاں ڈیرے ڈال دیے۔ کبھی فرانس، کبھی برطانیہ، کبھی روس، کبھی امریکہ، کبھی اسرائیل اور کبھی بھارت ان کا خون بے دریغ بہانے لگے۔ ہلاکتوں نے ان کا گھر دیکھ لیا۔ ۲۰۰۱ میں پورا عالم کُفر متحد و یکجان ہو کر اسلام کو مٹانے پر تُل گیا، صلیبی لشکر امریکہ کی قیادت میں پوری دنیا کو ہمرکاب کیے افغانی مسلمانوں پر چڑھ دوڑا۔ نفسِ اعداء نے نورِ حق کو بجھانے کی ٹھانی۔ چشمِ فلک نے یہ ہولناک منظر بھی دیکھا کہ پورا عالمِ کُفر مسلمانوں کے خلاف صف آرا ہو گیا اور باون مسلمان ملکوں کی سپاہ اس طاغوتی صلیبی لشکر کی کٹھ پُتلی بنی اپنے ہی لوگوں کا خون بہانے پر کمر بستہ ہو گئی۔ پوری دنیا میں باون مسلمان ملکوں سمیت ایک بھی ایسا ملک نہیں جو مظلوم مسلمانوں کا حمایتی، ہمدرد یا غم گسار ہوتا۔ صلیبی لشکر آتش وآہن برساتا، ڈیزی کٹر بموں، کارپٹ بم باری، تباہ کُن طیاروں اور ڈرون حملوں کے ذریعے تخمِ ہلاکت بونے لگا۔ معصوم اور بے بس عورتوں، بچوں، بوڑھوں اور جوانوں کے خون سے ہولی کھیلی جانے لگی اور شیطان فتح کے شادیانے بجانے لگا۔

ایسے صبر آزما اور ہمت شکن حالات میں اللہ رب العزت نے اپنے مٹھی بھر مجاہدوں کی مدد فرمائی، اُنہیں ثابت قدمی عطا فرمائی۔ دو بوسیدہ کپڑوں، ایک چادر اور ایک کلاشنکوف کے ساتھ روکھی سوکھی کھانے والے مجاہدین دُنیا کی سب سے بڑی جنگی اور معاشی طاقت سے ٹکرا گئے۔ (بقیہ صفحہ ۶۶ پر)

درہ کیان کی فتح

درہ کیان کا اندرونی منظر

درہ کیان کی اہمیّت بہت تھی کیونکہ یہ شیعہ مذہب کا ایک مرکز تھا اور تمام شیعہ کمانڈر بھی اسی جگہ چھپے ہوئے تھے۔اس کے علاوہ اس درے میں بہت خوب صورت تعمیرات بھی تھیں، ایک اونچے پہاڑ پر ایک باز کا مجسمہ بنایا گیا تھا، اس مجسمہ کے اندر ایک بہت بڑا ہال تھا جسے شوریٰ کی مجالس وغیرہ کے لیے استعمال کیا جاتا تھا۔ پہاڑ کے نیچے سیڑھیاں بازار کے دروازے تک جاتیں تھیں اور ساتھ ریل کی پٹڑی بچھائی گئی تھی جس پر دوڈبے آٹھ آٹھ آدمیوں کو لے کر جاسکتے تھے۔سیڑھیوں کے کنارے خوب صورت پھول اور پودے لگا کر ان کی خوب صورتی میں اضافہ کیا گیا تھا۔اس درے میں ایک چھوٹا سا چڑیا گھر بھی بنایا گیا تھا جس میں ایک طرف مختلف اقسام کے پرندے تھے تو دوسری طرف جانوروں کے پنجرے تھے۔یہاں ایک موسیقی ہال بھی تھا جہاں درہ کیان میں شمالی اتحاد کا کمانڈر شیعہ نادری اپنی 'بدروح' کی غذا حاصل کرتا تھا۔اس کے ساتھ ایک عورتوں کا رقص کا ہال تھا جس میں عورتوں کے رقص کے لباس سجے ہوئے تھے اور دیواروں پر مکمل پردے تھے جن کے نیچے عورتوں کی برہنہ تصاویر تھیں۔جب اس ہال میں رقص شروع ہوتا تو دیواروں پر سے پردے ہٹادیے جاتے۔اسی ہال میں ایک میز تھا جس پر شراب کے پیالے سجے ہوئے تھے، اس میز پر ایک سبز کپڑا پڑا ہوا تھا جو میز کے کناروں سے زمین تک لٹکا ہوا تھا۔اس کپڑے پر توہین کرنے کی غرض سے کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا۔میز کے ساتھ ایک کرسی پڑی ہوئی تھی جو نادری کی نشست گاہ تھی، اس ہال کے آگے ایک خوب صورت تالاب تھا جس میں چھوٹی چھوٹی دو کشتیاں تیر رہی تھیں اور تالاب کے کنارے پر بھی عورتوں کی برہنہ تصاویر بنی ہوئی تھیں۔اس درے میں بسنے والے سب مرد غلام اور عورتیں نادری کی کنیزیں تھیں۔ہر گھر سے ایک مرد اور ایک عورت نادری کی خدمت میں حاضر رہتے۔لوگوں کے مال او ر دولت میں بلکہ ہر قسم کی آمدنی میں نادری کا دسواں حصّہ تھا۔یہاں کے لوگ انتہائی غریب تھے اور ان کی حالتیں بہت خستہ تھیں۔خسر الدنیا و الآخرۃ کا مصداق یہی لوگ تھے، نادری کا ایک قانون یہ بھی تھا کہ جس لڑکی کی شادی ہوتی اسے پہلی ایک رات نادری کے کمرے میں لاکر چھوڑ دیا جاتا یہاں رات گزارنے کے بعد وہ دولہے کے حوالے کی جاتی۔

درہ کیان پر طالبان کا حملہ:

اس درے میں داخل ہونے کے دوراستے تھے۔ایک راستہ پل خمری ،ڈنڈ غوری اور دوسرا دوشی کی طرف سے جاتا تھا۔نادری کے فوجیوں نے دونوں راستوں پر بارودی سرنگیں بچھائی ہوئی تھیں اور اوپر سے اس راستے پر پانی چھوڑ دیا تھا کچھ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ کس جگہ بارودی سرنگ ہے......آخر اللہ تعالیٰ پر توکل کرتے ہوئے طالبان نے حملہ شروع کیا جب حملہ شروع ہوا تو اس وقت صبح ہو رہی تھی۔اسی دوران میں ملا فاضل کی گاڑی بارودی سرنگ سے ٹکرا گئی اور وہ زخمی ہوگئے تو باقی طالبان کے لیے آگے جانا مشکل ہوگیا۔دوسری طرف سے جن طالبان نے پیش قدمی شروع کی جب وہ بارودی سرنگوں کے قریب پہنچے تو مشورہ کیا گیا کہ اس راستے سے کیسے گزرا جائے۔بعض طالبان نے یہ تجویز دی کہ وہ اس راستے سے گاڑی تیزی سے لے جائیں گے، اگر کوئی مائن وغیرہ ہوئی تو اُن کی گاڑی سے ٹکرا کر پھٹ جائے گی اور یوں دوسری گاڑیوں کے لیے راستہ بن جائے گا۔

اس کے بعد ایک گاڑی طالبان نے بہت تیز رفتاری سے اس جگہ سے گزاردی۔اس کے بعد دوسری گاڑی جس میں آٹھ ساتھی اور ملا احمد اخند بھی تھے، اس راستے سے گزرنے کے لیے چلی مگر اللہ تعالیٰ کو کچھ اور ہی منظور تھا۔یہ گاڑی مائن پر چڑھی اور دھماکے سے اڑ گئی۔اس میں موجود آٹھ طالبان میں سے چار شہید ہوگئے۔یوں ایک ایک کر کے گاڑیاں گزرتیں گئیں اور بعض گاڑیاں بارودی سرنگوں سے بھی ٹکرائیں۔اس طرح راستہ صاف ہوگیا اور تمام گاڑیاں گزر گئیں۔جب دشمن نے یہ حالات دیکھے کہ طالبان تمام بارودی سرنگیں پار کر گئے ہیں تو اس پر خوف طاری ہوگیا اور اُس نے راہ فرار اختیار کرنے میں ہی اپنی خیر سمجھی۔دشمن گاڑیاں، ٹینک ،توپیں اور سارا فوجی ساز وسامان چھوڑ کر گھوڑوں پر سوار ہوکر سالنگ کے پہاڑ عبور کرتے ہوئے پنج شیر کی طرف بھاگ نکلا اور طالبان درے میں داخل ہوگئے۔سب سے پہلے طالبان نے اس باز کو آگ لگائی جو پہاڑ کی چوٹی پر بنا تھا، پھر چڑیا گھر کے پرندے آزاد کردیے اور غیر شرعی چیزوں کو بھی ختم کردیا، عیش وعشرت کے سامان کو تباہ کردیا گیا۔یہاں کی جیل میں تیس طالبان قیدی ملے جن میں سے اکثر پاکستانی تھے۔اس درے سے طالبان کو بہت سی چیزیں غنیمت میں ملیں۔تقریباً تیس ہزار میکاروف پستول جو صندوقوں میں بند تھیں، دو میلے، چہل میلے، گاڑیاں، خوراک اور چھوٹے بڑے اسلحے کے علاوہ بہت سی دوسری غنیمت ہاتھ لگی۔اس کے بعد طالبان نے بامیان پر حملے کی تیاری شروع کردی۔

(جاری ہے)

(ماخوذ از لشکر دجال کی راہ میں رکاوٹ)

☆☆☆☆☆

9اکتوبر:صوبہ فراہ............ضلع بالابلوک............مجاہدین کا گھات لگا کر حملہ ....34افغان فوجی ہلاک اور 7 زخمی

خراسان کے گرم محاذوں سے

ترتیب وتدوین: عمر فاروق

افغانستان میں محض اللہ کی نصرت کے سہارے مجاہدین صلیبی کفار کو عبرت ناک شکست سے دوچار کر رہے ہیں۔ اس ماہ ہونے والی اہم اور بڑی کارروائیوں کی تفصیل پیش خدمت ہے اور رنگین صفحات میں صلیبیوں اور اُن کے حواریوں کے جانی ومالی نقصانات کے میزان کا خاکہ دیا گیا ہے، یہ تمام اعداد وشمار امارت اسلامیہ ہی کے پیش کردہ ہیں جب کہ تمام کارروائیوں کی مفصل روداد امارت اسلامیہ افغانستان کی ویب سائٹ www.shahamat-urdu.com اور theunjustmedia.com پر ملاحظہ کی جاسکتی ہے۔

16 ستمبر

☆ افغان پولیس کے ایک آفیسر گُل آغا نے صوبہ ہلمند کے ضلع باباجی میں موجود سب سے بڑے فوجی کیمپ میں کارروائی کرتے ہوئے اتحادی فوج پر فائرنگ کر دی۔ جس کے نتیجے میں 6 اتحادی فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔ فوج کی جوابی فائرنگ سے بہادر مجاہد شہادت کا رتبہ پا گئے۔

☆ صوبہ زابل کے ضلع میزانہ میں 7 مقامی پولیس اہل کاروں نے ایک چیک پوسٹ میں موجود اتحادی فوجیوں پر حملہ کر دیا۔ اس حملے میں 7 صلیبی فوجی ہلاک اور کئی زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ ہلمند کے علاقے نہر سراج میں اتحادی فوجیوں کا جاری آپریشن آخر کار پسپائی کی صورت اختتام پذیر ہوا۔ سات دن جاری رہنے والی اس لڑائی میں ان کے درجنوں سپاہی ہلاک اور زخمی ہوئے اور 25 ٹینکوں کا ملبہ علاقے میں بکھرا پڑا ہے۔

17 ستمبر

☆ صوبہ لغمان کے صدر مقام میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی کے قافلے کو نشانہ بنایا۔ اس حملے میں ایک ٹرک تباہ ہو گیا۔ جب کہ 12 سیکورٹی گارڈز ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

☆ صوبہ پکتیکا کے علاقے خیر کوٹ میں مجاہدین نے دو چیک پوسٹوں پر حملہ کیا۔ حملے کے بعد علاقے میں مجاہدین اور فوج کے درمیان شدید لڑائی چھڑ گئی۔ لڑائی میں افغان فوج کو دوسرے قریبی علاقے سے مزید کمک بھی ملی۔ کئی گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی کے نتیجے میں دونوں چوکیاں تباہ اور درجنوں مرتدین کو جہنّم واصل ہوئے۔

18 ستمبر

☆ صوبہ کنڑ میں 58 سالہ مجاہد بزرگ عبدالاحد نے استشہادی حملے میں 11 امریکیوں کے پرخچے اُڑا دیے اور 8 کو شدید زخمی کر دیا۔ حملے کے بعد لاشوں اور زخمیوں کو ہیلی کاپٹر ایمبولینس کے ذریعے ہسپتال میں منتقل کیا گیا۔

☆ صوبہ ہلمند کے علاقے حیدرآباد میں ایک فدائی حافظ عبداللہ صلیبی ایجنٹوں اور مرتدین پر استشہادی حملہ کیا۔ انھوں نے اپنی بارود بھری گاڑی کے ذریعے فدائی حملہ کر کے 60 مرتدین کو ہلاک کیا۔ اس حملے میں کیمپ مکمل طور پر تباہ ہو گیا۔

19 ستمبر

☆ صوبہ وردگ میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا۔ سید آباد کے علاقے سے گزرنے والے اس قافلے میں موجود 13 گاڑیوں کو تباہ کر دیا گیا جب کہ ایک سیکورٹی گارڈ ہلاک اور متعدد زخمی ہو گئے۔

20 ستمبر

☆ صوبہ فراہ کے ضلع بکوا میں مجاہدین نے ایک نیٹو سپلائی قافلے پر حملہ کیا۔ حملے کے بعد مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی شروع ہو گئی، 5 گھنٹے جاری رہنے والی جھڑپ میں 14 افغان فوجی ہلاک اور 11 زخمی ہوئے جب کہ 7 بڑے نیٹو سپلائی ٹرک سمیت 12 گاڑیاں بھی تباہ ہوئیں۔

☆ صوبہ ہلمند کے علاقہ موسیٰ قلعہ میں مجاہدین کی بچھائی بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر صلیبی فوج کے تین ٹینک تباہ ہو گئے۔ جارجیا کا یہ ایک ہی دن میں ہونے والا سب سے بڑا نقصان ہے۔ ٹینکوں میں موجود 10 فوجی ہلاک اور 5 شدید زخمی ہو گئے۔

21 ستمبر

☆ صوبہ بادغیس میں مجاہدین نے ایک اتحادی گشتی پارٹی پر حملہ کیا۔ اچانک حملے پر اتحادی فوج بری طرح بوکھلا گئی ہلکے ہتھیاروں سے کیا گیا یہ حملہ 8 فوجیوں کو ہلاک اور 13 کو زخمی کرنے پر ختم ہوا۔

☆ صوبہ ہلمند کے علاقے مرجا میں مجاہدین نے تین امریکی ٹینکوں کو تباہ کر دیا جس میں 6 امریکی فوجی ہلاک اور 6 زخمی ہو گئے۔

22 ستمبر

☆ صوبہ ہلمند کے ضلع گریشک میں مجاہدین نے دن کا آغاز ایک بارودی سرنگ حملے سے کیا۔ اس حملے میں ایک ٹینک تباہ ہو گیا 4 اتحادی ہلاک اور 3 زخمی ہو گئے۔

23 ستمبر

☆ صوبہ قندھار کے علاقے پنجوائی میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 6 امریکی اور اتحادی فوجی ہلاک ہو گئے۔ یہ فوجی اس علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کے لیے آئے تھے کہ

9 اکتوبر: صوبہ ہلمند کے علاقے سنگین میں مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر جدید ایک ڈرون طیارے کو تباہ کر دیا

مجاہدین کے حملے کا نشانہ بن گئے۔اس جھڑپ میں ایک امریکی ٹینک بھی تباہ ہوگیا۔

☆صوبہ پکتیکا کے علاقے زرمت میں دو امریکی ٹینک بارودی سرنگوں سے ٹکرا کر تباہ ہو گئے۔اس حملے میں 8امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

24ستمبر

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں مجاہدین نے سرچ آپریشن میں مصروف ایک اتحادی فوج پر حملہ کر دیا۔چار گھنٹے جاری رہنے والی لڑائی میں 2امریکیوں سمیت 5اتحادی قتل ہوئے اور ایک امریکی سمیت تین شدید زخمی ہوئے۔

25ستمبر

☆صوبہ غور کے ضلع دولینہ میں مجاہدین نے مختلف حملوں میں افغان خفیہ ادارے کے 7 اہل کاروں سمیت 20 مرتدین کو جہنّم واصل کر دیا۔پہلے دو بم حملے کیے گئے جن میں ایک خفیہ ادارے کی گاڑی اور ایک ٹینک کو نشانہ بنایا گیا۔

26ستمبر

☆صوبہ لوگر کے صدر مقام میں ایک بزرگ مجاہد نے ایک امریکی قافلے کو شہیدی حملے کے ذریعے نشانہ بنایا۔اس حملے میں 7امریکی ہلاک اور 9 شدید زخمی ہو گئے۔حملے میں دشمن کے تین ٹینک بھی تباہ ہو گئے۔

☆صوبہ پنج شیر کے صوبائی صدر مقام میں مجاہدین نے گورنر ہاوس کو میزائلوں سے نشانہ بنایا۔حملے میں گورنر ہاوس کی عمارت بری طرح متاثر ہوئی اور 8پولیس اہل کار ہلاک اور زخمی ہو گئے

27ستمبر

☆صوبہ غور کے علاقے دولینہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں ہوئیں۔اس شدید لڑائی میں اب تک 35 کٹھ پتلی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ خوست میں صوبائی گورنر کے قافلے کو میدان زازئی اور صبری کے اضلاع کے درمیان نشانہ بنایا گیا۔اس حملے میں گورنر کے دو باڈی گارڈ ہلاک ہو گئے۔

28ستمبر

☆صوبہ میدان وردگ کے علاقے سید آباد میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کے قافلے پر بڑا حملہ کر کے 15 گاڑیاں تباہ کر دیں۔جب کہ 7محافظ ہلاک اور 11زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ قندھار میں افغان فوجی افسر نے فائرنگ کر کے 7فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔یہ واقعہ ضلع گورک میں پیش آیا جب باغ محراب کے رہنے والے افسر عبداللہ نے ایک چیک پوسٹ میں موجود فوجیوں پر فائرنگ کر دی،جس سے سات فوجی ہلاک اور 9زخمی ہو گئے۔

☆صوبہ فاریاب میں اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے مجاہدین نے ضلع المار میں بڑی کارروائی کرتے ہوئے افغان فورسز سے دو گاؤں آزاد کروا لیے۔7 گھنٹے جاری رہنے والی اس لڑائی میں کمانڈر سمیت 6فوجی ہلاک ہوئے اور 11زخمی ہوئے۔

29ستمبر

☆اللہ تعالیٰ کی مدد و نصرت سے مجاہدین نے صوبہ بدخشاں کے ضلع وردوج کو فتح کر لیا۔مجاہدین نے بڑی کارروائی میں شدید لڑائی کے بعد ضلعی مرکز اور پولیس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دیا۔مجاہدین نے 20پولیس اہل کار قیدی بنا لیے جب کہ متعدد ہلاک اور زخمی بھی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ میں بکواہ کے علاقے میں مجاہدین نے نیٹو کے فوجی قافلے پر بارودی سرنگوں سے حملہ کر کے 2ٹینکوں کو تباہ کر دیا۔اس حملے میں 7نیٹو فوجی ہلاک جب کہ متعدد زخمی ہو گئے۔

30ستمبر

☆صوبہ غور کے علاقے دولینہ میں مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید لڑائی ہوئی۔چھ دن تک جاری رہنے والی ان جھڑپوں میں 82افغان فوجی ہلاک اور زخمی ہوئے۔

☆صوبہ ہلمند میں مجاہدین نے موسیٰ قلعہ کے علاقے میں افغان فوج کی ایک چوکی کو نشانہ بنایا۔جس میں ایک کمانڈر سمیت 10 فوجی ہلاک اور 8زخمی ہو گئے۔مجاہدین نے ایک گاڑی اور 10 کے قریب چھوٹے بڑے ہتھیار غنیمت بھی کیے۔

یکم اکتوبر

☆صوبہ ننگرہار میں مجاہدین کی تلاش میں آنے والے افغان اور اتحادی افواج پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا،جس کے بعد شدید لڑائی شروع ہوگئی جو کہ پورا دن جاری رہی۔اس لڑائی کے نتیجے میں 25افغانی اور 4اتحادی ہلاک جب کہ 15 زخمی ہو گئے۔مجاہدین نے چار فوجی گرفتار بھی کر لیے اور ایک فوجی گاڑی کو تباہ کر دیا۔

☆صوبہ کنڑ کے مشرقی علاقے اسمار میں مجاہدین نے امریکی بیس پر حملہ کیا۔امریکی بیس کو تقریباً ایک گھنٹے تک مارٹر گولوں،میزائلوں اور مشین گنوں سے نشانہ بنایا گیا۔اس حملے میں 11امریکی اور 6افغان فوجی جب کہ 10 کے قریب زخمی ہو گئے۔جب کہ کئی ٹینک اور گاڑیاں تباہ ہوگئیں اور حملے کے بعد بیس کے کئی حصوں میں آگ بھڑک اُٹھی۔

☆صوبہ ننگرہار کے ضلع خوگیانی میں مجاہدین کی اتحادی اور افغان فوجیوں سے جھڑپ ہوئی مجاہدین کے حملے میں 4اتحادی اور 14افغان فوجی ہلاک اور درجنوں زخمی ہوئے۔جب کہ مجاہدین نے 4فوجیوں کو گرفتار بھی کیا۔اس حملے میں کئی ٹینک اور رینجرز کی گاڑیاں تباہ ہوئیں۔

☆صوبہ خوست کے صدر مقام میں ایک فدائی مجاہد نے امریکی اور افغان فوج کے قافلے پر شہیدی حملہ کیا۔یہ فوجی ایک چیک پوسٹ کے قریب جمع تھے فدائی مجاہد نے ان کے قریب آ کر حملہ کر دیا۔اس حملے میں 8امریکی ہلاک اور 6زخمی ہو گئے۔جب کہ 6افغان فوجی بھی ہلاک ہوئے۔

2اکتوبر

☆صوبہ زابل کے علاقے ارغنداب میں مجاہدین نے راکٹ داغ کو صلیبیوں کا ایک

چینوک ہیلی کاپٹر مار گرایا۔جس سے اُس میں موجود تمام صلیبی فوجی ہلاک ہوگئے۔مقامی افراد کا کہنا ہے کہ لاشیں اُٹھانے کے لیے ایئر ایمبولینس کو کئی چکر لگانے پڑے۔

☆صوبہ میدان وردگ کے ضلع چک میں مجاہدین نے اتحادی فوج کے ایک مجموعے پر گھات لگا کر حملہ کیا۔حملہ کے بعد شدید لڑائی شروع ہوگئی جو آدھا گھنٹہ جاری رہی جس کے بعد دشمن پسپا ہوگیا۔اس لڑائی میں 6 صلیبی ہلاک ہوگئے۔

3 اکتوبر

☆صوبہ کنڑ میں مجاہدین نے ایک بڑے امریکی مرکز کو نشانہ بنایا۔اس حملے میں 6 اتحادی اور 7 افغان فوجی ہلاک ہوئے جب کہ 8 کے قریب زخمی ہوئے۔

☆صوبہ فراہ کے ضلع بالا بلوک میں ایک امریکی ٹینک بارودی سرنگ کا نشانہ بنا۔حملے میں 3 امریکی فوجی ہلاک ہوئے۔

4 اکتوبر

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع سروبی میں مجاہدین نے پولیس اور فوج کے مشترکہ فوجی اڈے پر حملہ کیا۔مجاہدین نے رات 11 بجے غیر متوقع طور پر اُن کے مرکز پر حملہ کر دیا۔حملے کے بعد دو گھنٹے تک شدید لڑائی جاری رہی۔جس میں 4 پولیس اہل کار اور 5 فوجی ہلاک ہو گئے جب کہ 14 کو مجاہدین نے گرفتار کرلیا۔

5 اکتوبر

☆صوبہ غور میں صلیبی فوج کا مجاہدین کے خلاف ایک اور ناکام آپریشن پسپائی کی صورت ختم ہوا۔ضلع شین کوٹ کے گاؤں کاکڑی میں صلیبیوں نے 1000 صلیبی اور کٹھ پتلیوں کے ساتھ مل کر آپریشن کا آغاز کیا تھا۔مجاہدین کے حملوں میں 59 فوجی ہلاک ہو اور درجنوں زخمی ہوئے جب کہ 6 ٹینک بھی تباہ ہوئے۔

☆صوبہ کنڑ میں مجاہدین نے ایک جاسوس طیارے کو راکٹ حملے میں مار گرایا۔

☆صوبہ کنٹر میں افغان فوج کی گاڑی مجاہدین کی بچھائی گئی بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی،جس کے نتیجے میں 7 افغان فوجی ہلاک ہوگئے۔

6 اکتوبر

☆صوبہ اورزگان میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں 4 امریکی فوجی ہلاک ہوگئے یہ فوجی چرہ دار کے علاقے میں مجاہدین کے خلاف آپریشن کی غرض سے آئے تھے۔

8 اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے صدر مقام لشکر گاہ میں واقع افغان فوج اور انٹیلی جنس کے مرکز کو فدائی مجاہد نشانہ بنایا۔فدائی نے اپنی بارود سے بھری فلائنگ کوچ مرکز سے ٹکرا دی۔اس حملے میں 20 انٹیلی جنس اہل کار ہلاک اور 6 زخمی ہوگئے۔اس حملے میں مرکز کا بڑا حصّہ زمین بوس ہو گیا اور اس میں موجود 6 رینجرز گاڑیاں جل کر خاکستر ہوگئیں۔

☆صوبہ پکتیکا کے ضلع جانی خیل میں مجاہدین نے ایک افغان وصلیبی مشترکہ گشتی پارٹی پر حملہ کیا اس حملے میں 13 فوجی ہلاک ہوگئے۔

9 اکتوبر

☆صوبہ ہلمند کے علاقے سنگین میں مجاہدین نے ہیوی مشین گن سے نشانہ بنا کر جدید ایک ڈرون طیارے کو تباہ کر دیا۔

☆صوبہ پکتیکا میں مجاہدین نے صلیبی فوجی ٹینک کو بم دھماکہ سے تباہ کر دیا۔جس کے نتیجے میں 8 صلیبی فوجی ہلاک اور ٹینک مکمل تباہ ہوگیا۔

11 اکتوبر

☆صوبہ قندہار کے ضلع شاہ ولی کوٹ میں ایک 88 سالہ بزرگ مجاہد نے اپنی کلاشنکوف سے صلیبی فوجوں پر حملہ کر دیا۔جس سے 3 صلیبی ہلاک ہوگئے۔بعد میں صلیبی فوج کی فائرنگ سے مجاہد بھی اپنی منزل پا گئے۔

☆صوبہ لوگر کے ضلع برکی برک میں مجاہدین نے امریکی فوجی کانوائے پر حملہ کر کے 3 امریکی ٹینک تباہ کر دیے۔ان حملوں میں 3 امریکی فوجی ہلاک اور 7 شدید زخمی ہوئے۔

12 اکتوبر

☆صوبہ کنڑ کے ضلع غازی آباد میں فوجی مرکز میں ڈیوٹی دینے والے افغان فوجی نے فائرنگ کر کے ۱۳ افغان فوجیوں کو ہلاک کر دیا۔

☆صوبہ وردگ کے ضلع جغتو میں مجاہدین نے صلیبی افواج کی ایک پیدل گشتی پارٹی پر گھات لگا کر حملہ کیا۔جس کے نتیجے میں 5 صلیبی ہلاک اور 3 زخمی ہوگئے۔

13 اکتوبر

☆صوبہ قندھار میں امریکی فوجی مرکز پر فدائی حملے میں 10 امریکی فوجی،8 انٹیلی جنس اہل کار جب کہ صوبائی انٹیلی جنس سربراہ بھی اپنے دو محافظوں سمیت ہلاک ہوا۔

14 اکتوبر

☆صوبہ پروان کے شہر شیخ علی میں مجاہدین نے افغانستان کے نائب صدر کریم خلیلی کو اپنے حملے میں نشانہ بنایا۔نائب صدر اس وقت بامیان سے کابل کی طرف جا رہا تھا جب اسے شینگران کے علاقے میں گھات لگا کر نشانہ بنایا گیا۔اس حملے میں خلیلی کے 8 سیکورٹی گارڈ ہلاک اور کئی گاڑیاں تباہ ہوگئیں۔

15 اکتوبر

☆صوبہ غزنی کے علاقے لشگر میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس کے نتیجے میں 6 نیٹو سرف گاڑیاں تباہ،اور 3 تیل کے ٹینکر جل کر خاکستر ہوگئے جب کہ 6 فوجی بھی ہلاک ہوگئے۔

☆☆☆☆☆

غیرت مند قبائل کی سرزمین سے

عبدالرب ظہیر

قبائل اور مالاکنڈ ڈویژن کے ملحقہ علاقوں میں روزانہ کئی عملیات (کارروائیاں) ہوتی ہیں لیکن اُن تمام کی تفصیلات ادارے تک نہیں پہنچ پاتیں اس لیے میسر اطلاعات ہی شائع کی جاتی ہیں۔ متعلقہ علاقوں کے ذمہ داران سے بھی گذارش ہے کہ وہ تفصیلی خبریں ادارے تک پہنچا کر اُمت کو خوش خبریاں پہنچانے میں معاونت فرمائیں (ادارہ)۔

۱۶ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل اکاخیل میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن لشکر کے ۵ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۸ ستمبر: لوئر دیر کے علاقے میدان میں پولیس وین پر ریموٹ کنٹرول بم حملے میں پولیس کی گاڑی مکمل طور پر تباہ ہوگئی جب کہ سرکاری ذرائع نے سب انسپکٹر اور ڈرائیور کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۱۹ ستمبر: پشاور کے علاقہ بڈھ بیر میں پاکستان ایئر فورس کی گاڑی کو بارودی سرنگ سے نشانہ بنایا گیا۔ دھماکہ سے پی اے ایف کی وین مکمل طور پر تباہ ہوگئی جب کہ سرکاری ذرائع نے ۱۰ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۴ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود میں مجاہدین کی فائرنگ سے نیٹو فورسز کا سامان لے جانے والے کنٹینرز کی حفاظت پر مامور ایک سیکورٹی ہلاک جب کہ دوسرا زخمی ہوگیا۔

۲۴ ستمبر: نوشہرہ میں شکئی انٹرچینج میں پولیس موبائل کو ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ میں تباہ کردیا گیا۔ سرکاری ذرائع نے ۴ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۶ ستمبر: شمالی وزیرستان کے علاقے شوا میں سیکورٹی فورسز کے قافلے پر بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ۴ فوجیوں کے ہلاک جب کہ ۱۴ کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ ستمبر: لوئر دیر میں پاکستانی فوج کی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں سیکورٹی ذرائع نے ایک فوجی حوالدار امجد پرویز کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۲۷ ستمبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقہ سپاہ میں فوجی قافلے پر مجاہدین نے حملہ کیا، سیکورٹی ذرائع نے دو اہل کاروں حوالدار خیال نبی اور لانس نائیک منظر کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۲۸ ستمبر: پشاور کے علاقہ بڈھ بیر میں دھماکہ خیز مواد ناکارہ بنانے کے دوران پھٹ گیا جس کے نتیجے میں بم ڈسپوزل سکواڈ کا انسپکٹر حکم خان ہلاک جب کہ تین دیگر اہل کار شدید زخمی ہوئے۔

۲۹ ستمبر: کوہاٹ کے نواحی علاقے شادی خیل میں پولیس وین بارودی سرنگ سے ٹکرا کر تباہ ہوگئی۔ سرکاری ذرائع نے ۲ اہل کاروں کے زخمی ہونے کی خبر جاری کی۔

۳۰ ستمبر: لوئر دیر کے علاقے واڑی بازار میں پولیس وین پر مجاہدین نے فائرنگ کی۔ سرکاری ذرائع نے اے ایس آئی امیر الرحمٰن کے ہلاک ہونے جب کہ ایک اہل کار کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳۰ ستمبر: وسطی کرم کے علاقے جوڑ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

یکم اکتوبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکہ کے لیے جاسوسی کا جرم ثابت ہونے پر مجاہدین نے ۵ افراد کو قتل کردیا۔

یکم اکتوبر: اپر اورکزئی ایجنسی کے علاقے ماموزئی میں بارودی سرنگ دھماکہ کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک جب کہ ۲ کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۲ اکتوبر: اورکزئی ایجنسی کے علاقے ماموزئی میں مجاہدین کے حملوں میں ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک اور ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۲ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقہ متنی میں مجاہدین نے پولیس موبائل پر فائرنگ کی، جس کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے سب انسپکٹر سمیت ۴ پولیس اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۳ اکتوبر: پشاور کے علاقہ تھانہ داؤزئی کی حدود غنی کلے میں مجاہدین کی فائرنگ سے علی رحمٰن نامی ایف سی اہل کار ہلاک ہوگیا۔

۴ اکتوبر: مہمند ایجنسی میں فوجی چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے کے نتیجے میں سرکاری ذرائع نے ایک جونیئر کمیشنڈ آفیسر کے ہلاک اور ایک سپاہی کے زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۶ اکتوبر: مہمند ایجنسی کی تحصیل بائیزئی میں گورسل پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہل کار کے ہلاک اور ایک کے زخمی ہونے کی سیکورٹی ذرائع نے خبر جاری کی۔

۶ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ کے علاقے میں مجاہدین اور امن لشکر کے مابین جھڑپ کے نتیجے میں امن لشکر کے ۵ اہل کاروں کے ہلاک ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۷ اکتوبر: نوشہرہ کے علاقے رسالپور میں سیکورٹی فورسز کی گاڑی کی ریموٹ کنٹرول بم کا

نشانہ بنایا گیا۔سرکاری ذرائع نے ۲ سیکورٹی اہل کاروں کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا میں بارودی سرنگ دھماکہ ہوا۔سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے ہلاک ہونے کی تصدیق کی۔

۱۸ اکتوبر: بنوں کے علاقے نیوسبزی منڈی میں مجاہدین کی فائرنگ سے دو پولیس اہل کار فخر زمان اور شرافت اللہ ہلاک ہوگئے۔

۱۸ اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل وادی تیراہ میں مجاہدین کے ساتھ جھڑپ میں امن لشکر کے ۴ اہل کاروں ہلاک اور ۴ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۱ ستمبر: خیبر ایجنسی میں وادی تیراہ کے علاقے بوقاڑ میں ریموٹ کنٹرول بم دھماکہ کے نتیجے میں امن لشکر کے ایک اہل کار کے ہلاک جب کہ ۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے خبر جاری کی۔

۱۲ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقے بخشو پل پر مجاہدین کی فائرنگ سے پولیس اہل کار حکم خان مارا گیا۔

۱۲ اکتوبر: جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے آسمان منزہ فوج اور مجاہدین کے درمیان جھڑپ کے دوران میں ۱۵ فوجی اہل کار ہلاک ہوئے اور ایک فوجی ٹینک تباہ ہوا۔ جب کہ طالبان مجاہدین نے ۶ فوجی اہل کاروں کو گرفتار بھی کرلیا۔

۱۴ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقے باڑہ شیخاں میں مجاہدین کی فائرنگ سے ایک پولیس اہل کار مارا گیا۔

۱۴ اکتوبر: پشاور کے نواحی علاقہ متنی میں غازی آباد پولیس چوکی پر مجاہدین نے حملہ کیا۔اس حملے کے نتیجے میں ایس ایچ او رورل خورشید خان سمیت ۷ پولیس اہل کاروں کے ہلاک جب کہ ۱۲ کے زخمی ہونے کی سرکاری ذرائع نے تصدیق کی۔

۱۴ اکتوبر: ہنگو میں مجاہدین سے جھڑپ کے دوران میں سرکاری ذرائع نے ایک سیکورٹی اہل کار کے شدید زخمی ہونے کی تصدیق کی۔

پاکستانی فوج کی مدد سے صلیبی ڈرون حملے

۲۲ ستمبر: شمالی وزیرستان کے صدر مقام میران شاہ میں امریکی جاسوس طیارے نے ایک گھر اور گاڑی پر میزائل داغے جس سے ۶ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

یکم اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حیدر خیل میں امریکی جاسوس طیاروں نے ایک گاڑی پر ۴ میزائل داغے، جس کے نتیجے میں ۳ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔

۱۰ اکتوبر: شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں ہرمز میں ایک گھر پر امریکی ڈرون طیاروں سے ۸ میزائل داغے گئے، جس کے نتیجے میں ۶ افراد شہید اور ۳ زخمی ہوگئے۔

۱۱ اکتوبر: اپر اورکزئی ایجنسی کے سرحدی علاقے بلند خیل میں میں امریکی ڈرون طیاروں نے ایک مدرسے پر ۴ میزائل داغے۔جس کے نتیجے میں ۲۶ افراد شہید اور متعدد زخمی ہوئے۔واضح رہے کہ شہید ہونے والوں میں اکثریت مدرسے کے نونہال طالب علموں کی ہے۔

نیٹو رسد پر ہونے والی کارروائیاں

۲۵ ستمبر: مستونگ کے علاقے غنجہ ڈوری میں مجاہدین نے دو نیٹو کنٹینرز پر فائرنگ کی جس کے نتیجے میں ایک کنٹینر الٹ کر تباہ ہوگیا۔

۲۷ ستمبر: بلوچستان کے ضلع خضدار کے علاقہ وڈھ میں مجاہدین نے نیٹو فورسز کو سامان فراہم کرنے والے ۲ کنٹینروں کو آگ لگا کر تباہ کردیا۔

یکم اکتوبر: خیبر ایجنسی کی تحصیل جمرود کے علاقہ بائی پاس روڈ پر نیٹو کنٹینر مجاہدین کے حملے میں تباہ ہوگیا۔

۱۵ اکتوبر: کوئٹہ کراچی شاہراہ پر مجاہدین نے نیٹو کے دو کنٹینرز کو نذر آتش کردیا۔دونوں کنٹینر جل کر خاکستر ہوگئے۔

۱۵ اکتوبر: مستونگ میں کراچی سے کوئٹہ جانے والے نیٹو کنٹینر کو مجاہدین نے نذر آتش کردیا۔ جس سے کنٹینر مکمل طور پر جل گیا۔

۱۶ اکتوبر: بلوچستان کے ضلع مستونگ کے علاقے گنجی روڈ میں مجاہدین نے نیٹو سپلائی کانوائے پر حملہ کرکے ایک آئل ٹینکر کو نذر آتش کردیا جب کہ آئل ٹینکر کا ڈرائیور لیاقت اور کنڈیکٹر زاہداللہ زخمی ہوئے۔

۷ اکتوبر: حب ریور روڈ پر مجاہدین کے حملے کے بعد نیٹو ٹرالر میں آغ لگ گئی جس کے نتیجے میں ٹرالر پر موجود نیٹو افواج کی ۲ فوجی بکتر بند گاڑیاں جل کر تباہ ہوگئیں۔

۱۹ اکتوبر: قلات میں مجاہدین نے ایک نیٹو کنٹینر پر حملہ کرکے اُسے آگ لگادی جس کے نتیجے میں کنٹینر جل کر تباہ ہوگیا۔

☆☆☆☆☆

19 اکتوبر: صوبہ پکتیکا.........بارودی سرنگ دھماکہ.........صلیبی فوجی ٹینک تباہ.........8 صلیبی فوجی ہلاک

صلیبی جنگ اور ائمۃ الکفر

سفارتی مشنز کی حفاظت کرنے پر پاکستان کے شکر گزار ہیں: ہیلری

امریکی وزیر خارجہ ہیلری نے پاکستانی وزیر خارجہ حنا کھر سے واشنگٹن میں ملاقات کرتے ہوئے اسلام آباد میں امریکی سفارت خانے جب کہ کراچی، لاہور اور پشاور میں قونصل خانوں کی ناموس رسالت کے سلسلہ میں احتجاج کے دوران میں حفاظت کرنے پر پاکستانی حکومت کا شکریہ ادا کیا، ہیلری نے واضح انداز میں کہا کہ پرتشدد احتجاج کا کوئی جواز نہیں۔

افغانستان میں طالبان کے بڑے حملوں کا خدشہ ہے: پنیٹا

امریکی وزیر دفاع پنیٹا نے کہا ہے کہ "افغانستان میں طالبان کی جانب سے امریکی اور نیٹو تنصیبات پر بڑے حملوں کا خدشہ ہے۔ امریکی فوجی سربراہ ڈیمپسی کے ہمراہ پریس کانفرنس کرتے ہوئے اُس نے کہا کہ "امریکی فوج نے افغان فورسز کے ساتھ مشترکہ کارروائیاں دوبارہ شروع کر دی ہیں جو افغان اہل کاروں کے غیر ملکی افواج پر حملوں کے بعد بند کی گئیں تھی۔ افغان فوجیوں کے نیٹو اہل کاروں پر حملے روکنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے گی"۔

افغان فوجیوں کے حملوں سے حواس باختہ ہوگئے ہیں: جنرل ایلن

افغانستان میں امریکی کمانڈر جنرل ایلن نے کہا ہے کہ "سچّی بات ہے کہ افغان فوجیوں کے حملوں کی وجہ سے حواس باختہ ہوگیا ہوں تاہم افغان عوام کی اکثریت ہمارے ساتھ ہے اور ہم دہشت گردی کے خلاف جنگ میں جدوجہد جاری رکھے ہوئے ہیں"۔

انخلا نہ کرو، ہم افغانستان میں ناکامی کے متحمل نہیں ہو سکتے: امریکی سینیٹرز

امریکی حکومت نے افغانستان سے فوجی انخلا کو ملتوی کرنے کی تجویز مسترد کر دی ہے۔ تین امریکی سینیٹرز نے ایک اسٹرٹیجک وقفہ تجویز کیا تھا۔ ری پبلکن امریکی سینیٹرز جان مکین اور لنڈسے گراہم کے ساتھ ساتھ ایک آزاد سینیٹر جو لیبرمن نے اوباما انتظامیہ پر زور دیا تھا کہ حالات کے پیش نظر فوجی انخلا کو موخر کر دیا جائے۔ تینوں نے مشترکہ طور پر ایک بیان جاری کیا، جس میں خبردار کیا گیا، ہم افغانستان میں ناکامی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ انہوں نے واشنگٹن حکومت پر الزام عائد کیا کہ اس نے فوجی کمانڈروں کی تجاویز کے برعکس گزشتہ تین برسوں میں افغانستان میں کم فوجی متعین کیے اور ان میں اب کمانڈروں کی تجویز کے برعکس زیادہ تیزی سے اور زیادہ تعداد میں کمی کی جا رہی ہے۔ افغانستان میں ملکی سیکورٹی فورسز کی وردی میں ملبوس افراد کی فائرنگ سے غیر ملکی فوجیوں کی ہلاکت کے بڑھتے ہوئے سلسلے کو دلیل بناتے ہوئے ان سینیٹرز نے افغانستان میں سلامتی کی صورتحال کو ابتری کی جانب مائل قرار دیا ہے۔ مک کین، گراہم اور لیبرمن کے خیال میں ایسے موقع پر فوجی انخلا سے حالات مزید بگڑ جائیں گے۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: افغانستان سے بحرِ اوقیانوس کے پانیوں تک

آزمائش کے پورے دس سالوں میں اللہ کی ذات ہی ان کا سہارا رہی اور یہی اصل سہارا ہے۔ امریکہ کے آگے اُلٹا لیٹنے والے اب بھی اُلٹے ہی لیٹے ہوئے ہیں لیکن انعامِ ربانی فتح ونصرت کی شکل میں ظاہر ہو رہا ہے۔ اللہ کا وعدہ پورا ہو رہا ہے

"اور (اے مجاہدین فی سبیل اللہ) تمہیں اللہ ایک دوسری نعمت بھی دے گا جسے تم چاہتے ہو (علاوہ نعمتِ شہادت کے) وہ نعمت اللہ تعالیٰ کی مدد اور جلد فتح یابی ہے اور (ہاں) مومنین تک یہ خوش خبری پہنچادو" (الصّف: ۱۳)۔

چشمِ فلک تماشائی ہے۔ دنیا کی سب سے بڑی معیشت کا ٹائی ٹینک ڈوب رہا ہے۔ سب سے بڑی جنگی طاقت راہِ فرار اختیار کر رہی ہے۔ مجاہدین کو پرِ کاہ قرار دیتے، فلسفے بگھارتے دانشور بغلیں جھانک رہے ہیں۔ مجاہدین کے تابڑ توڑ حملوں سے امریکی تھوبڑا سوج گیا ہے اور شرق سے غرب تک، شمال سے جنوب تک لشکر اوباما کی شکست کا اعلان ہو رہا ہے۔ افغانستان سے راہِ فرار اختیار کرتا ہوا یہ صلیبی لشکر جلد ہی کراچی ہی نہیں بحر اوقیانوس کے پانیوں تک پراگندہ ہو کر مردار خور پرندوں اور جانوروں کی خوراک اور کھائے ہوئے بھوسے کی طرح بے وقعت ہو کر سڑی کھاد بننے والا ہے۔ ان شاء اللہ

☆☆☆☆☆

11 اکتوبر: صوبہ لوگر۔۔۔۔۔۔۔۔ضلع برکی برک۔۔۔۔۔۔۔۔مجاہدین کا امریکی فوجی کانوائے پر حملہ۔۔۔۔۔۔۔۔3 امریکی ٹینک تباہ۔۔۔۔۔۔۔۔3 امریکی فوجی ہلاک۔۔۔۔۔۔۔۔7 شدید زخمی

اک نظر ادھر بھی!!!

صبغۃ الحق

ڈرون حملوں سے قبل آئی ایس آئی کو اطلاع دی جاتی ھے: امریکی اخبار کا دعویٰ

امریکی اخبار وال سٹریٹ جرنل نے انکشاف کیا ہے کہ امریکی حکام ڈرون حملوں سے قبل ممکنہ اہداف والے علاقوں کے بارے میں پاکستان کی خفیہ ایجنسی آئی ایس آئی کے ایک فوجی جنرل کو مہینے میں ایک مرتبہ قبل از وقت بذریعہ فیکس تحریری طور پر آگاہ کرتے ہیں۔اخبار کے مطابق امریکی عہدے داروں کا کہنا ہے کہ پاکستانی حکام اس پیغام کا جواب نہیں دیتے، باوجود یہ کہ وہ سرکاری طور پر ان میزائل حملوں کی مخالفت کرتے ہیں۔پاکستان کی اس خاموشی پر اور اس حقیقت کے پیش نظر کہ پاکستان ممکنہ اہداف والے علاقوں میں فضائی حدود کو بھی مزاحمتوں سے آزاد رکھتا ہے، امریکی حکومت یہ نتیجہ اخذ کرتی ہے کہ اسے ایک خودمختار ملک کی حدود میں ایسے حملوں کی خاموش اجازت حاصل ہے۔

قبائلی علاقوں میں پولیٹیکل انتظامیه کا کنٹرول نهیں رها: سی سی پی او پشاور

سی سی پی او پشاور امتیاز الطاف نے کہا ہے کہ ''قبائلی علاقوں میں پولیٹیکل انتظامیہ کا کنٹرول نہیں رہا جس کا فائدہ اٹھا کر دہشت گرد پشاور میں دہشت گردی کی کارروائیاں کررہے ہیں۔قبائلی علاقوں میں خاصہ دارفورس کی کارکردگی مایوس کن ہے''۔

متحدہ لندن سیکرٹریٹ کو کراچی سے بھتہ کی ترسیل

ایم کیو ایم کے لندن سیکرٹریٹ کو کراچی سے ہر ہفتے تقریباً ۷ سے ۸ لاکھ پاؤنڈ کا بھتہ کا پیسہ بھیجا جاتا ہے۔اس بات کا انکشاف کراچی کی ایک معروف منی ایکسچینجر کمپنی کے مالک کے بیٹے نے لندن میں کیا۔

فوجی گاڑیوں سمیت نیٹو سپلائی کی رفتار تیز

ملالہ پر حملے کے بعد ساری توجہ اسی جانب مرکوز ہونے اور گستاخانہ فلم کے خلاف عوامی احتجاج میں کمی پر فوجی گاڑیوں سمیت نیٹو سپلائی کی رفتار تیز ہوگئی۔کنٹریکٹرز افغان ٹرانزٹ کی آڑ سے بھی فائدہ اٹھانے لگے اور نیٹو کے لیے بھجوائے جانے والے ٹرالرز اور کنٹینرز کی تعداد یومیہ ۷۰ تک جا پہنچی ہے۔

''دهشت گردی''کے خلاف مل کر لڑیں گے!

ستمبر کے اواخر میں امریکی شہر نیویارک میں تین شیاطین زرداری، کرزئی اور کیمرون میں باہمی ملاقات ہوئی۔اس دوران میں پاکستان، افغانستان اور برطانیہ کے 'حکمرانوں' نے اس 'عزم' کا اظہار کیا ہے کہ ''دہشت گردی'' کے خلاف مل کر لڑیں گے۔

دهشت گردی کے خلاف جنگ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رهی: شهباز شریف

شہباز شریف نے برلن میں جرمنی کے خصوصی نمائندہ برائے پاکستان اور افغانستان ڈاکٹر مائیکل کوچ سے ملاقات میں کہا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ اپنے مقاصد کے حصول میں ناکام رہی ہے۔یہ جنگ طویل عرصے بعد بھی اپنے اہداف کو حاصل نہیں کرسکی۔

امریکی محکمه خارجه نے شیطان ملک ،هیلری ملاقات کا بهانڈا پهوڑ دیا

امریکی محکمہ خارجہ کی ترجمان وکٹوریہ نولینڈ نے کہا ہے کہ امریکی دورے کے دوران پاکستانی وزیر داخلہ کو ہیلری کلنٹن کو صرف ہیلو کہنے کا موقع دیا گیا تھا، ان کے درمیان کوئی بات چیت نہیں ہوئی۔اس حوالے سے اُس کے پاس میڈیا کو بتانے کے لیے کچھ نہیں ہے۔یاد رہے کہ اس دورے سے واپسی پر شیطان ملک نے پاکستانی میڈیا کے سامنے ''مولا بخش'' بنتے ہوئے کہا تھا کہ امریکی وزیر خارجہ سے ڈرون حملے روکنے اور عافیہ صدیقی کو رہا کرنے کی میں نے خود بات کی ہے۔

لیبیا میں القاعدہ بدستور مضبوط ہورہی ہے: سابق امریکی کمانڈر

امریکی فوج کے سابق کمانڈر اور لیبیا میں تعینات رہنے والے لیفٹیننٹ کرنل انڈریو نے لیبیا میں امریکی قونصل خانے پر حملے سے متعلق امریکی ایوان نمائندگان میں بحث کے دوران میں کہا کہ ''ہمارے دعووں کے برعکس شمالی افریقی ملک لیبیا بدستور القاعدہ کا گڑھ بنتا چلا جارہا ہے، امریکہ شدت پسندوں کے خاتمے میں ناکام ہوچکا ہے۔لیبیا میں القاعدہ نیٹ ورک ہماری توقعات کے برعکس مضبوط ہوتا جارہا ہے اور آئے روز القاعدہ جنگ جوؤں کی تعداد بھی بڑھتی جارہی ہے۔امریکہ لیبیا کے عوام کو سیکورٹی فراہم کرنے میں مکمل طور پر ناکام ہوچکا ہے''۔

امریکی نائب صدر جغرافیه سے لاعلم

امریکی نائب صدر جو بائیڈن کو معلوم نہیں کہ لیبیا رقبے کے لحاظ سے شام سے کئی گنا بڑا ملک ہے۔لیبیا کا رقبہ ۲۰ لاکھ ۶۰ ۷ مربع کلومیٹر جب کہ شام کا رقبہ ایک لاکھ ۸۵ ہزار ۱۸۰ مربع کلومیٹر ہے۔لیبیا کے اندر شام جیسے ۹ ملک سما سکتے ہیں۔امریکی نائب

12 اکتوبر: صوبہ کنڑ.........ضلع غازی آباد.........افغان فوجی کی فائرنگ.........3 افغان فوجی ہلاک

صدر نے صدارتی امیدوار مٹ رومنی سے مباحثہ کے دوران 'انکشاف' کیا کہ شام کا جغرافیہ لیبیا سے پانچ گنا بڑا ہے اور امریکہ چاہتا ہے کہ وہ خطے میں امن کے لیے اپنا کردار ادا کرے۔

امریکہ افغانستان میں دہشت گردی کو فروغ دینے کا ذمہ دار ہے: کرزئی

افغان صدر کرزئی نے الزام عائد کیا ہے کہ "امریکہ افغانستان میں کرپشن اور دہشت گردی کو فروغ دینے کا ذمہ دار ہے۔ امریکہ کی جانب سے افغان تاجروں کو بڑے ٹھیکے دینے اور اس کے انتظامات کرنے کے اقدام سے ملک میں کرپشن بڑھ رہی ہے"۔

امریکہ میں بجٹ خسارہ ایک کھرب ڈالر سے زیادہ

امریکہ میں بجٹ خسارہ چار سال سے ایک کھرب ڈالر زیادہ ہے۔ امریکی وزارت خزانہ کے مطابق پچھلا مالی سال جو ۳۰ ستمبر کو ختم ہوا، اس کے اختتام پر ایک کھرب دس ارب ڈالر کے بجٹ خسارے کا اعلان کیا گیا۔

شام کی جنگ ہماری بھی ہے: ایران

ایران کے چیف آف سٹاف میجر جنرل حسن فیروز آبادی نے کہا ہے کہ شام کے خلاف جنگ ایران کے خلاف جنگ ہے۔ بشار الاسد نے جو کچھ کہا وہ وہ بالکل درست ہے۔

برطانیہ: بے گھر خاندان، ایک سال میں ۴۴ فی صد اضافہ

برطانیہ میں بے گھر خاندانوں کی تعداد میں ایک سال کے دوران میں ۴۴ فی صد اضافہ ہوا ہے۔ برطانوی ہاؤسنگ فاؤنڈیشن کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق برطانیہ میں عارضی گھروں میں رہائش پذیر بے گھر خاندانوں میں مسلسل اضافہ ہو رہا ہے۔

صدر مرسی کی جانب سے اسرائیلی وزیراعظم کے نام 'محبت نامہ'

عوامی جمہوریہ مصر کے صدر ڈاکٹر مُرسی کا اسرائیلی ہم منصب شمعون پیریز کے نام محبت بھرے جذبات سے لبریز ایک مکتوب منظر عام پر آیا ہے۔ العربیہ ڈاٹ نیٹ کے مطابق صدر مرسی کی جانب سے شمعون پیریز کو یہ مراسلہ تل ابیب میں قاہرہ کے نئے سفیر عاطف سالم کی تقرری کے موقع پر اس سال انیس جولائی کو لکھا گیا تھا۔ یہ مراسلہ سب سے پہلے اسرائیل کے انگریزی روزنامہ 'دی ٹائم آف اسرائیل' نے شائع کیا، جسے مصر کے عربی اخبار 'بوابہ الاھرام' نے بھی نقل کیا ہے۔ مراسلے میں صدر مرسی اسرائیلی ہم منصب کو 'میرے پیارے اور عظیم دوست' جیسے القاب و آداب کے ساتھ مخاطب کرتے ہوئے نئے سفیر کی ماہرانہ سفارت کاری کا ذکر کیا ہے۔ مرسی نے مکتوب میں اسرائیل سے ہمدردی، محبت اور صہیونی ریاست کے لیے 'نیک تمناؤں' کا بھی برملا اظہار کیا۔ اسرائیلی اخبار میں شائع مراسلے میں صدر مرسی، وزیر خارجہ ڈاکٹر کامل عمرو اور صدر کے پرنسپل سیکرٹری کے بھی دستخط ثبت ہیں۔ اسرائیلی صدر کے نام اپنے مراسلے میں مرسی نے دونوں ملکوں کے درمیان امن و محبت کے فروغ کی خواہش کا اظہار کیا اور اپنے مکتوب میں اس بات کا عہد کیا کہ اسرائیل میں قاہرہ کا نیا سفیر عاطف سالم دونوں ملکوں کے درمیان تعلقات اور دوستی کو مزید مستحکم کرے گا، جس کے بعد وہ خط کا اختتام 'آپ کا مخلص دوست محمد مرسی' کے الفاظ سے کرتے ہیں۔ یہ مکتوب رواں سال ۱۹ جولائی کو لکھا گیا تھا۔

☆☆☆☆☆

بقیہ: شام میں جنگ کی کمان القاعدہ نے سنبھال لی ہے

ملکوں سے امداد مانگنے اور اسلامی تعلیمات کی پابندی نہ کرنے کی وجہ سے) لبرل سمجھتے ہیں، مگر اب تعلقات بہتر ہیں اور وہ لوگ باغیوں کے ساتھ تعاون کرتے ہیں۔

"کیا وہ اچھے جنگ جو ہیں؟"

اس نے کمرے میں موجود لوگوں سے سوال کیا۔ "جی ہاں، اس میں کوئی شک نہیں"۔

اسامہ نے ہمیں بتایا کہ "اس کا مجموعہ عراق کے تجربات کو دوبارہ بالکل نہیں دہرانا چاہتا تھا اور اس بارے میں وہ لوگ بہت محتاط تھے۔ وہ اس بات کو تسلیم کرتا ہے کہ ان سے عراق میں غلطیاں ہوئیں اور اب وہ ان کو دوبارہ دہرانا نہیں چاہتے" مگر دوسرے لوگ بشمول ایک نوجوان ڈاکٹر اس بات پر قائل نہ ہوئے اور ان کا کہنا ہے کہ یہ سب کچھ میڈیا پروپیگنڈے پر مبنی جھوٹی باتیں ہیں اور عراق میں کوئی غلطیاں نہیں ہوئی ہیں۔

بہرحال حکومت مخالف مجموعے نے اس بات کا اعتراف کیا کہ القاعدہ ان کے ساتھ شامل ہے۔

"وہ انقلاب کی بھاگ دوڑ ہم سے لے کر اپنے ہاتھوں میں کر رہے ہیں اور اس کے نتائج اپنے حق میں کرنے کے لیے حکمت عملی تیار کر رہے ہیں۔"

☆☆☆☆☆

12 اکتوبر: صوبہ بغلان .... ضلع بغلان .... مجاہدین اور افغان فوج کے درمیان شدید جھڑپیں .... افغان فوجی کمانڈر سمیت 13 فوجی ہلاک

غلبۂ اسلام

کفر کی شب مٹ گئی نورِ خدا چھانے کو ہے
منتظر جس کے تھے وہ توحید اب آنے کو ہے
قبضۂ شیطان سے ارضِ حرم جانے کو ہے
اہلِ قربانی کا خون برگ وثمر لانے کو ہے

آیا چاہتا ہے نظامِ مصطفیٰؐ ہر اک جگہ
اہلِ باطل کا مقدر ہے فنا ہر اک جگہ

امتِ مظلوم! تیری ظلمتیں رخصت ہوئیں
اک ذرا سا صبر! ساری کلفتیں رخصت ہوئیں
دیکھ تو کفار کی سب راحتیں رخصت ہوئیں
اور تیرے سر سے ساری آفتیں رخصت ہوئیں

پھر زمانے میں ترا اکرام واپس آئے گا
ہے یہ فرمانِ نبیؐ، اسلام واپس آئے گا

دورِ ذلت جا چکا، ہوں گے نہ بے الزام قید
کر چکے کافر بہت مسلم کو ہر ہر گام قید
لاکھ سر پٹخیں عدو ہو گا نہ اب اسلام قید
کس کی ہمت ہے کہ کر دے چرخِ نیلی فام قید

شوکتِ باطل کو دنیا میں نہیں ہرگز دوام
حق کے آتے ہی فنا ہو گا یہ ابلیسی نظام

غلبۂ اسلام سے ناچار بھاگیں گے عدو
دیکھ کر قرآن کے انوار بھاگیں گے عدو
پھر نہ مڑ کے دیکھیں جو اک بار بھاگیں گے عدو
اس قدر ذلیل وخوار بھاگیں گے عدو

تنگ ہو جائے گی سارے کافروں پر یہ زمیں
پھر سوائے طاعتِ اسلام کوئی حل نہیں

جاگ اٹھی ظلم کے طوفان سے امت مری
کس قدر زخمی ہوئی عدوان سے امت مری
لائی قوت سنت وقرآن سے امت مری
اب لڑے گی یورپی طغیان سے امت مری

آ گیا ہے انقلاب ہر خطۂ اسلام میں
فرحتوں کا نور ہے ہی ظلمتِ اسلام میں

توڑ ڈالیں گے غلامی کی ہر اک زنجیر کو
اب نہ ہرگز طول دیں گے جنگ میں تاخیر کو
سر بکف ہو کر اٹھائیں گے سبھی شمشیر کو
خونِ دل سے رنگ دیں گے دین کی تصویر کو

دہر میں روشن کریں گے سنتِ غزوات کو
پھر عمل میں لائیں گے قرآن کی آیات کو

دشمنانِ دیں پہ آنے کو ہے آفت عنقریب
یورپی اقوام ہونے کو ہیں غارت عنقریب
چار جانب پھیل جائے گی بغاوت عنقریب
ہر جگہ کفار کی آتی ہے شامت عنقریب

زیر ہو گا کفر کا، باطل کا سر ہر ملک میں
ختم ہو جائے گا یورپ کا خطر ہر ملک میں

اے خدا! امت کو دے کچھ پاک دل، آئینہ رو
ایسے مومن، جن کو کہتے ہوں فرشتے ابشروا
وہ مجاہد، دین کو جو دے سکیں اپنا لہو
بس شہادت کی سدا کرتے رہیں وہ جستجو

جو زمانے میں کریں پھر سے خلافت کی نمو
پھر سے کر دیں دینِ حق کا بول بالا چار سو

یاالٰہی! پختہ تر کر دے بنائے الجہاد
پوری امت سے کرا دے انتہائے الجہاد
اس طرح سے عام ہو جائے صدائے الجہاد
فرش تا عرش گونجیں نعرہ ہائے الجہاد

یاالٰہی! میرے دل کی یہ دعا مقبول ہو
غلبۂ اسلام کی یہ التجا مقبول ہو

حافظ ابن الامام

برباد ہوں ہم اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں!!!

سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔ میری یہ گفتگو توہین آمیز خاکوں کی اشاعت اور تمہاری اس لاپرواہی سے متعلّق ہے جس کا مظاہرہ تم نے اس مہلت کے باوجود کیا جو تمہیں ان خاکوں کی دوبارہ اشاعت روکنے کے لیے دی گئی تھی۔ ابتدامیں' میں یہ کہوں گا کہ اگرچہ انسانوں کے مابین دشمنیاں زمانہ قدیم سے چلی آرہی ہیں لیکن تمام قوموں کے عقل مند لوگوں نے ہر دور میں اختلاف کے آداب اور جنگ میں اخلاقیات کالحاظ رکھا۔ اور یہی ان کے لئے بہتر ہوتا ہے کیونکہ حالات کبھی یکساں نہیں رہتے اور جنگ میں کبھی کسی کا پلڑا بھاری رہتا ہے تو کبھی کسی کا۔ لیکن تم نے ہمارے ساتھ جاری جنگ میں لڑائی کے بہت سے آداب کو پس پشت ڈال دیا ہے چاہے تم لاکھ ان کا ڈھنڈورا پیٹتے رہو۔ ہمیں یہ بات کس قدر غمگین کرتی ہے جب تم ہماری بستیوں کو بمباری کا نشانہ بناتے ہو، وہ کچی بستیاں جن کے ملبے تلے ہماری خواتین اور بچے ہوتے ہیں۔ تم یہ سب کرتے بھی جان بوجھ کر ہو اور میں خود اس بات کا مشاہدہ کرنے والا ہوں۔

تم یہ سب ناحق کام اپنے ظالم حلیف (بش) کی حمایت میں کرتے ہو جو اب اپنی ظالمانہ پالیسیوں سمیت وائٹ ہاؤس سے رخصت ہو چکا ہے۔ یہ بات تم سے چھپی نہیں کہ تمہارے وحشیانہ مظالم سے جنگ ختم نہیں ہوگی بلکہ یہ سب تو ہمیں اپنے حق کے حصول، مقتولوں کا بدلہ لینے اور حملہ آوروں کو اپنی زمینوں سے نکال باہر کرنے کے عزم میں مزید تقویت دیتی ہیں۔ ایسے مظالم کبھی بھی لوگوں کے ذہنوں سے محو نہیں ہوتے اور ان کے اثرات کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگرچہ ہماری خواتین اور بچوں کا قتل کچھ کم ظلم نہیں لیکن اس پر مزید یہ کہ تم نے اختلاف اور لڑائی کے آداب کو پس پشت ڈال دیا اور خباثت میں اس حد تک بڑھ گئے کہ تم نے ان توہین آمیز خاکوں کو شائع کرنے کی جسارت کی۔ یہ ان مصائب میں سب سے بڑی مصیبت ہے اور اس کا خمیازہ بھی تمہیں سب سے بڑھ کر بھگتنا ہوگا۔

اس موقع پر میں تمہاری توجہ اس واضح امر کی جانب مبذول کرنا چاہوں گا کہ ان توہین آمیز خاکوں کی اشاعت کے باوجود تم نے ایک سو پچاس کروڑ مسلمانوں میں سے کسی کا ردّعمل یہ نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کے نبی عیسیٰ ابن مریم کی توہین کی ہو (اللہ ان پر رحمت وسلامتی کرے) کیونکہ ہم تمام انبیاء علیہ السلام پر یکساں ایمان رکھتے ہیں۔ اور اگر کوئی ان میں سے کسی ایک بھی نبی کی شان میں گستاخی کرے یا ان کا مذاق اڑائے تو وہ کافر اور مرتد ہو جاتا ہے۔ یہاں میں یہ بات بھی واضح کرتا چلوں کہ جس آزادی رائے کے تم راگ الاپتے ہو اور جن قوانین کو مقدس کہہ کر نا قابل تبدیل سمجھتے ہو وہ تم اپنے ہاں موجود امریکی فوجیوں پر لاگو نہیں کرتے اور کس بنیاد پر تم ان لوگوں کو قید کرتے ہو جو ایک تاریخی حادثے (ہالوکاسٹ) کے اعداد وشمار میں شک کرتے ہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ انسانوں کے وضع کردہ قوانین جو اللہ تعالیٰ کی شریعت سے متصادم ہوں تو وہ باطل ہیں اور ہماری نظر میں نہ ان کی کوئی تقدیس ہے اور نہ کوئی حیثیت۔

آخر میں' میں یہ کہوں گا کہ اگر تمہاری اظہار رائے کی آزادی کا کوئی اصول نہیں تو پھر ہمارے افعال کی آزادی کے لیے بھی اپنے سینے کھلے رکھو۔ یہ بات عجیب اور اشتعال انگیز ہے کہ تم نرمی اور سلامتی کی بات کرتے ہو حالانکہ تمہارے فوجی ہمارے ملکوں میں ناتواں لوگوں تک کا مسلسل قتل عام کر رہے ہیں۔ اس پر مزید یہ کہ تم نے یہ خاکے شائع کیے جو کہ جدید صلیبی حملے کا ایک حصّہ ہیں اور ''ویٹی کن'' میں بیٹھے پوپ کا اس میں بہت بڑا ہاتھ ہے۔ یہ تمام چیزیں اس بات کا واضح ثبوت ہیں کہ تم مسلمانوں سے ان کے دین پر جنگ جاری رکھنا چاہتے ہو اور یہ جاننا چاہتے ہو کہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم مسلمانوں کو اپنے جان ومال سے زیادہ محبوب ہیں یا نہیں؟ لہٰذا اب ہمارا جواب تم سنو گے نہیں بلکہ دیکھو گے اور برباد ہوں ہم اگر اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نصرت نہ کریں۔ اور سلامتی ہو اس پر جو ہدایت کی پیروی کرے۔

محسن امت شیخ اسامہ بن لادن رحمۃ اللہ علیہ